سلسلہ تحفظ ختم نبوت (۸)

سچّے اور جھوٹے مسیح میں فرق

قرآن وحدیث کی روشنی میں

(۱) حیات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

(۲) نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

(۳) علامات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد شمین اشرف صاحب قاسمی

خلیفہ مجاز عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ

خلیفہ مجاز شیخ طریقت حضرت مولانا قمر الزمان صاحب الہ آبادی مدظلہ

سچے اور جھوٹے مسیح میں فرق

قرآن وحدیث کی روشنی میں

(۱) حیات عیسی ابن مریم علیہ السلام
(۲) نزولِ عیسی ابن مریم علیہ السلام
(۳) علاماتِ عیسی ابن مریم علیہ السلام

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی مدظلہ العالی

خلیفۂ مجاز عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہ
خلیفۂ مجاز شیخ طریقت حضرت مولانا قمرالزمان صاحب الہ آبادی مدظلہ العالی
خلیفۂ مجاز پیر طریقت حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ تحفظ ختم نبوت

مادھوپور، سلطان پور، پوسٹ ٹھاہر، وایہ رُونّی سید پور، ضلع سیتامڑھی، بہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طبع اول: ۱۴۴۲ھ = ۲۰۲۱ء

نام کتاب : سچے اور جھوٹے مسیح میں فرق

نام مؤلف : حضرت مولانا مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی مدظلہ العالی

صفحات : 206

تعداد : 1000

ناشر : مکتبہ تحفظ ختم نبوت، مادھو پور، سلطان پور، پوسٹ ٹھاہر، وایہ رُونی سید پور، ضلع سیتامڑھی، بہار

ملنے کے پتے

☆ منزل الامام، الحبتور بلڈنگ، بردبئ، دبئ متحدہ عرب امارات، سیل:971557886188 +

☆ آفس ''الامداد چیریٹیبل ٹرسٹ''

مادھو پور، سلطان پور، پوسٹ ٹھاہر، وایہ رُونی سید پور، ضلع سیتامڑھی، بہار۔سیل:91-7999999869 +

☆ ''ادارہ دعوۃ الحق'' مادھو پور، سلطان پور، پوسٹ ٹھاہر، وایہ رُونی سید پور، ضلع سیتامڑھی، بہار۔الہند

☆ مولانا مفتی محمد عارف باللہ القاسمی، جامعہ عائشہ نسوان، حیدرآباد۔الہند، 91-9703455670 +

☆ محمد نفیس اشرف، علی گڑھ۔الہند۔سیل:91-9557482696+

☆ مولانا ابوخطیب نقیب اشرف ندوی، رأس الخیمہ، متحدہ عرب امارات، سیل:971557556248+

فہرست مضامین

احادیث سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں گے

تقریظ

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ العالی

مدیر المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد ❁ سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا

مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا، ان کی ابھی وفات نہیں ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت خاص سے وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے، وہ زندہ ہیں، قیامت کے قریب ان کا نزول ہوگا، اور اس وقت وہ دجال سے جہاد فرمائیں گے، امام مہدی بھی ان کے ساتھ ہوں گے، دنیا میں ان کا کچھ عرصہ قیام ہوگا، پھر ان کی وفات ہوگی، سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو علامات ہیں، وہ بھی بہت واضح ہیں اور احادیث میں ان کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات معلوم تھی کہ بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے جھوٹ کو پھیلانے کے لئے مسیح ہونے کا دعویٰ کریں گے اور اپنے آپ کو مسیح کا مصداق قرار دیں گے؛ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زیادہ تر حدیث میں جہاں تذکرہ ہے اور قرآن پاک میں جہاں بھی ذکر آیا ہے، وہاں ''عیسیٰ بن مریم'' کی صراحت ہے، یعنی وہی عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت مریم علیہا السلام کے صاحبزادے تھے، چوں کہ جھوٹے مدعیان نبوت نے مسیح کے مسئلہ کو ایک بہانہ بنایا اور نبوت کے جھوٹے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے اس کا استعمال کیا؛ اس لئے یہ مسئلہ بہت اہم ہو گیا، اور علماء نے اس سلسلہ میں کتابیں لکھیں، علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی'' التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ''اس سلسلہ کی بڑی اہم کتاب ہے، جس میں محدث کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی حدیث تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد ثمین اشرف قاسمی زید مجدہ نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا اور بہت ہی تحقیق کے ساتھ اس موضوع کو آسان زبان میں بیان کیا ہے، ان شاء اللہ اس کتاب کو جو لوگ پڑھیں گے، وہ ایسے جھوٹے لوگوں کے فتنے سے محفوظ رہیں گے اور ان کی افتراء پردازی سے متأثر نہیں ہوں گے، اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے، مولانا کا مختلف بزرگوں سے جو والہانہ تعلق ہے، اور ان بزرگوں نے مولانا کی شخصیت پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے، اور انہیں اپنی طرف سے رشد و اصلاح کا مجاز بنایا ہے، اس کا اثر ہے کہ مولانا پر جذبۂ حق کا غلبہ اور جوش ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کو لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے ۔ ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم.

خالد سیف اللہ رحمانی
(خادم: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

۱۱ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ
۱۸/ اکتوبر ۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اپنی بات

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین.

اللہ رب العزت کا فضل عظیم ہے جس نے ''سچے مسیح علیہ السلام اور جھوٹے میں فرق'' جو تین رسالوں پر مشتمل ہے: (۱) حیات عیسی علیہ السلام (۲) نزول عیسیٰ علیہ السلام (۳) علامات عیسی علیہ السلام کے ترتیب کی سعادت وتوفیق بخشی، حقیقت بھی یہی ہے کہ کام جو بھی ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے وجود میں آتا ہے، ان موضوعات پر علمائے کرام کی عربی اور اردو میں تفصیلی کتابیں لکھی گئی ہیں جو قبولیت عام وخاص حاصل کر چکی ہیں، خاص طور پر ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سے علماء کے درمیان بہت ہی بے نظیر و بے مثال کتاب ہے اور عاجز کے خیال میں حیات، نزول اور علامات عیسی علیہ السلام کے موضوع پر اس سے بہتر ہمہ گیر اور ہمہ جہت شاید کوئی مجموعہ کتابوں کی دنیا میں ہو، علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب ''حیات ابن مریم'' بھی ایک نادر تحفہ ہے، اللہ جزائے خیر دے عالمی تحفظ ختم نبوت کے جملہ کارکنان اور اُن کے معاونین کو جنہوں نے ردّ قادیانیت کے تمام موضوعات پر اہل حق کی تحریری حق وصداقت کے انمول ثبوت اور دلائل قرآن واحادیث کو احتساب قادیانیت کے ساٹھ (۶۰) جلدوں میں جمع کر کے طبع کرایا ہے، یہ ایک انسائیکلو پیڈیا ہے یا ردّ قادیانیت کا دائرۃ المعارف ہے، چوں کہ ان کتابیں عمومی حالات میں دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے یا وقت کی قلت کے سبب ہر شخص ان سے مستفید نہیں ہوسکتا، اس لئے خیال آیا کہ آسانی وسہولت کی غرض سے مختصر مجموعہ رسائل تیار کیا جائے جو نفع بخش ہو۔ اللہ سے قبولیت کی امید ہے۔ إنه سميع الدعاء

فقط

العبد محمد ثمین اشرف القاسمی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ، مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہُ وَلَا نُبُوَّۃَ بَعْدَہُ. اَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت نے محض اپنی کمال قدرت اور کمال حکمت سے زمین وآسمان اور ان کی تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا اور وہ اکیلا ذرہ ذرہ کا خالق و مالک ہے اور ہر چیز میں اس کے خواص رکھے اور پہچان کی شناخت اور علامتیں جس سے وہ دوسرے سے ممتاز اور نمایاں ہوجاتی ہیں، پانی پٹرول سے، پاک پانی رنگ وبو، ذائقہ سے، ہر درخت پتے اور پھل سے دوسرے سے جدا ہو، لیمون کی کئی قسمیں ہیں مگر ہر لیموں دوسرے سے جدا اس کی پہچان اور شناخت ہے، آم کے انواع واقسام ہیں، مگر ہر آم اپنی شکل وذائقہ اور خوشبو سے پہچان لیا جاتا ہے، الغرض ہر چیز کے اندر اس کی علامتی شناخت خالق نے رکھ دی ہے؛ تاکہ دھوکہ اور فریب سے لوگ بچ سکیں۔

نیز اللہ رب العزت نے ہر چیز کی ضد اور مقابل بھی رکھ دی، ایمان کے مقابلہ میں کفر، توحید کے مقابلہ میں شرک، سعادت کے مقابلہ میں شقاوت، سخاوت کے مقابلہ میں بخالت، ہدایت کے مقابلہ میں ضلالت، عزت کے مقابلہ میں ذلت، نبوت کے مقابلہ میں دجالیت، الغرض دنیا میں ہر چیز کی اضداد موجود ہیں، اور ان ہی کے ذریعہ ہر چیز پہچانی جاتی ہیں، اور انجام بھی ان کے صفات وخواص پر مرتب ہوتا ہے، اور آخرت میں بھی ہر چیز اپنے صفات وخواص سے پہچانی جائے گی، اور انجام بھی ان ہی پر مرتب ہوگا، اہل سعادت وہدایت مغفرت وجنت کی طرف رواں دواں ہوں گے اور اہل شقاوت وضلالت نار وسقر کی طرف ہانک دیئے جائیں گے، اس ہلکی سی تمہید کے بعد اب اصل موضوع کہ نبوت ورسالت کے لوازم ، علامتیں، شناخت، معیار نبوت اور ممیزات، نبوت ورسالت کیا ہیں؟

اگر اس کو ذہن نشیں کرلیا جائے تو نہ معلوم قیامت تک کتنے دجال آئیں گے، نبوت کی علامتیں تو ان میں ہوں گی ہی نہیں؛ بلکہ دجالیت وطاغوتیت کی علامتیں نمایاں ہوں گی، پھر اُن سے اوران کی گمراہی سے بچنا آسان ہوجائے گا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف اورواضح ہدایت دے دی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص صفت امتیازی خاتمیت نبوت ہے، اورخود حضور خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی امت کو باخبر کردیا کہ جس آخری نبی احمد ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک انتظار تھا، وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمنہ کا لال آچکا، اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت تو قیامت تک ہدایت کے لئے قرآن مجید کی شکل میں باقی ہے، ہاں البتہ اب نیا نبی نہیں کوئی، جو آئے اوراب نبوت کسی کو نہیں ملے گی، ہاں بنی اسرائیل کا آخری نبی، بنی اسماعیل کے آخری نبی محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ بن کر آئے گا، اوراس نبی کا نام عیسیٰ ماں کا نام مریم، جو کلمۃ اللہ، روح اللہ، جو اللہ تعالیٰ کی آیت ونشانی ہیں، وہ آئے گا، جس کی پوری تفصیل حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو بتلا دی؛ تاکہ ان کی آمد کے بعد کوئی دھوکہ نہ کھائے اوراگر کوئی خبیث النفس اورخسیس الطبیعت یہ دعویٰ کرے کہ میں ہی مسیح وعیسیٰ ہوں یا مثیل عیسیٰ ہوں، دنیا جان جائے کہ یہ ایک نمبر کا جھوٹا ہے، عیسیٰ ہندوسان یا عجم میں تو آئیں گے نہیں، وہ عربی ہوں گے، عرب میں ہی ظاہر ہوں گے، غلام احمد پنجابی تھا، پٹھان تھا، دغاباز تھا، کذاب تھا، مرق کا مریض تھا، مالیخولیا کا عارضہ تھا، یہ سب علامتیں فسق وفجور کی ہیں، مصلح کی اول شرط صالح ہونا ہے۔ نبی کی پہلی دلیل ہے شریف ہونا، مرزا اول نمبر کا کمینہ تھا۔

حیرت وحماقت:

آدم علیہ السلام سے آج تک دنیا کی تاریخ میں کوئی بھی کسی کا مثیل نہیں بنا اورنہ ہی یہ ممکن ہے نہ ہی کسی نے ایسا احمقانہ دعویٰ کیا کہ میں فلاں وزیر کا مثیل ہوں، اوراصل سے بھی افضل ہوں، یا میں فلاں کا بروز وظل ہوں، اورمثیل وشبیہ ہوں اوراب میرا حکم ماننا ضروری ہے۔

تو اصل وزیر اور گورنر کی طرف سے اتنے جوتے لگائے جائیں گے کہ دماغ درست ہوجائے گا، جب کہ یہ مناصب ادلتے بدلتے رہتے ہیں اوراس کی تعیین انسان کرتے ہیں اورکبھی

نااہلی کی وجہ سے سوخت اور بے آبرو کر کے برخاست بھی کر دیتے ہیں، اور کتنا ہی اہل ہو پھر بھی متعین مدت کے لئے یہ منصب ملتا ہے۔

اور نبوت ورسالت اللہ اکبر! بارگاہ قدس سے اعلیٰ حسب ونسب، اور اخلاق کاملہ وکمالات فاضلہ، زہد وحق پرستی اور حق پروری اور عدم توریث، یعنی نبی نہ کسی کا وارث ہوتا ہے، نہ ہی وراثت چھوڑتا ہے، نبی کا چھوڑا ہوا صدقہ ہوتا ہے، نبی صداقت وامانت کا امام وپیشوا، عصمت کاملہ ومستمرہ، اور ظاہر وباطن میں حق تعالیٰ کا مطیع وفرماں بردار، علم کامل اور اکمل العلم اور نبی کامل الحفظ ؛ بلکہ اکمل الحفظ اور کامل العقل ؛ بلکہ اکمل العقل ہوتا ہے۔

الغرض بارگاہ رب العزت سے ان دس شرائط کے اعلیٰ معیار پر انبیاء ورسل کو بھیجا جاتا ہے؛ تاکہ نبی ورسول امت کا پیشوا ہو، اور زندگی کے تمام شعبوں میں نبی ورسول کا پوری امت میں قیامت تک کوئی ہم رتبہ یا ہم پلہ یا مساوی یا برابر کسی بھی اعتبار سے نہیں ہوسکتا، نہ ہوا نہ ہی ہوگا؛ لہٰذا یہ ایمان رکھنا نجات کے لئے ضروری ہے کہ نبوت ورسالت اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کی جاتی ہے اور دنیا کا جب سے وجود ہوا ہے، بروزی اور ظلی نبی نہیں ہوا نہ ہی ہوگا، اگر کوئی بروزی ظلی کہتا ہے وہ کذاب ہے، تو مرزا غلام قادیانی دجال وشیطان کا بروزی وظلی تو ہوسکتا ہے، اور یقیناً تھا بھی، جو اس کی زندگی کے کرتوت سے سیرت المہدی میں اس کے بیٹے نے لکھی ہے، اول نمبر کا نادان اور احمق تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی میں نہ عقل اور نہ علم، نہ حافظہ اور نہ فہم اور نہ زہد نہ تقویٰ اور نہ صداقت اور نہ امانت اور نہ عصمت اور نہ ہی عفت اور نہ حسب ونسب اور نہ اخلاق فاضلہ، تو پھر معجزات اور کرامات ڈھونڈنا ایک عجوبہ ہوگا۔

مرزا قادیانی کی حماقت وسفاہت:

مرزا قادیانی اول نمبر کا فریبی اور دغاباز تھا، حماقت وسفاہت کا منبع وسرچشمہ نبوت کی دلیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو پیش کرتا ہے، اول تو یہ بات قرآن واحادیث متواترہ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام آسمان پر زندہ سلامت ہیں اور قرب قیامت ان کا نزول ہوگا، جس کا اقرار خود یہ بھی اپنی تحریر میں کرتا ہے، چلو ایک لمحہ کے لئے ہم مان بھی لیتے ہیں کہ

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات بقول تمہارے کشمیر میں ہوگئی تو ان کی وفات سے تمہاری جعلی نبوت کا ثبوت کیسے ہوگیا؟ کیا کسی کی موت سے کوئی اس کا مثیل بن سکتا ہے، کیا مرزا مر گیا تو اس کی بیوی کا مثیل شوہر ثابت کرو کون تھا، پھر ہم مان جائیں تم سچے ہو۔

مرزا قادیانی کا رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ

مرزا قادیانی اپنی زندگی کے باون سال تک تمام اہل حق مسلمانوں کی طرح حضرت عیسیٰ ابن کریم علیہ السلام کے سلسلہ میں رُفِعَ یعنی آسمان پر اٹھائے گئے اور نُزُوْل یعنی زمین پر تشریف لانے کے عقیدہ کو بیان کرتا تھا، اور براہین احمدیہ کتاب میں اس کو لکھا:

قرآن مجید کی سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۳۳ **هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ** کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے، مرزا قادیانی کی تحریر ملاحظہ ہو:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے، اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ: مندرجہ روحانی خزائن: جلد: ۱۔ ص: ۵۹۳۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

عرض ہے کہ اس تحریر سے صاف معلوم ہو گیا کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر دلیل محکم ہے؛ کیوں کہ نزول اسی وقت ہوگا جب رفع پہلے سے ثابت اور واقع ہو چکا ہو، پھر قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت:

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا (بنی اسرائیل:۸)

ترجمہ: ”عجب نہیں کہ تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر وہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے“۔

عرض ہے کہ اس آیت کے تحت مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

''یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے، یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف واحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے...... اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا، اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کر دیں گے''۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم مندرجہ روحانی خزائن جلد: ۱ ص: ۶۰۱۔ ۶۰۲، از مرزا قادیانی)

اس مذکورہ تحریر سے واضح ہوگیا کہ مرزا قادیانی پیدائش سے ۱۸۹۱ء تک سچ بولتا رہا، حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام زندہ ہیں اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

جب کہ زندگی کے آخری ۱۷رسالوں میں وفات مسیح کا عقیدہ ایجاد کیا اور گڑھا اور جھوٹ بولنا شروع کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ مریم کے ساتھ فلسطین سے افغانستان کے راستے کشمیر چلے گئے، کشمیر میں ۸۷ر برس زندہ رہے پھر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور کشمیر کے محلہ خان یار میں ان کی قبر ہے، یہ سراسر مرزا قادیانی کا جھوٹ اور بے بنیاد بات ہے، جس پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں اور خود مرزا کی مذکورہ تحریر اس بات کو رد کر دیتی ہے۔

حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے سلسلہ میں عیسائیوں کا عقیدہ

یہ کہہ کر وہ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور اس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو، یہی یسوع تمہارے پاس

سے آسمان پر اٹھالیا گیا، اسی طرح پھر آسمان سے آئے گا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔(انجیل، رسولوں کا باب (۱) فقرہ ۹۔۱۰،۱۱)(انجیل یوحنا باب (۲۰) فقرہ ۱۷،۱۸)

مرزا قادیانی خود بھی عیسائیوں کا عقیدہ لکھتا ہے:

''آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ در حقیقت مسیح ابن مریم ہی دوبارہ دنیا میں آئیں گے''۔(ازالۃ اوہام مندرجہ روحانی خزائن، جلد: ۳ صفحہ: ۳۱۸)

پھر مرزا مزید لکھتا ہے:

"إِنَّ عَقِيْدَةَ حَيَاتِهِ قَدْ جَاءَتْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمِلَّةِ النَّصْرَانِيَّةِ"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء: ص: ۳۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد: ۲۲۔ صفحہ: ٦٦٠، از مرزا قادیانی)

وضاحت عقیدہ

عیسائیوں کا عقیدہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا، یا ان کے آسمان سے اترنے کا اس کی تردید نہ تو قرآن میں اور نہ ہی حدیث مبارکہ میں کی گئی، بلکہ ان دونوں عقیدوں کو ثابت کیا گیا ہے، اور یہ دونوں اسلام کے بنیادی اور قطعی و مستحکم اور اساسی ستون ہیں۔

ایک اہم شبہ کا ازالہ

مرزا قادیانی کی یہ بات احمقانہ اور بالکل ہی غلط ہے کہ رفع یا نزول کا عقیدہ مسلمانوں میں نصرانیوں سے آیا ہے، یہاں بھی مرزا نے قرآن مجید اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور مستقل شریعت کو نشانہ بنا گیا، اور ختم نبوت کی شرعی حیثیت کو مٹانے کی کوشش کر گیا، مسلمانوں کو یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اور حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی رحمت سے نجات و مغفرت کے لئے ملا ہے، کیا یہ درست ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ربوبیت کا عقیدہ اہل کتاب سے ملا ہے، قطعاً نہیں، ہم کو یہ عقیدہ اللہ رب العزت کی جانب سے اللہ کے فضل سے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی قطعیت اور ابدیت سے بطور رحمت کے ملا ہے، بے شک

تمام اہل کتاب کا یہ عقیدہ تھا؛ مگر ان کو بھی اللہ کی جانب سے ملا تھا، عقیدہ کا تعلق یہودیت ونصرانیت سے قطعاً نہیں، عقیدہ کا تعلق کتاب اللہ اور احادیث انبیاء ورسل سے ہوتا ہے، یہ بھی مرزا کی جہالت وحماقت تھی، جب ہی تو گمراہی کے نجاست وغلاظت میں پھنس کر اور لوگوں کو پھنسا کر آں جہانی ہوگیا۔

باب اول

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن سے دلیل قطعی

دلیل اول:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۵۵ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝۱۵۶ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝۱۵۷ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۵۸ (النساء:۱۵۵-۱۵۸)

ترجمہ: ''ان (یہود) کو جو سزا ملی سو ان کی عہد شکنی پر اور منکر ہونے پر اللہ کی آیتوں سے اور خون کرنے پر پیغمبروں کا ناحق اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل پر غلاف ہے، سو یہ نہیں؛ بلکہ اللہ نے مہر کر دی ان کے دل پر کفر کے سبب، سو ایمان نہیں لاتے مگر کم، اور ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا اغلیظ الزام لگانے پر اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا، اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا؛ لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے اور جو لوگ اس میں

مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں،
کچھ نہیں ان کو اس کی خبر، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور بے شک اس
کو قتل نہیں کیا؛ بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ ہے
زبردست حکمت والا''۔

مذکورہ آیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں بہت ہی واضح اور صاف طور پر تمام شکوک وشبہات کو دور کرتی ہیں، کہ نہ تو ان کو قتل کیا گیا نہ سولی پر چڑھایا گیا اور یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ اللہ رب العزت نے ان کو اپنی طرف یعنی آسمان پر اٹھالیا اور ایک دوسرے شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شبیہ اور ہم شکل بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر اسی کو قتل کیا اور صلیب پر چڑھایا، اور اسی وجہ سے یہود بے بہبود کو اشتباہ ہوا۔

جب قرآن مجید ہم کو عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ عقیدہ دیتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانیں یا کسی یہودی یا قادیانی کی، ایمان اللہ پر لائے ہیں اور اس کے نبی خاتم پر، پھر یہودی یا قادیانی کی کیا حیثیت ہے۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان میں اٹھالیا۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ کے ساتھ خاص خصوصیت تھی کہ انہیں کے نفخہ و پھونک سے پیدا ہوئے، انہیں کی تربیت میں رہے اور وہی ان کو آسمان پر چڑھا کر لے گئے۔ (تفسیر کبیر: ۴۳۶/۱)

جیسا کہ شب معراج میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر آسمان پر لے گئے، صحیح بخاری میں ہے ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ ۔لہٰذا مذکورہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے بارے میں نص صریح ہے کہ حق جل شانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی جسم عنصری کے ساتھ زندہ اور صحیح اور سالم آسمان پر اٹھالیا، اس پر امت کا اجماع ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی دوسری دلیل

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ

الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ (النساء:۱۵۹)

ترجمہ: ’’اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے، وہ عیسیٰ پر یقین لائیں گے، اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا وہ ان پر گواہ‘‘۔

یہ آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات کی دلیل ہے دلیل اول میں جو آیتیں گذری ہیں اسی سلسلہ کی یہ آیت بھی ہے آیت نمبر: ۱۵۵۔ سے۔ ۱۵۸۔ تک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھا لینے کا ذکر تھا، تو اب طبعی طور پر سوال ہوتا ہے کہ رُفِعَ اِلَی السَّمَاءِ کے بعد اب کیا ہوگا، اس آیت میں اس کا جواب ہے کہ اس وقت وہ تو آسمان میں زندہ ہیں مگر قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے، اور اس وقت تمام اہل کتاب ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے، اور جو ان کے قتل یا موت کے مدعی ہیں ان کو اپنی آنکھوں سے زندہ سلامت دیکھ کر اپنی غلطی پر ذلیل و نادم ہوں گے۔

دوسرے پہلی دلیل والی آیت میں اہل کتاب یہود کے کفر اور عداوت کا ذکر تھا، اور آسمان پر اٹھا لینے کا ذکر تھا۔

اس آیت میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور آسمان سے اترنے کے بعد اہل کتاب کے ایمان اور نبوت عیسیٰ علیہ السلام کے تصدیق کا ذکر ہے؛ کیوں کہ اللہ رب العزت ہی خبر دے رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے بعد کوئی اہل کتاب میں سے باقی نہیں رہے گا، جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت طبعی سے پہلے ان کی نبوت ورسالت پر ضرور بالضرور ایمان لے آئے گا، الغرض رُفِعَ اِلَی السَّمَاءِ سے پہلے تکذیب اور عداوت تھی، نزول کے بعد تصدیق ومحبت ہوگی اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام تصدیق یا تکذیب کی شہادت دیں گے۔

حاصل کلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں، قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کی وفات طبعی سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اس کے بعد حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی وفات ہوگی اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس میں مدفون ہوں گے۔

تیسری اہم بات آیت سے صاف طور پر واضح ہوتی ہے: وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۔ اہل کتاب یہود ان کی موت سے پہلے ضرور بالضرور ایمان لائیں گے، یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ ان کی موت قطعاً نہیں ہوئی، پھر انکی موت کا عقیدہ رکھنا قرآن کی آیت کا انکار لازم آتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر مستقل کتابیں ہیں، جن میں قرآن واحادیث سے اس اجماعی اور قطعی عقیدہ پر دلیل دی گئی ہے، ہم قرآن پر ایمان لانے کے پابند ہیں، نہ کہ ایک مراقی اور مالی خولیا کے مریض کے بکواس پر، حیات عیسیٰ علیہ السلام پر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی مستقل کتاب ہے۔ حیات ابن مریم علیہما السلام۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی تیسری دلیل

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ (آل عمران: ۵۴-۵۵)

ترجمہ: ''اور تدبیر (منصوبہ بنایا) کی ان کافروں نے اور تدبیر کی اللہ نے اور اللہ کی تدبیر (منصوبہ بندی) سب سے بہتر ہے، جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو پورا پورا اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور پاک کردوں گا تجھ کو کافروں سے اور رکھوں گا ان کو جو تیرے تابع ہیں، غالب ان لوگوں پر جو انکار کرتے ہیں، قیامت کے دن تک، پھر میری طرف ہے تم سب کو لوٹ آنا، پھر فیصلہ کردوں گا تم میں جس بات میں تم جھگڑتے ہو''۔

اس آیت میں حق جل مجدہ نے یہودیوں کی بری تدبیر جو خفیہ طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑ کر قتل کرنے کی تھی، اس کو منجانب اللہ ناکام اور نامراد کرکے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت

اور مکمل عصمت وحراست کی ایسی حکیمانہ غیبی تدبیر کی جو یہودیوں کے وہم وگمان سے بھی بالاتر اور برتر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنادیا یہودی جب گھر میں داخل ہوئے تو اس ہم شکل کو عیسیٰ سمجھ کر قتل کردیا اور سولی پر چڑھادیا۔

جب کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی آسمان پر اپنی عظیم قدرت وقوت سے اٹھالیا تھا، اور سچ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق سے بہتر وبرتر تدبیر والے ہیں، کیا مخلوق کی تدبیر اللہ رب العزت کی تدبیر کا مقابلہ کرسکتی ہے؟

روح اللہ سے حق تعالیٰ کا خطاب

اللہ اکبر شانِ نبوت ورسالت کا بلند مرتبہ دیکھئے، اللہ تعالیٰ نے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پریشانی دور کرنے کے لئے اور سکون واطمینان اور دلجمعی وقرار کے لئے روح اللہ جو وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ہیں ان کو فرمایا گیا کہ اے عیسیٰ گھبرائیں نہیں، آپ کو دشمنوں کی بُری تدبیر وتکلیف سے مکمل حفاظت وحراست میں لے کر اس جہان سے ہی اٹھا کر اپنی پناہ میں لے لوں گا، روح اللہ تم کو عالم قدس کے مطہر ومعطر جگہ میں پہنچادوں گا، جہاں بدخواہ وبدخو بے ہودہ کے ناپاک ارادہ کا بھی گزر نہیں ہوسکتا، مرزا قادیانی قرآن مجید کے ارشاد ربانی کا منکر وکافر ہے اور یہ بھی یہودی النسل لگتا ہے؛ بلکہ لکھتا بھی ہے۔ جیسا کہ ابھی حوالہ کے ساتھ گذرا۔

قیامت کے قریب جب دجال اکبر کو جیل خانہ سے چھوڑا جائے گا؛ تاکہ یہودی اپنی عزت وحکومت قائم کرنے کے لئے اس کے اردگرد جمع ہوجائیں تو اچانک ویکایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالف وہزار جاہ وجلال آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال اعور جو یہودیوں کا گرو وحکمراں بنا ہوا ہوگا اس کو خود اپنے دست مبارک سے قتل کریں گے دجالیت وشیطنت اور شیطانیت شہوانیت ونفسانیت کے مرکز کا وجود ہی مٹ جائے گا اور شریعت مطہرہ کی نورانیت وربانیت کا ظہور کامل ہونا شروع ہوجائے گا، ان شاء اللہ پھر باقی یہودیوں کا قتل وقتال اور یہودیت کا خاتمہ امام مہدی اور مسلمانوں کے سپرد ہوجائے گا، کیوں کہ دجال کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہی مقدر ومتعین ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے یہودیوں کو نصرانیوں کے تحت زندگی گزارنے کی اجازت تو تھی اور ابھی بھی ہے، مگر حضرت روح اللہ اور کلمۃ اللہ کے نزول کے بعد یا تو یہودی ایمان لے آئے گا، تو سلامتی ورنہ پھر زندہ رہنے کی اجازت قطعاً نہ دی جائے گی، اور یہودیت سے اللہ تعالیٰ کی زمین کو روح اللہ پاک کردیں گے۔

اور نصاریٰ کو حکم ہوگا کہ میری الوہیت وابنیت کے عقیدہ سے توبہ کرو اور تائب ہو جاؤ اور مجھ کو اللہ کا ایک بندہ اور رسول سمجھو، اور صلیب توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کردیں گے اور ٹکس کو ختم کردیں گے، اور سوائے دین اسلام کے کوئی دین قبول نہ فرمائیں گے۔

حاصل بحث

الغرض عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد جو ان کے قتل یا سولی کے سلسلہ میں اختلاف تھا اس کا فیصلہ فرمادیں گے کہ یہود کا نظریہ غلط تھا اور یہود کا گمان باطل ہو جائے گا کہ ہم نے عیسیٰ مسیح کو قتل کردیا۔

اور نصاریٰ کا بھی عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں جو عقیدہ تھا کہ وہ اللہ یا اللہ کے بیٹے ہیں، یہ بھی باطل ہو جائے گا، اور روز روشن کی طرح یہ واضح وصاف ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے تھے، اور اسی جسم کے ساتھ آسمان سے اترے ہیں۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی چوتھی دلیل

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ (الزخرف:۵۹-۶۲)

ترجمہ: ”وہ کیا ہے ایک بندہ ہے کہ ہم نے اس پر فضل کیا اور کھڑا کردیا اس کو بنی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہیں نکالیں تم میں سے فرشتے،

رہیں زمین میں تمہاری جگہ، اور وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نشان ہے
قیامت کا، سو اس میں شک مت کرو اور میرا کہا مانو، یہ ایک سیدھی راہ
ہے اور نہ روک دے تم کو شیطان وہ تو تمہارا دشمن ہے صریح''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کو قیامت کی ایک علامت بتلایا ہے اور حق تعالیٰ نے تمام انسانوں کو اور بطور خاص جو اللہ ورسول پر اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو تاکید وہدایت فرمائی ہے کہ تم لوگ ذرہ برابر بھی عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب آسمان سے اترنے میں شک وشبہ اور تردد نہ کرو؛ کیوں کہ حق تعالیٰ جل مجدہ کو معلوم تھا کہ گمراہ وباطل فرقہ وجود مین آئے گا، اور یہود بے بہود کی پیروی میں جو یقینی اور حتمی بات اللہ تعالیٰ نے فرمادی اس میں بھی شک وشبہ پیدا کر کے قادیانی ومرزائی بن کر راہ نجات وہدایت کو کھو دے گا، چھوڑ دے گا، اس لئے پھر پرزور تاکید کی کہ دیکھو حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی اتباع وپیروی کرنا، میرے آخری نبی جو کہیں اسی کو ماننا، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو عیسی علیہ السلام کے آسمان سے آنے کے سلسلہ میں فرمائیں اسی کو ماننا، اسی پر عقیدہ کو مستحکم اور مضبوط رکھنا اسی کو یقین اور اٹوٹ مغفرت ونجات کا ذریعہ جاننا اور ماننا، کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور پیروی ہی صراط مستقیم کی راہ اور ضمانت ہے، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کی بات سے انحراف اور منھ موڑنا اور شک وشبہ اور کسی بھی ادنیٰ تردد کو جگہ دینا، مثیل مسیح یا عیسیٰ ابن مریم کے علاوہ کسی دوسرے کو عیسیٰ ماننا، یا عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے اترنے میں شک وشبہ رکھنا، رضی اللہ عنہ سنو اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ وہ شیطان ہے جو تم کو راہ نجات اور حق وصواب، اور صراط مستقیم سے ہٹا رہا ہے اور دور کر رہا ہے۔

لہٰذا اس کی پیروی نہ کرنا، وہ شیطان بشکل انسان ہے، اور تم کو معلوم ہے کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' سے حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا مراد ہے، اور یہی رائے حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ، ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، ضحاک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا بھی ہے۔

جیسا کہ آیت وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ اور احادیث متواترہ سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول یعنی آسمان سے آنا قبل قیامت ثابت اور محقق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر: ۹/۱۴۶)

ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام کے آسمان سے نازل ہونے کو قیامت کی علامت نہ سمجھے وہ شیطان ہے، تم کو سیدھے راستے سے روکنا چاہتا ہے، اور تمہارا کھلا دشمن ہے اس کے کہنے میں ہرگز نہیں آنا۔

جیسے مرزا غلام قادیانی نے ان تمام آیات جو حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام کی آسمان سے اترنے کی دلیل ہے، اس کا غلط سلط مفہوم بیان کر کے خود کو مثیل مسیح بنا اور خود ایک زمانہ تک نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھا، آئندہ اس کی تحریر آپ پڑھیں گے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی پانچویں دلیل

اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنۡهُ ۖ
اسۡمُهُ الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا
وَالۡاٰخِرَةِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَۙ‏ ﴿۴۵﴾ (آل عمران: ۴۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم بتول کو مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی جو کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، ان کی بشارت دی گئی، اس آیت میں خاص طور پر چند امور کی طرف مریم بتول کو توجہ دلایا گیا ہے۔

(۱) مریم کو حق تعالیٰ کی جانب سے بشارت ملی کلمۃ اللہ کی اور روح اللہ کی۔

عیسیٰ علیہ السلام کو ''کَلِمَۃُ اللہِ'' کہنے کی وجہ

قرآن مجید میں یہاں اور دوسرے مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''کَلِمَۃُ اللہِ'' اللہ کا کلمہ کہا گیا ہے اور روح اللہ کہا گیا ہے، مثلاً:

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ (النساء:۱۷۱)

ترجمہ: ''مسیح عیسیٰ ابن مریم تو اور کچھ بھی نہیں ؛ البتہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے ایک کلمہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مریم تک پہنچایا تھا، اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہیں''۔

الغرض حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو کَلِمَةُ اللّٰہِ، اللہ کا حکم، کہنے کی وجہ اور حیثیت اس وجہ سے ہے کہ ان کی پیدائش باپ کے توسط کے بغیر، عام سلسلۂ اسباب کے خلاف محض اللہ رب العزت کی کمال قدرت وقوت اور حکم سے ہوئی۔

محققین کا کہنا ہے کہ جو فعل عام اسباب عادیہ کے سلسلہ سے خارج ہو، عموماً اس کی نسبت براہ راست حق جل مجدہ کی طرف کردی جاتی ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ (الانفال:۱۷)

''اور آپ نے (خاک کی مٹھی) نہیں پھینکی جس وقت آپ نے پھینکی تھی؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکی''۔

حضور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میدان بدر میں ایک مٹھی خاک بے ایمانوں پر پھینکی جو ہر شخص کی آنکھوں میں جا گرے اور ان کو شکست ہوئی، خاک کا پھینکنا بدر، احد اور حنین میں ہوا ہے، مگر یہاں بدر کا واقعہ مراد ہے، یہ ہے مقام ختم نبوت کا انوکھا ونرالا باب کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست مبارک کی خاک وسنگ ریزے جو بے ایمان کی آنکھوں میں گری اور ختم نبوت کو فتح وظفر ملی، حق تعالیٰ جل مجدہ نے اس کی نسبت ذات حق کی طرف فرمائی ہے!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَلَا نُبُوَّةَ بَعْدَهٗ

بات چل رہی تھی کَلِمَةُ اللّٰہِ اور روح اللہ کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی صاف کردیا کہ مسیح عیسیٰ کی نسبت ابن مریم ہوگی، یعنی صرف ماں کی طرف ہوا کرے گی، اور معاندین وبدگو کا جواب بھی

دے دیا کہ کسی بھی طرح کا شک وشبہ نہ کریں، وہ ابن مریم اور مریم خود تمام الزامات سے پاک اور بے داغ ہیں، اور اے مریم آپ تشویش میں نہ رہیں، عیسیٰ مسیح بذات خود کلمۃ اللہ، روح اللہ تو ہیں ہی، وہ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ بھی من جانب اللہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کلمۃ اللہ روح اللہ کو وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ کہہ کر قیامت تک تمام بد گو کو جواب دے دیا، اور اہل حق کو اطمینان عطا کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف آخرت میں بلکہ دنیا میں بھی بڑی عزت اور وجاہت عطا کرے گا، اور دشمنوں کے تمام الزامات کو رد کر کے جھوٹے ثابت کر دے گا، اس طرح مریم کو تسلی دی گئی، اور عیسیٰ ابن مریم کو وجیہہ بنایا گیا۔

حضرت عثمانی لکھتے ہیں: گویا جو لوگ وجیہہ کہلاتے ہیں ان کو حق تعالیٰ خصوصی طور پر طعن وتشنیع یا الزامات سے بری کرتا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے نسب پر جو خبیث باطن طعن کریں گے، یا اللہ کو یا کسی انسان کو جھوٹ موٹ ان کا باپ بتلائیں گے، یا خلاف واقع ان کو مصلوب یا مقتول کہیں گے، یا بحالت زندگی مردہ کہیں گے:

یا الوہیت یا ابنیت وغیرہ، کے باطل عقائد کے مشرکانہ تعلیم ان کی طرف منسوکریں گے، اس طرح تمام الزامات سے حق تعالیٰ دنیا اور آخرت میں علانیہ بری ظاہر کر کے ان کی وجاہت ونزاہت کا عَلَىٰ رُءُوسِ الْأَشْهَادِ اظہار فرمائے گا، جو وجاہت ان کو ولادت وبعثت کے بعد دنیا میں حاصل ہوگی، اس کی پوری پوری تکمیل نزول کے بعد ہوگی جیسا کہ اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے۔

پھر آخرت میں خصوصیت کے ساتھ ان سے أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي کا سوال کر کے اور انعامات خصوصی یاد دلا کر تمام اولین وآخرین کے روبرو وجاہت وکرامت کا اظہار ہوگا جیسا کہ سورۂ مائدہ مین مذکور ہے، اور نہ صرف یہ کہ دنیا وآخرت میں باوجاہت ہوں گے؛ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اخص الخاص مقربین میں ان کا شمار ہوگا۔ (تفسیر عثمانی، گلدستہ: ۱/ ۵۰۳)

پہلی بار ان کی وجاہت کا ظہور اس طرح ہوا کہ پیدا ہونے کے بعد بچپن اور شیر خوارگی کی حالت میں کلام کیا اور کہا:

قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ۟ؕ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ۙ وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ (مریم: ۳۰-۳۱)

’’میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا‘‘۔

الغرض عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نے اپنی اور والدہ دونوں کی طہارت، نزاہت کی وضاحت کے ساتھ اپنی نبوت ورسالت کا بھی اعلان کر دیا، اور لوگوں کو قیامت تک کے لئے آگاہ کر دیا کہ میں مبارک اور مسعود ہوں۔

دوسری وجاہت کا ظہور اس طرح ہوا کہ جب دشمنوں نے پکڑنے اور قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے زندہ اور صحیح وسالم باعزت وکرامت برکت والے کو برکت والی جگہ آسمان پر اٹھالیا، اور دشمن نامراد ہو گئے، اور دیکھتے رہ گئے۔

اور تیسری مرتبہ وجاہت کی بھر پور تکمیل اور زمین کی کفر و یہودیت کی نجاست وغلاظت سے تطہیر کا عمل ظاہر ہوگا، ان شاء اللہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے بعد کہ جو یہود ونصاریٰ اہل کتاب یا دین اسلام کے علاوہ جو بھی باطل اور بددین ہوگا یا تو اسلام لے آئے گا تو وہ زندہ رہنے کا حقدار ہوگا، بقیہ تمام ادیان کا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام صفایا کرا دیں گے، اور غیر اسلام کسی دین کو قبول ہی نہیں کریں گے، اور یہ تمام اہل اسلام کا بنیادی اور اجماعی وقطعی عقیدہ ہے، الغرض وجیہ ابھی آسمان میں زندہ سلامت ہیں، زمین پر تشریف لائیں گے، قادیانی کا عقیدہ قرآن وحدیث اور تواتر وتوارث اور اجماع امت کے خلاف ہے، خواہ وہ نہ مان کر جہنم میں جائیں جہاں مرزا قادیانی جا چکا ہے۔

وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ کی عاجز نے تفصیل مطبوعات سلسلہ تحفظ ختم نبوت کی پانچویں کتاب میں عرض کردی ہے، وہاں دیکھ لیا جائے۔

افسوس ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے: وَجِيۡهًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ اور قادیانیت کے فساد کا بانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں غلیظ بہتان تراشی کرتا ہے، اور پھر مثیل مسیح بھی بنتا ہے۔

اگر مرزا کو مثیل مسیح بننا ہی تھا تو اپنے اصل کی شان میں گستاخیاں تو نہ کرتا، بڑا ہی احمق اور اول نمبر کا بد سے بدتر تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (آل عمران: ۴۵) عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مقربین میں ہیں، وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران: ۴۲) نیک بختوں میں ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی والدہ کو قرآن کہتا ہے:

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ (انبیاء: ۹۱)

''اور ہم نے ان کو اور ان کے فرزند عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا جہاں والوں کے لئے نشانی بنادی''۔

وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ (التحریم: ۱۲)

اور وہ اطاعت والوں میں سے تھیں۔

یہ ہے وہ قرآن مجید کی شہادت اور سورہ مریم پڑھ جائے ماں اور بیٹے کی حق تعالیٰ نے کس خوبصورتی کے ساتھ دونوں کو کلام اللہ کا جزء بنا کر اجاگر کیا ہے، اور مرزا قادیانی مریم بتول پر الزام لگاتا ہے کہ یوسف نجار نامی سے مریم علیہا السلام کا غلط تعلق تھا، جب حمل ہو گیا تو مجبوراً قوم نے نکاح کر دیا اور نکاح کے دو ماہ بعد عیسیٰ مسیح علیہ السلام پیدا ہوا، استغفر اللہ، حوالہ کے لئے دیکھئے: (چشمۂ مسیحی: ۲۴۔ روحانی خزائن: ۲۰۲) پھر لکھتا ہے مسیح عیسیٰ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی، اَسْتَغْفِرُ اللهَ۔ (حوالہ دیکھیں: کشتی نوح: ۲۰، روحانی خزائن: ۱۹/ ۱۸)

قادیانیت سے نفرت کا سبب ہی یہ ہے کہ قرآن کی شہادت اور مریم بتول کی طہارت وعفت کو جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، مرزا قادیانی خود پامال کرتا ہے اور دوسروں سے بھی پامال کراتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے: سلسلہ نبوت کی پانچویں کتاب)

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی چھٹی دلیل

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ (البقرہ: ۸۷)

''اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو نبوت کے واضح دلائل عطا فرمائے اور ہم نے ان کو روح القدس سے تائید دی''۔

اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلام کو کھلے کھلے دلائل عطا فرمائے اور ہم نے ان کی تائید روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام سے فرمائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاصی سے معصوم اور پاک تھے، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ولادت کے وقت شیطان کے چھونے اور مس یعنی ہاتھ لگنے سے پاک رکھا۔

بخاری شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بچہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا ہوتا ہے، اسے ولادت کے وقت شیطان چھوتا ہے، سوائے مریم اور اس کے فرزند (عیسیٰ) کے کہ دونوں شیطان کے مس چھونے سے محفوظ رہے، (بخاری باب ٦٦ مسند احمد، جلد ۲ صفحہ: ۲۳۳) اللہ اکبر حضرت عیسی علیہ السلام میں طہارت و پاکی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ مردوں کی پشت اور حیض والے رحم سے محفوظ رہے تھے۔

روح القدس سے تائید کی صورت

وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ

اور خاص طور پر روح القدس یعنی جبرئیل امین سے ان کو قوت دی جو ہر وقت اُن کے ساتھ رہتے تھے، اور دشمنوں سے ان کی حفاظت کرتے تھے، ولادت سے لے کر رُفعَ إِلَى السَّمَاءِ کے وقت تک جبرئیل علیہ السلام آپ کے محافظ رہے اور اس کے آثار وثمرات وانوارات وتجلیات اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ (تفسیر معارف القرآن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ: ۱/ ۲۲۹)

صاحب تفسیر مظہری لکھتے ہیں:

اور جبرئیل علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام کو تائید کی صورت یہ تھی کہ جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہو گیا تھا کہ جس جگہ عیسیٰ علیہ السلام چلیں پھریں تم ان کے ساتھ رہو، چنانچہ حسب ارشاد ربانی جبرئیل علیہ السلام ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے حتیٰ کہ ان کو آسمان پر لے گئے۔

بات بہت ہی آسان وسہل اور قوت ایمان کو مضبوط اور مستحکم کرنے والی ہے اگر ایمان

باللہ اور بالکتاب اور بالرسالۃ والنبوۃ الخاتمۃ ہے، یعنی اللہ اور قرآن مجید اور حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت وخاتمیت پر ایمان ویقین ہے تو، ورنہ شیطان تو رب العالمین کی جناب میں حقیقت کو جان کر منحرف اور گمراہی اور جہنم کی راہ کو اختیار کر گیا۔ بات حق وصداقت کو قبول کرنے اور نہ کرنے کی ہے۔

جب اللہ رب العزت عیسیٰ ابن مریم کو کلمۃ اللہ، روح اللہ، آیۃ اللہ، بتلا رہے ہیں اور مزید وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُس فرما کر یقین کی قوت کو مستحکم کر رہے ہیں، کہ جس کی نصرت وتائید ہر وقت جبرئیل امین جو سرخیل ملائکۃ ہیں، ان سے ہو رہی ہے کیا ذرہ برابر بھی ممکن ہے کہ دشمن ان کو گزند وتکلیف پہنچا دے، اور فرما دیا نہ ان کو قتل کیا گیا نہ سولی دی گئی؛ بلکہ اللہ نے روح اللہ کو آسمان پر اٹھا لیا، پھر شک وشبہ کرنا یہ بے ایمان ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ ہی کی نہیں مانتا ہے، تو وہ پھر ہماری کب مانے گا، اور پھر نُورٌ عَلٰی نُورٍ آسمان سے اترنے اور پھر اترنے کے بعد جو حضرت عیسیٰ روح اللہ کا تطہیر کا عمل ہے وہ تو ابھی پورا ہونا باقی ہے۔

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيلًا ۔ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللهِ حَدِيثًا

اللہ تعالیٰ سے بھی کوئی سچا ہوسکتا ہے، حاشا وکلا۔ آمنت باللہ۔ اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے، قادیانی یا اس کے پیشوا یہودی یا اس کے پیروکار سبھی قرآن وحدیث اجماع امت، تواتر وتوارث کے منکر وکافر ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر ہیں یہودیت وقادیانیت کے خاتمہ کے لئے تشریف لائیں گے، یہ ہمارا اور تمام اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے، سفید سفید ہی رہتا ہے، خواہ یرقان کی بیماری والا اس کو رنگین دیکھے، قادیانیت سے توبہ کر و نظر آئے گا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب اللہ حق بول رہی تھی اور خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو آگاہ کر دیا کہ عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں دجال کے قتل کے لئے آئیں گے۔

مرزا قادیانی کذاب ودجال مفتری عیار دغا باز تھا، اور اس کے پیروی کرنے والے سبھی قرآن وحدیث اور اسلام کے بنیادی عقیدہ کے منکر وکافر ہیں؛ کیوں کہ وہ حضرت عیسیٰ ابن

مریم علیہاالسلام کے حیات وزندہ ہونے کے منکر ہیں اوران کا انکار نہ تو قرآن کے دیئے ہوئے عقیدہ پر اثر انداز ہے نہ ہوگا، نہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے انوارات وتجلیات کو ماند کر سکے گا، نہ ہی اہل اسلام کے عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام میں خلل ڈال سکے گا، ہاں خود کا نقصان کر کے جہنم رسید ہوگا، اور جب اللہ چاہے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا بن کر آئیں گے، اور وجیہ بن کر تطہیر کا عمل کریں گے۔ ان شاء اللہ

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی ساتویں دلیل

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (الرعد:۳۸)

''اور ہم نے یقیناً آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور بچے بھی دیئے''۔

اس آیت کریمہ میں اصلاتو جواب ہے ان لوگوں کے اعتراض کا جو نبی ورسول کو شادی بیاہ اور بیوی بچوں والا ہونے کو خلاف نبوت ورسالت جانتے تھے، جب کہ اللہ رب العزت کی یہی سنت وعادت رہی ہے کہ وہ اپنے انبیاء ورسل کو صاحب اہل وعیال بنا کر پوری دنیا کے انسانوں کا نمونہ واسوہ بناتا ہے؛ کیوں کہ انبیاء ورسل انسانوں کی رشدوہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں تو ضروری ہے کہ وہ بھی انسانوں میں سے ہی ہوں؛ تاکہ انسانوں کو تمام حوائج بشریہ اور تعلقات معاشرت کا ربانی نظام اور احکام سے باخبر کر سکیں، اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جو رسول ہوئے وہ بھی اہل وعیال کی نعمت سے نوازے گئے، تو پھر ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انگلی کیوں اٹھا رہے ہو، نظام عالم یوں ہی چلتا آیا ہے۔

یہ انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وکرم ہے کہ ان ہی میں سے ایک نبی اور رسول بھیج دیتا ہے، جو انسانی کمزوری اور حاجتوں اور ضرورتوں اور زندگی کے تمام تقاضوں کو پورا کر کے رشد وہدایت کی صحیح رہنمائی کر کے امت کو رہبانیت وتجرد کی جگہ ربانیت اور للہیت کی راہ گامزن کر کے ولایت کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے، اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت وجلوت

قیامت تک کے لئے مشعل رشد وہدایت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

اصل کی طرف رجوع

حضرت عیسیٰ ابن مریم بھی اللہ تعالیٰ کے سچے بھیجے ہوئے رسولوں میں ایک رسول ہیں، یہود بے بہبود نے دشمنی وعناد کی راہ اختیار کی اور روح اللہ، کلمۃ اللہ کے قتل کی ناپاک سازش چلائی، اللہ رب العزت نے اپنی کاملِ قدرت اور تدبیر سے آسمان پر زندہ اٹھالیا، اور یہود نامراد ہو گئے، جو وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا تھا، وہ آج بھی وجاہت کے ساتھ آسمان میں زندہ ہے اور وقت موعود پر اللہ تعالیٰ آسمان سے اتاریں گے، اور تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے یا پھر زمین کو بدعقیدگی اور غیر اسلامی زندگی سے پاک وصاف کر دیا جائے گا، اور آیت

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ

(النساء:۱۵۹)

بتلا رہی ہے اور اگلی تفصیل:

ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف لانے کے بعد کیا کیا امور انجام دیں گے جو علامات قیامت کے نام سے یا نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بعد کے واقعات کی تفاصیل میں کتابوں میں علماء امت نے جمع کر دیا ہے، اللہ ان لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہاں سورۃ الرعد کی آیت نمبر 38 میں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جو رسول ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اہل وعیال عطا کیا اور کوئی بھی نشانی انبیاء ورسل نہیں پیش کرتے مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اور یہی دلیل نبوت ورسالت ہے کہ انبیاء ورسل اذن الٰہی کے بغیر کوئی مطالبہ قوم کا یا جو نشانی قوم چاہے وہ دکھلا دیں، اس پر اللہ تعالیٰ ان کو قدرت نہیں دیتا، اور وہ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں اور سچے نبی کی یہ کھلی دلیل ہے، آیت پوری اس طرح ہے:

وَمَا كَانَ لِرَسُوۡلٍ اَنۡ يَّاۡتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ

کِتَابٌ ○ (الرعد:۳۸)

اور نہیں ہوا کسی رسول سے کہ وہ لے آئے کوئی نشانی مگر اللہ کے اذن سے ہر ایک وعدہ ہے لکھا ہوا۔

ہمارے حضرت سے پہلے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام رسول تھے، جو آسمان سے اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق تشریف لائیں گے، اور پھر جو امور ان سے متعلق ہیں، انجام دیں گے، ان میں سے شادی کرنا اور ذریت کا ہونا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر صادق سے پتہ چلتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفِنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِ فَأَقُوْمُ وَعِيْسَىَ بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ (رواه الجوزی فی کتب الوفا، کتاب الإذاعة،ص:۷۷، حیات عیسی علیه السلام،ص:۲۴۹،التصریح بما تؤثر فی نزول المسیح،ص:۲۳۹،رقم الحدیث:۵۸، العلل المتناهیة فی الأحادیث الواهیة للجوزی، کتاب أشراط الساعة وذکر البعث وأهوال القیامة، حدیث نمبر:۱۵۲۹، دار الکتب العلمیة بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۰۳ھ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آئندہ زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے (اس سے صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ اس سے پیشتر زمین پر نہ تھے؛ بلکہ زمین کے بالمقابل آسمان پر تھے) اور شادی کریں گے، اور ان سے اولاد ہوگی اور زمین میں پیتالیس سال قیام کریں گے، یعنی زندہ رہیں گے، پھر ان کی طبعی وفات ہوگی، تو وہ میرے قریب مدفون ہوں گے، قیامت کے دن میں مسیح بن مریم علیہما السلام کے ساتھ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے

درمیان قبر سے اٹھوں گا۔ (رواہ الجوزی فی کتاب الوفا)

قرآن کی آیت اور حدیث سے یہ بات صاف ہوگئی کہ

۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ سلامت ہیں۔

۲) ان کی آمد کے بعد نکاح کا عمل ہوگا۔

۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد بھی ہوگی۔

۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۴۵ رسال زندہ رہیں گے۔

۵) ان کی طبعی موت مدینہ منورہ میں ہوگی۔

۶) وہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں گے۔

۷) پھر بروز قیامت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بنی اسرائیل کے آخری نبی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان اٹھیں گے۔

۸) اور یہ کہ نزول کے بعد ہی نکاح اور اولاد کی نعمت ملنی اجل وکتاب میں طے ہے جو نزول کے بعد ظہور ووجود میں آئے گی، اللہ اکبر، اللہ کا کلام کتنا عمیق اور جامع ہے، اور پھر اگلی آیت میں آخری جملہ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ,لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ کی بہت خوبصورت قدرت کی جامعیت پر دلیل ہے، فَتَدَبَّرْ آمَنْتُ بِاللّٰہِ الْعَظِيْمِ۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر آٹھویں دلیل

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۚ بِحَقٍّ ؔؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ

الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾

(المائدہ:۱۱۶-۱۱۷)

ترجمہ: ''اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہے گا اللہ تعالیٰ (نصاریٰ کو جھٹلانے کے لئے) کہ اے عیسیٰ ابن مریم (ان نصاریٰ میں جو تثلیث کا عقیدہ تھا، اس کا کیا سبب ہوا) کیا تو نے ہی کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو، عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے (توبہ توبہ) میں تو آپ کو (شریک سے) منزہ سمجھتا ہوں، (جیسا کہ آپ واقع میں بھی اس سے پاک اور منزہ ہیں، تو ایسی حالت میں) مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا، کہ میں ایسی بات کہتا کہ جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہ تھا، اگر میں نے کہا ہوگا تو آپ کو اس کا علم ہوگا، (مگر جب آپ کے علم میں بھی یہی ہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا تو پھر میں اس بات سے بری ہوں) آپ تو میرے دل کے اندر کی بات کو بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے، اس کو نہیں جانتا، تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہی ہیں، (سو جب اپنا اس قدر عاجز ہونا اور آپ کا اس قدر کامل ہونا مجھ کو معلوم ہے تو شرکتِ الوہیت کا میں کیوں کر دعویٰ کر سکتا ہوں) میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا، مگر صرف وہی جو آپ نے مجھے ان سے کہنے کو فرمایا تھا (یعنی) یہ کہ تم اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، (یا اللہ) میں ان پر گواہ تھا، جب تک ان میں موجود رہا، پھر جب آپ نے مجھے اٹھا لیا، تو صرف آپ ہی ان کے احوال پر نگہبان رہے (اس وقت کی مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ ان کی گمراہی کا سبب کیا ہوا اور کیوں ہوا) اور آپ ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں''۔

آیت میں اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کا ذکر ہے کہ اے عیسیٰ ابن مریم تم

نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ رب العزت کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب

اس وقت وہ کہیں گے کہ آپ پاک ہیں (اس سے کہ آپ کا کوئی شریک ہو) مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں (یہ تو واقعہ ہے لیکن) اگر (بالفرض) میں نے کہا ہوتو آپ اس کو ضرور جانتے ہیں؛ کیوں کہ آپ میرے دل کی بات بھی جانتے ہیں، پھر میرے کہے ہوئے کو کیوں نہ جانتے، اور میں آپ کے جی کی بات نہیں جانتا، جب تک آپ ظاہر نہ فرمائیں؛ کیوں کہ صرف آپ ہی علام الغیوب ہیں، پھر ایسی حالات میں میں مدعی الوہیت کیسے ہو سکتا ہوں، الغرض میں نے ان سے ایسا ہرگز نہیں کہا، میں نے تو صرف وہ ہی بات کہی تھی، جس کا آپ نے مجھے حکم دیا تھا یعنی یہ کہ تم اللہ کی پرستش کرو جو کہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور جب تک میں ان میں رہا اس وقت تک میں ان کی حالت دیکھتا رہا، لیکن اس وقت تک کسی نے ایسے کفریہ عقیدہ کو ظاہر نہ کیا تھا؛ تاکہ میں اس کی اصلاح کرتا پھر جب کہ آپ نے مجھے آسمان پر بلا کر بالکل اپنے قبضہ میں لے لیا تو میری نگرانی ختم ہوگئی اور اس وقت صرف آپ ان کے نگراں تھے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ (حل القرآن: ۱/ ۳۳۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے آسمان پر اٹھائے جانے تک نصاریٰ میں عقیدہ کا فساد تو آیا نہیں تھا جس کی وضاحت بارگاہ رب العزت میں وہ کردیں گے اور وہ اسی کے مکلف بھی تھے، گویا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات زندگی کے تین حصے ہیں۔

(۱) ایک حصہ ولادت باسعادت سے آسمان پر اٹھائے جانے تک کی ہے یہ زندگی ان کی تیس سال کی عمر سے زائد اور ۳۵/ سال سے کم ہے الغیب عند اللہ، اس زندگی میں وہ توحید کی کی دعوت اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے ماننے والوں کو مضبوطی کے ساتھ رکھا، اور ان کی قوم بھی اپنے نبی عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے دیئے ہوئے عقیدۂ توحید پر جمی رہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام منجانب اللہ اسی کے مکلف ہی تھے۔

(۲) دوسری حیات وزندگی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آسمان پر اٹھائے جانے کے زمانہ

سے آسمان سے اترنے کے زمانہ اور حیات وزندگی کا عرصہ وزمانہ ہے۔

قرآن مجید میں جو سوال بروز قیامت ان سے ہوگا جس کا تذکرہ مذکورہ آیت میں ہے یہ اسی حیات وزندگی کے عرصہ وزمانہ کا ہے۔

یعنی عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، آسمان میں ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے بلانے اور اٹھانے سے ہیں، خود نہیں گئے؛ بلکہ حق تعالیٰ نے اٹھالیا، بلالیا، بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ آیت سورہ نساء: ۱۵۸ اس کی خوب وضاحت کررہی ہے کہ حق تعالیٰ جو خود حَیٌّ وقَیُّوْمٌ ہے، حیات وزندگی کے ساتھ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو اپنے پاس زندہ سلامت بلالیا، اور ران کے آسمان پر زندہ اٹھائے اور بلائے جانے کے بعد یہودی ان کے قتل کا عقیدہ رکھنے لگے اور قادیانی موت کا اور نصاریٰ نے ان کو اور ان کی ماں مریم بتول کو الوہیت کا درجہ دینے لگے، اور ماں بیٹا کی پرستش کرنے لگے، مذکورہ آیت میں حق تعالیٰ نے یہی سوال عیسیٰ علیہ السلام سے کیا ہے، جس کا جواب انھوں نے دیا ہے الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں زندہ تھے، تو وہ الوہیت وربوبیت صرف اللہ رب العزت کے لئے نصاریٰ کو ہدایت بھی کی اور نصاریٰ اسی عقیدہ پر تھی بھی ان کے حق تعالیٰ کے پاس بلائے جانے کے بعد وہ زندہ تو ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور نصاریٰ دنیا میں ہیں، یعنی عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم زندہ ہیں اور نصاریٰ کے پاس نہیں ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

نکتۂ حیات

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اب ظاہر ہے کہ عیسیٰ زندہ ہیں اور ان کے پاس نہیں ہیں، تو صرف ایک صورت بچتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کیا اپنی قوم نصاریٰ کو یہ کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو الوہیت کا مقام دو یا یہ تعلیم دی تھی۔

بسا اوقات معلم چلا جاتا ہے اور تعلیم وہدایت دے جاتا ہے کہ تم یوں یوں کرنا اور اسی کی ہدایت وتعلیم پر لوگ چلتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت ہی صاف وضاحت سے عرض کردیں گے اللہ پاک میں جب تک زندہ ان کے پاس رہا آپ کے حکم کے مطابق ان کو اللہ کے الوہیت

وربوبیت کی تعلیم دی، اور جب آپ نے اپنے پاس بلالیا تو میری آپ کے حکم کے مطابق عقیدۂ الوہیت میں نگرانی کی ذمہ داری نہ رہی۔

اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ

نیز أَأَنْتَ قُلْتَ: میں صاف ظاہر ہورہا ہے کہ اے عیسیٰ ابن مریم ٹھیک ہے میں نے زندہ تم کو آسمان پر بلا لیا مگر تم نے تو ان کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر خود کو اور تیری ماں کو الوہیت کا مقام دینے کو نہ کہا تھا، اس خطاب سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان میں زندہ ہیں اور ان کا اترنا متعین ہے حاصل یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیوی زندگی جو ولادت باسعادت سے لے کر آسمان پر جانے کی ہے، یہ سوال اس زندگی حیات سے وابستہ نہیں ہے، اس سوال کا تعلق ہے، آسمان پر زندہ اٹھائے جانے سے لے کر نازل ہونے کے بعد تطہیر کے عمل تک کی ہے۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات وزندگی مبارک ومیمون کا تیسرا حصہ وہ ہے، جو آسمان سے اترنے اور نزول کے بعد برکت ورحمت کے ظہور کا ہوگا، اسی برکت ورحمت کے ظہور اور کفر وشرک کی نجاست اور یہودیت ونصرانیت کی خباثت وغلاظت کی تطہیر کے لئے تو ان کو آسمان سے حق وصداقت کی تکمیل کے لئے بھیجا جائے گا، اس سے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اس طرح ثابت ہوتی ہے کہ وہ مدت جو آسمان میں زندہ رہنے کی تھی اسی مدت میں نصرانیوں نے بدعقیدگی سے عیسیٰ اور ان کی ماں کو الوہیت کا مقام دیا تھا،، جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ تھے، اور آسمان پر تھے، آسمان پر بلائے جانے سے پہلے نصاریٰ بھی شرک الوہیت وربوبیت میں نہ پھنسے تھے، کہ بذات خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان میں موجود زندہ سلامت تھے، تو عقیدہ بھی سلامت تھا، بدعقیدگی نصرانیوں میں الوہیت وربوبیت کی آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد سے نزول واترنے کی مدت میں ہے، اور اسی مدت میں وہ آسمان پر زندہ ہیں، یہی ہمارا اور پورے اہل اسلام کا اجماعی اور قطعی اٹوٹ عقیدہ ہے، اور اسی مدت میں چوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں

اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کہ تمہاری حیات وزندگی میں نصرانیوں نے الوہیت وربوبیت میں تم کو شریک کردیا تو کیا تم نے یہ کہا تھا، جس کا جواب وہ دیں گے، اللہ تعالیٰ بے شک مین زندہ سلامت تھا؛ مگر میں آپ ہی کے بلانے اور اٹھانے سے آپ کے پاس آپ کی ہدایت وتعلیم کے مطابق کہ الوہیت وربوبیت یہ خاص حق ہے اللہ رب العزت کے لئے، ان کو تعلیم کر کے آیا تھا، جس پر آپ کے علم کی شہادت موجود ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ سلامت اترنے کے بعد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زندہ سلامت تشریف لائیں گے تو جہاں بہت سارے امور انجام دیں گے جن کی تفصیل کا یہ مقام نہیں، اس میں ایک یہ بھی ہے کہ جس کی وضاحت پچھلے اوراق میں ہو چکی ہے، آیت:

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ

(النساء:۱۵۹)

کے ذیل میں تمام اہل کتاب خواہ یہود جن کا عقیدہ تھا قتل یا سولی کا، یا نصاری جن کا عقیدہ عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں الٰہ یا بیٹا یا تین میں کا ایک، یا مریم کی الوہیت کا ہے، ان تمام باتوں کی تردید اور عقیدہ کی تہذیب فرما دیں گے، جو اس راہ ہدایت کو قبول نہ کرے گا، پھر اس سے زمین کی تطہیر فرمادیں گے اور صرف دین اسلام کو قبول فرمائیں گے، اس سے صاف واضح ہو گیا کہ نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے بعد تو یہ بدعقیدگی نصرانیوں میں ہوگی نہیں تو پھر سوال ہونے کا موقع ہی نہیں رہے گا۔

اور پھر طبعی موت سے بھی اس سوال کو نہیں جوڑا جا سکتا ہے کہ طبعی موت سے پہلے ہی تمام عالم کا مذہب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اسلام ہو جائے گا، لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ والی آیت کا مصداق وہ حیات وزندگی ہے، جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو ابھی حاصل ہے کہ وہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس بلانے اور اٹھانے سے ہیں اور ادھر نصرانی تثلیث والٰہ اور تین میں کا ایک یا ان کی ماں کو الوہیت کا مقام دیئے ہوئے ہیں، جو ان کے اترنے اور نزول

کے بعد ختم ہو جائے گا۔

نزول سے تطہیر کے عمل کا نکتہ

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیۓ اور بہت ہی اہم نکتہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہر نبی ورسول کی ذمہ داری اور منصب بنوت ورسالت کا اہم باب ہے کہ آنے والے نبی ورسول کے لئے ہراعتبار سے جانے والا نبی رشد وہدایت کا راستہ صاف وشفاف کردے تاکہ آنے والا نبی حق تعالیٰ کے حکم وشریعت کو بحسن وخوبی خوب سے خوب تر انجام دے دے، اور انسانیت کی ضمیر وخمیر ہر بدعقیدگی سے پاک وصاف کردے۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام جب تشریف لائے تو یہودیوں کو روح اللہ وکلمۃ اللہ کی اتباع واطاعت رشدو ہدایت اور صراط مستقیم کی راہ اپنانا چاہیۓ تھا؛ مگر یہودیوں نے راہ حق وصواب کو قبول کرنے کے بجائے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے مخالف ہو گئے اور ہدایت کی جگہ ضلالت وگمراہی کا راستہ اختیار کیا، اور دین الٰہی اور نبیٔ برحق عیسیٰ ابن مریم کو اشاعت دین اور دین حق کو پھیلانے ہی نہ دیا اور روح اللہ وکلمۃ اللہ کے قتل کی سازش رچائی جب کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام حضرت محمد خاتیم النبیین محمد رسول اللہ مکی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دے دی تھی اور بذات خود تورات میں بھی یہودیوں کے پاس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفصیلی بشارت علامات کی وضاحت کے ساتھ موجود تھی۔

گویا کہ وہ عقیدہ کی تطہیر اور بدعقیدوں کا وجود مٹانا جو حضرت عیسیٰ ابن مریم پر نبوت ورسالت کے فریضہ میں تھا، یہودیوں نے پورا ہونے دینے سے پہلے ہی سازش رچائی دی اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انسانیت کی ضمیر وخمیر کی طہارت کا کام انجام نہ پاسکا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھالیا ور جب اللہ کی مرضی ہوگی کہ یہودیت کی غلاظت سے زمین کی طہارت کا کام انجام پائے گا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا جو فریضہ تھا اب حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد نبوت میں عیسیٰ علیہ السلام کی خلافت کے ذریعہ تکمیل کو پہنچے گا۔

ایک حکمت اور بھی اس میں پوشیدہ ہے، ہمارے حضرت خاتم النبیین ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں، نیز ہمارے رسول خاتم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَخْرِجُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ یہود ونصاریٰ کے وجود سے عرب کی زمین کو پاک کردو، یہ نہیں فرمایا کہ ان کو قتل کردو، پاکی کا عمل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا، ایسا آخر کیوں، اگر حضور خاتم ﷺ قتل کرادیتے تو دنیا کہتی کہ واہ بھائی! ہیں، تو رحمۃ للعالمین اور اہل کتاب کا قتل کروادیا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے رحمت والے نبی کی رحمت کو برکت عطا کردی اور یہود ونصاریٰ کو جینے کا حق دیا اور نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ذریعہ جو یہود ونصرانی، حضور خاتم النبیین ﷺ کا دین قبول کرلے گا، رحمت والے نبی کی برکت سے ہدایت کے ساتھ جینے کا حقدار ہوگا، ورنہ عیسیٰ ابن مریم کے ذریعہ جینے کے حق کو کھو دے گا، اور یہودیوں کا قتل عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ہو جائے گا، اس طرح رحمۃ للعالمین کی رحمت کو یہودیون کی نجاست وغلاظت کے داغ ودھبہ سے اللہ بچالے گا، اور عیسیٰ ابن مریم کی عہد خاتم النبیین ﷺ میں خلافت سے زمین یہودیت کی نجاست وغلاظت سے اللہ تعالیٰ پاک صاف کردے گا، حق بحقدار رسید۔ واللہ اعلم۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی نویں دلیل

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ (آل عمران:۵۹)

ترجمہ: ’’بے شک مثال عیسیٰ (علیہ السلام) کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم (علیہ السلام) کی مانند ہے، بنایا اسے مٹی سے پھر فرمایا اسے ہو جا تو وہ ہوگیا‘‘۔

اس آیت میں یہودیوں کو لاجواب کیا گیا ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں غلط الزامات لگا کر حضرت مریم بتول عفیفہ طاہرہ پر زنا کا الزام لگاتے تھے، اور یوسف نجار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ قرار دیتے تھے، جیسا کہ مرزا غلام قادیانی ناعاقبت اندیش الزام لگاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام بغیر باپ اور ماں کے اللہ کی

قدرت سے پیدا ہوئے، اور آدم کا کوئی ماں باپ نہیں، اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کا بھی کوئی باپ نہیں، اور اس سلسلہ میں شک وشبہ نہ کرو، یہی حق ہے، جب تم آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار تسلیم کرتے، ہوتو آخر عیسیٰ کو بغیر باپ کے ماننے میں کیا رکاوٹ ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر علمی نکتہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوں کہ روح الامین یعنی جبرئیل امین علیہ السلام کے نفخہ سے پیدا ہوئے اور روح الامین کی طرح ان کا لقب بھی روح اللہ ہوا تو معلوم کہ عیسیٰ علیہ السلام اگر چہ صورۃً انسان وبشر تھے؛ مگر حقیقتاً جنس ملائکہ سے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر زندہ اٹھالیا تا کہ اپنے ہم جنس فرشتوں میں زندگی بسر کریں۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو معجزات دئے گئے ان کو بھی رُفِعَ اِلَی السَّمَائِ سے خاص مناسبت تھی، وہ یہ کہ مٹی کا پتلا پھونک مارنے سے باذن اللہ پرند بن کر اڑنے لگتا تھا، اشارہ اس طرف تھا کہ ایک دن عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح اڑ کر زندہ آسمان پر چلے جائیں گے۔

اور چوں کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے باپ آدم علیہ السلام کے مشابہ ہیں؛ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے، جیسے آدم علیہ السلام آسمان سے زمین پر اترے تھے، ایسے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، حضرت آدم علیہ السلام کے ھبوط کے مشابہ ہوگا۔

اور جس طرح آدم علیہ السلام کا هُبُوْطٌ مِّنَ السَّمَاءِ جسمانی تھا، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء بھی جسمانی ہوگا۔ (معارف القرآن کاندھلویؒ: ۱/۶۲۵)

(۱) حق تعالیٰ جل مجدہ فرمارہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آدم علیہ السلام کی مانند ہے، اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو آسمان پر بغیر ماں باپ کے کلمۂ کن سے پیدا فرمایا، عیسیٰ علیہ السلام کو زمین پر بغیر باپ کے اپنے کلمہ سے پیدا فرمایا۔

(۲) آدم علیہ السلام کو آسمان میں جب تک چاہا ٹھہرایا پھر ان کا ھبوط ہوا، عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق زمین پر ہوئی اور رُفِعَ اِلَی السَّمَاءِ ہوا، اور جب تک اللہ چاہیں گے آسمان میں ٹھہرائیں گے، پھر زمین پر نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ ہوگا۔

(۳) آدم علیہ السلام ھبوط کے بعد اپنی حیات جو مقدر تھی گزار کر طبعی موت سے بارگاہ حق میں گئے، عیسیٰ علیہ السلام بھی نزول کے بعد طبعی حیات وزندگی جو مقدر ہے، گزار کر پھر طبعی موت سے وصال پا کر حضور حق میں تشریف لے جائیں گے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ میں مدفون ہوں گے۔

(۴) حضرت آدم علیہ السلام کے آسمان سے ھبوط میں جس طرح کوئی شک وشبہ نہیں اور ھبوط کے بعد دنیاوی زندگی کا ثبوت ہے اور اس پر عالم کا وجود اور نسل انسانی کی افزائش شہادت ثبت کرتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں کوئی شک وشبہ نہیں اور نزول کے بعد کی زندگی کے ثبوت کے لئے وہ تمام واقعات اور عیسیٰ علیہ السلام سے وابستہ وہ تمام امور جن کا تذکرہ احادیث صحیحہ متواترہ میں موجود ہے، کافی وافی ہے۔

(۵) حضرت آدم علیہ السلام کے ھبوط من السماء کے بعد زمین پر ذریت آدم کی افزائش اور اولاد آدم کی کثرت وجود میں آئی اور اسی طرح ذریت آدم زمین پر پھیل گئی اور اللہ تعالیٰ کا آج تک نظام چل رہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو ذریت کی افزائش ہونی ہے وہ ہوگی اور آیت وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً کا حق تعالیٰ کا کلام حق وصداقت کے ساتھ پورا ہوگا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اہل وعیال کا وجود ظہور بھی ہوگا، انشاء اللہ، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے۔

باب دوم

احادیث سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی دسویں دلیل

حدیث نمبر(۱)عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: "وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا} [النساء: ۱۵۹](صحيح البخارى، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام ،حدیث نمبر:۳۴۴۸)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی مجھ کو قسم ہے، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک قریب ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں گے، صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو اٹھا دیں گے، مال کی کثرت ہو جائے گی اور اسے کوئی قبول نہ کرے گا، یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال، متاع سے ایک سجدہ اچھا معلوم ہوگا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل اس ارشاد نبوی کے ساتھ قرآن سے چاہتے

ہو تو یہ آیت پڑھ لو: وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ کیوں کہ اس میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں، وہ سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے، اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے"۔

اس حدیث میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ رب العزت کی قسم کھا کر حضرت عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے اترنے اور آمد کو قطعی اور حتمی اور یقین دہانی کے لئے صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، تاکہ ان کے نزول میں امت کسی قسم کے شک وشبہ میں نہ پڑے، اور نہ ہی قرآن وحدیث کے دئے ہوئے عقیدہ کے خلاف کسی بدعقیدہ جہنمی کی بات پر کان دھرے، خواہ وہ جو بھی ہو، جیسے مرزا قادیانی یا احمدی جماعت حضرت عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے نزول کا انکار کرتی ہے۔

ہم تمام مسلمانوں کا ایمانی فریضہ ہے کہ اللہ اور رسول خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایات وارشادات پر یقین کے ساتھ ایمان لائیں اور وہی عقیدہ رکھیں جو ہمارے حضور خاتم النبینن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، الغرض حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، وہ وقت ضرور آئے گا، جب تم میں اے امت محمدیہ ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام حاکم عادل، انصاف پسند اور عدل وانصاف کا رواج دینے کی حیثیت سے نازل ہوں گے، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں دین محمدی اور شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصول وضوابط سے عدل وانصاف کا فیصلہ کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت وشریعت کے مصدّق ہوں گے۔

حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہی ہوگا دین اسلام کو ثابت وقرار دینے کے لئے کہ یہ آخری شریعت ہے اور محمد رسول اللہ آخری نبی ورسول ہیں۔

۱) **صلیب توڑیں گے** یعنی نصرانیت میں جو صلیب پرستی آگئی ہے، اس کو ختم کردیں گے، نصرانیت اس موجودہ دور میں صلیب کے اردگرد گھوم رہی ہے، نصرانیوں کا ہر طبقہ صلیب

کو ہی اپنا علامتی نشان بنائے ہوا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑ کر یہ اعلان کر دیں گے کہ اب میں عیسائیت ونصرانیت دین وعقیدہ کو ختم کرتا ہوں، اس کے وجود کو مٹا تا ہوں، سابقہ دین عقیدہ کو ختم کر کے دین اسلام اور آخری شریعت کو نصرانیت وصلیب پرستی پر غالب کرتا ہوں۔

نصرانیت ایک باطل عقیدہ تھا، اور نصاریٰ نے جو بھی عقیدہ اپنایا ہوا تھا، وہ بھی ایک باطل اور نفس پرستی کا مجموعہ تھا، اس لئے صلیب کے وجود کو مٹا دیا جائے گا، اور حق پرستی اور شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی غلبہ وتسلط ہو جائے گا۔

۲) **خنزیر کو قتل کر دیں گے**، یعنی ان کے حکم سے خنزیر قتل کر دیئے جائیں گے، اس سے نصاریٰ کے اس عقیدہ کی تردید ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو عیسائی ونصرانی بھی کہہ کر یہ باور کراتے ہیں اور کرتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہیں اور خنزیر جو حرام تھا، اس کو حلال جان کر کھاتے ہیں، گویا کہ حرام خوری کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین عیسائیت ونصرانیت سے وابستہ کر رکھا ہے، بعض لوگوں کی رائے ہے کہ عیسائی ونصرانی جو خنزیر کھاتی تھی، اب جب نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اسلام قبول کر لیں گے، تو وہی لوگ اس کو حضرت کے حکم سے قتل کر دیں گے، الغرض حرام خوری موقوف ہو جائے گی۔

۳) **جنگ کا خاتمہ کر دیں گے**، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد جنگ وجدال کا خاتمہ ہو جائے گا، کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دجال کے قتل کے لئے ہوا تھا، جب دجال قتل کر دیا جائے گا تو جو یہود ونصاریٰ یا کوئی بے ایمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آئے گا، قتل کر دیا جائے گا اور جو بچے گا دامن اسلام میں داخل ہو جائے گا، جب دنیا میں صرف اور صرف دین اسلام اور مسلمان باقی رہ جائے گا، امن وامان اور ایمان پھیل جائے گا تو جنگ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہ جائے گی، اس طرح جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا۔

۴) **جزیہ ختم کریں گے**، یعنی دین اسلام اور ملت اسلام کے علاوہ کوئی دین قابل قبول نہ

ہوگا، جو قبول کرلے گا زندہ رہے گا جو قبول نہ کرے گا، قتل کر دیا جائے گا، جب صرف ایک ہی دین وملت اسلام باقی رہے گا غیر دین اسلام والا بچے گا ہی نہیں تو جزیہ بھی یکدم ختم ہوجائے گا۔

۵) **مال ودولت کی فراوانی:** حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے بعد مال ودولت کی خوب فراوانی ہوجائے گی، مال کی یہ فراوانی اور بہتات نزول عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ برکتوں کا نزول بھی ہوگا؛ کیوں کہ برکتیں ظاہر ہوتی ہیں، عدل وانصاف اور ظلم وزیادتی کو ختم کرنے سے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ عدل وانصاف عام اور تام ہوگا، کسی پر کسی بھی طرح ظلم وستم نہ ہوگا، جس کی وجہ سے زمین بھی اپنے خیرات وبرکات اور خزانے اُگل دیگی، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود مسعود سے لوگوں کے دلوں سے مال ودولت کی رغبت ومحبت اور مال کی حرص وطمع اور عدم قبولیت کا ایسا بے رغبتی کا مظاہرہ ہوگا کہ کوئی اسے قبول ہی نہ کرے گا؛ کیوں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کا مقصد ہی دجال کا قتل صلیب کا توڑنا، خنزیر کا قتل، مال ودولت کی فراوانی وغیرہ ہیں۔

ان چیزوں کا ظہور علامات قیامت میں شمار کیا گیا ہے، لہٰذا لوگوں کو قیامت کے واقع ہونے کا یقین دل میں راسخ ہوجائے گا، تو فانی اور زائل ہونے والے سے دل کون لگائے گا، اور جو مال نفع بخش ہی نہ رہا اس کا دردسر کون لے گا، سب کے دل پر قیامت کی آمد آمد کا یقین دنیا سے بے رغبتی وعدم قبولیت کا سبب بن جائے گا، اس طرح دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوجائے گی اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی برکت اور خیر کا ظہور اس طرح ہوجائے گا کہ لوگوں کی طبیعت میں ذوق عبادت واطاعت اور انابت الی اللہ کا جذبہ یکدم وافرا بھر جائے گا۔

اس لئے کہ دل پر مال کی رغبت ومحبت کی نجاست وغلاظت ذوق عبادت واطاعت اور انابت الی اللہ میں مخل اور رکاوٹ بنی ہوئی تھی، اب جب دل ہی مال کی محبت کی نجاست وغلاظت سے پاک وصاف ہوگیا تو قدرتی طور پر رجوع الی اللہ اور عبادت واطاعت کا ذوق جو قرب الٰہی اور مایۂ ایمان اور سرمایۂ ایقان ہے، اس کی طرف طبیعت مائل ہوجائے گی، ایسی

حالت میں ایک سجدہ حضور حق میں بجالانا اور بارگاہ قدس میں اپنی جبین کو زمین پر رگڑنا دنیا اور جو کچھ فانی اس میں ہے، اس سے بہتر ہوگا کہ یہ سب فانی ہیں اور سجدہ سے حاصل ہونے والا قرب الٰہی نور ایمان، غفران ورضوان کا فیضان یہ سب باقی ہی باقی ہیں، تو باقی کے حصول کے لئے ایک سجدہ تمام دنیا کے فانی سے خیر اور افضل ہو جائے گا، یا امت زہد فی الدنیا کو اختیار کرے گی، اور کیوں نہ ہو کہ لوگوں میں امر وحکم الٰہی کی رغبت ومحبت جاں گزیں اور پیوست ہو جائے گی، حدیث شریف میں دعاء آئی ہے اس کا ظہور ہو جائے گا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ أَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ دوسری دعا ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هِمَّتِیْ وَهَوَائِیْ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسْوَاسَ قَلْبِیْ ذِكْرِكَ، یہی وہ حضور خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی رحمت ہے جو امت کو بطور نعمت کے ملی تھی اور پھر برکت کا ظہور تھا، جس میں خلل وفتور آ گیا، پھر اس برکت کا ظہور نزول عیسیٰ ابن مریم سے انشاء اللہ ہو جائے گا، جس کو ہمارے حضور خاتم النبیین ﷺ نے حلفیہ اور قسم کھا کر بیان فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا آسمان سے اترنا، نازل ہونا حتمی اور یقینی ہے، جس میں رتی برابر شک وشبہ کرنے کی قطعاً گنجائش ہی نہیں، اور اسی کا نام ایمان ہے، جو خاتم النبیین ﷺ کے اس حلفیہ وضاحت وصراحت کے بعد شک کرے یا امت میں شک وشبہ داخل کرے وہ اول درجہ کا بددین، دشمن اسلام، دشمن دین وایمان، دشمن قرآن دشمن خاتم النبیین ﷺ اور کافر ہی نہیں غلیظ وبدترین کافر ہے، جیسے مرزا قادیانی یا اس کے ماننے والے، نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہ قادیانی بھی خنزیر کی طرح قتل کر دیئے جائیں گے، اور ان کو کوئی بھی بچا نہ سکے گا، ہاں آج یا کل ہماری طرح ایمان لے آئیں، اسلام کے دامن میں توبہ کے بعد سب کو وہی جگہ ملتی ہے، بلا تمیز وتفریق جو ایک مخلص صاحب ایمان کو ہے، اسلام میں وسعت بہت ہے جو اس رحمت کے سایہ میں آ جائے، منجانب اللہ قبولیت ہی قبولیت ہے، شرط ہے توحید اور عقیدۂ ختم نبوت کی صلابت اور قطعیت کے محمد رسول اللہ مکی ومدنی ﷺ کی مودت ومحبت پھر دنیا بھی جنت اور آخرت بھی جنت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں، اگر حضور خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، قرآن مجید میں دیکھنا چاہتے ہو تو قرآن مجید کی سورۂ نساء کی آیت نمبر: ۱۵۹ پڑھ لو:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ (النساء:۱۵۹)

آیت کی وضاحت

یعنی اس زمانہ کے تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق ان کی طبعی موت سے پہلے کر دیں گے کہ بے شک آپ زندہ ہیں، مرے نہ تھے اور آپ نہ تو اِلٰہ ومعبود ہیں نہ ہی اللہ تعالیٰ کے بیٹے بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان اہل کتاب کے خلاف گواہی دیں گے، جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا تھا، جیسے نصاریٰ یا جنھوں نے ان کی نبوت ورسالت کی تکذیب کی تھی، جیسے یہود یا قادیانی جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان میں حیات وزندگی کے منکر ہیں، یا نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ کے منکر ہیں، یا اپنی طرف سے ان کی موت کو کشمیر میں مانتے ہیں، یہ بھی یہود کے نقش قدم پر ہیں، قادیانیت تو یہودیت سے زیادہ نفرت کی مستحق ہے؛ کیوں کہ مسلمان یہودیت کو اسلام سے الگ ایک بدترین گمراہ اور دشمن اسلام جانتا ہے، اور قادیانیت کی سنگینیت سے مسلمان بے خبری اور بے شعوری میں پھنس جاتا ہے۔

امام مسلم کا اضافہ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عطاء کی روایت میں یہ اور اضافہ کیا ہے، جس سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی اور بھی خوبی اور صفت کا پتہ لگتا ہے، جو نزول کے بعد ظاہر ہوگی: وَلَتَذْهَبَنَّ التَّنَحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ (رواہ مسلم) اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہو جانے کے بعد لوگوں میں باہمی عداوت اور کینہ وحسد ختم ہو جائے گا۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزال ہونے کے بعد عمومی برکت اور اسلامی رحمت کے نزول کا یہ اثر ہوگا کہ لوگوں کے دل اور قلوب کی صفائی اور طہارت قلب کا یہ عالم ہوگا کہ عداوت اور نفرت کی جگہ محبت ومودت ہو جائے گی۔

جب کہ منشی غلام احمد قادیانی کی آمد سے مسلمانوں کو اس نے کفر کا فتویٰ دیا اور کنجریوں کی اولاد کہا، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی برکت ورحمت سے اہل ایمان کا سینہ کینہ سے پاک وصاف ہو جائے گا، نور ایمان اور نور قرآن قلوب میں اس قدر پیوست اور جاں گزیں ہوجائے گا کہ دل کا کھونٹ اور کدورت فیض ختم نبوت اور نزول عیسیٰ ابن مریم کی برکت سے سینہ غِل وغش سے صاف اور پاک ہوجائے گا۔

جب کہ منشی غلام احمد قادیانی کی دعوائے نبوت سے لوگوں کے دل ایمان واسلام سے کفر وارتداد کی طرف پھر گئے اور عوام جنت سے جہنم کی طرف لڑھک گئے اور آج تک قادیانیت کی نجاست وغلاظت میں عوام پھنستی جارہی ہے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧ (آل عمران:۸)

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آمد ونزول کی برکت سے اہل ایمان کے قلوب سے حسد جو ایمان کی بنیاد کو ہلا دیتا ہے، یکسر ختم ہوجائے گا، حسد میں یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس سے نعمت کے چھن جانے اور زوال کی دل میں ہوک اٹھتی ہے اور آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلنے لگتا ہے اور حاسد اپنے حسد وجلن کی آگ میں خود بے چین ہوتا ہے، جلتا رہتا ہے ہاں کسی کو نعمت میں دیکھ کر خوش ہونا اور خود کے لئے اللہ سے دعاء کرنا ممنوع نہیں یہ تو غبطہ ہے، الغرض عداوت اور کینہ اور حسد یہ امراض قلبیہ اور داخلیہ ہیں، یہ نزول عیسیٰ ابن مریم کی برکت اور فیض ختم نبوت سے قلوب سے نکل کر ختم ہوجائے گی، کیون کہ ان کا سبب دنیا اور مال کی محبت تھی، جب مال کی اتنی کثرت وبہتات ہوگی کہ کوئی قبول ہی نہ کرے گا عدل وانصاف اور ظلم وستم کے ختم ہونے سے برکتوں کا ظہور ہوجائے گا، فکر آخرت اور دنیا کی عدم ثباتی کا یقین دلوں میں ایسا غالب ہوجائے گا کہ ایک رکعت وسجدہ تمام دنیا کے مال ومتاع سے زیادہ محبوب ہوگا کہ اس کا اجر وثواب دائمی اور قرب الٰہی اور رضائے باری تعالیٰ کا ذریعہ ہے، اور دنیا اور جو کچھ بھی اس میں ہے وہ سب فانی اور مٹ جانے والا اور ساتھ نہ جانے والا ہے، یقین ہی کی قوت انسان کو حضور حق اور فکر آخرت

کے لئے آمادہ کرتی ہے اور یہی مقصد ہوتا ہے، انبیاء ورسل کی آمد کا حق تعالیٰ نے شر وفساد کو ختم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان میں رکھا ہوا ہے، تمام فواحش اور منکرات اور شہوانی وشیطانی اور نفسانی قوتوں کو دجال سے طاقت مل رہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی کے قتل کے لئے آئیں گے، جب اس کا ہی قتل ہو جائے گا، تو مرکز فساد وافساد کا ہی بیڑا غرق ہو جائے گا، اور تمام شہوانی وشیطانی طاقتوں کا بھی ربط ٹوٹ جائے گا، وجود مٹ جائے گا، اور اللہ کے بندوں میں ربانی ورحمانی اعمال وصفات پیدا ہو جائے گی۔

جب کہ مرزا قادیانی کے دجل وفریب اور کذب وافتراء سے امت اور گمراہ ہوگئی، مرزا غلام احمد خود اپنی بیٹی سے زنا کرتا تھا، جس پر شہادت خود اس کے بیٹے مرزا بشیر نے دی دیکھئے حوالہ (قادیانیت اس بازار میں: ۶۶، ۶۲، ۱۶، ۷۹، ۸۲) محمد متین خالد کی یا پھر ثبوت حاضر ہیں۔

نزول عیسیٰ ابن مریم کی حکمتیں

علمائے حق نے اس کی حکمتیں بھی بیان کیں ہیں:

(۱) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر زندہ اٹھالیا اور پھر جو امور ان نے مشیت الٰہی میں قرب قیامت مقدر ومکتوب ہیں وہ انجام دیں گے، ان میں سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہود بے یہود نے عقیدہ رکھا ہوا ہے کہ ان کو قتل کر دیا جب کہ یہ بات بے بنیاد اور محض غلط ہے **وَمَا قَتَلُوْهُ** ان کو قتل نہیں کیا گیا، وَمَا صَلَبُوْهُ نہ ہی ان کو پھانسی دی گئی، بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔ **وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ** اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے (یعنی تمہارے قتل واہلاک سے) باز رکھا۔ (مائدہ: ۱۱۰)

یہودیوں اور قادینیوں کی غلط فہمی وناکامی

سورہ مائدہ کی آیت میں پہلے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات وبینات کا ذکر ہے، بنی اسرائیل یعنی یہودی حضرت ابن مریم کے کھلے واضح معجزات اور ما فوق العادت تصرفات کو جادو کہنے لگے حق تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم سے حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اس طرح یہود کو

ان کے ناپاک مقصد میں کامیاب ہونے سے روک دیا گیا۔

یہ بات ذہن نشیں رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو احسانات کئے ہیں ان میں ایک كَفَفْتُ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ بھی ہے۔

پہلا انعام: رُوْحُ الْقُدُسِ سے مدد۔

دوسرا: تَكَلُّمْ فِي الْمَهْدِ تو ہو چکا۔

تیسرا: تَكَلُّمْ فِي الْكُهْلِ باقی ہے، جو حیات پر دلالت کرتا ہے جو نازل ہونے کے بعد ہوگا۔

چوتھا: تعلیم کتاب۔

پانچواں: تعلیم حکمت ودانائی۔

چھٹا: تعلیم تورات۔

ساتواں: تعلیم انجیل۔

آٹھواں: مٹی سے پرند بنا کر حکم الٰہی سے پھونک مار کر زندہ اڑا دینا۔

نواں: مادر زاد اندھے کو اچھا کرنا۔

دسواں: کوڑھی کو صحت مند کرنا۔

اور اللہ کے حکم سے مردہ کو زندہ کرنا یہ گیارہواں تھا۔

اور بارہواں: احسان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہوا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، وہ ہے بنی اسرائیل کے قتل وسولی سے زندہ سلامت آسمان پر اُٹھا لینا، اس لئے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ والی آیت حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بہت وضاحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے، اس لئے بھی آیت: اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ وفات آپ کو طبعی میں دوں گا، نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَآءِ کے بعد اور ابھی فوری طور پر وَرَافِعُكَ اِلَيَّ، تم کو اپنے پاس بلا لیتا ہوں، اور وَمُطَهِّرُكَ۔ اور کافروں کے کید ومکر اور قتل کے عزائم سے آپ کو پاک رکھوں گا، اور جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ وہ آسمان پر یہودیوں اور قادیانیوں کے ہر الزام وبہتان سے پاک

اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہیں، لہٰذا قادیانیوں کا یہ کہنا کہ وہ کشمیر میں فوت ہوئے اور دفن ہوئے، محض ایک بکواس اور قرآن مجید کی آیت کا انکار ہے، اور اگر مان بھی لیا جائے بقول مرزا قادیانی کے تو عیسیٰ علیہ السلام کی فوت ہونے سے مرزا قادیانی کیسے نبی بن گیا، کیا دنیا میں ایسا ہوا ہے کہ ایک کے مرنے سے دوسرا اس کا مثیل بن گیا پھر تو مرزا کو بتلانا پڑے گا کہ اس کے والد کے فوت ہونے کے بعد اس کی ماں کا مثیل شوہر اور مرزا کا باپ مثیل غلام مرتضیٰ کون تھا؟ معذرت کے ساتھ۔

الغرض نزول عیسیٰ ابن مریم کی حکمت یہ ہے کہ یہودیوں کے عقیدہ قتل مسیح کا رد ہو جائے گا، اور قادیانیوں کا جھوٹ کہ عیسیٰ کشمیر میں فوت ہو گئے اس جھوٹ کا بھی پول کھل جائے گا۔ اور اس میں ایک بڑی حکمت نور علی نور یہ پوشیدہ ہے کہ یہود تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کر سکے اور یہودیوں قادیانیوں کا قتل عیسیٰ علیہ السلام سے پورا ہو جائے گا، لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُطَهَّرٌ بھی ہیں اور مُطَهِّرٌ بھی ہیں، جن کو اللہ نے یہودیوں کے مکر و قتل سے پاک رکھا اور نزول کے بعد یہودیوں قادیانیوں سے وہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو پاک بھی کر دیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

۲) **نزول عیسیٰ ابن مریم کی دوسری حکمت:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندوں میں سے ہیں، ایک عبد و بندہ ہیں حق تعالیٰ جل مجدہ کی جانب سے اس زمین پر ان کی حیات و زندگی اور عمر کی ایک عمر متعین اور مقدر ہے جو زمین پر ہی ان کو گزارنا ہے، اور اس مدت عمر کو پورا کرنا ہے، اور ایک حیات وعمر ان کی اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان میں گزارنا ہے، ظاہر ہے کہ جو حَیَاتٌ فِی السَّمَاءِ ہے، زمین پر نہیں گزر سکتی؛ کیوں کہ ہر چیز کتاب میں لکھی ہوئی ہے، ابھی ان کی حَیَاتٌ فِی السَّمَاءِ کی زندگی گزر رہی ہے وہ زمین پر نہیں گزر سکتی۔

اور نزول کے بعد طبعی وفات تک جو زندگی مقدر ہے، اس کو پورا کرنے اور اس مدت عمر میں جو امور منجانب اللہ ان سے وابستہ ہیں، ان کو تکمیل کے لئے وہ تشریف لائیں گے، حاصل یہ کہ جب ان کی اجل اور حیات، وفات سے قریب ہوگی تو وہ تشریف لائیں گے امور انجام دیں گے اور ان کی طبعی وفات ہوگی، روضۂ اقدس میں جگہ پائیں گے، کیوں کہ جس مخلوق کی خلقت مٹی

اور تراب سے ہوئی ہو اس کی وفات بھی مٹی اور تراب پر ہوگی، اور قرآن مجید کی آیت:

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ﴿۱۵۹﴾ (النساء:١٥٩)

آیت کی رو سے عیسیٰ علیہ السلام پر اہل کتاب کا عمل ایمان باقی ہے جو نزول کے بعد ہوگا، یہ آیت حیات عیسیٰ اور نزول عیسیٰ کے بعد اہل کتاب کا ایمان، اور پھر وفات عیسیٰ علیہ السلام کی واضح دلیل ہے، تو معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی ہے، قادیانی مرزا کذاب ومفتری کا موت کی بات کہنا سراسر غلط ہے بے بنیاد ہے، عیسیٰ علیہ السلام آئندہ زمانے میں آنے والے ہیں اور موت دنیا میں نزول کے بعد ہوگی، موت کی جگہ دنیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی اس کی اطلاع دی ہے: مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى، یعنی ہم نے تم سب انسانوں کو اسی زمین سے (بواسطۂ آدم) پیدا کیا، اور اسی میں ہم تم کو (موت کے بعد) لوٹائیں گے، اور حشر کے وقت اسی سے دوبارہ ہم تم کو نکال لیں گے، اولاد آدم کی موت زمین پر ہی مقدر ہے۔

٣) **نزول عیسیٰ ابن مریم کی تیسری حکمت:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدیہ علیہا السلام کے مناقب وفضائل کو دیکھا تو اللہ رب العزت سے دعاء مانگی کہ ان کو امت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بنادے اور شامل کردے تو ان کی دعاء قبول کر لی گئی، اور ان کو زندگی وحیات کے ذریعہ آسمان پر بلا کر باقی رکھا گیا، اور آخری زمانہ میں ان کا نزول ہوگا اور بطور خلیفہ کے ان کے ذریعہ دین اسلام اور شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت اور تجدید کا کام لیا جائے گا، اور ان ہی کے نزول کے بعد دجال کا ظہور ہوگا، تو عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کر کے زمین کو پاک وصاف کر دیں گے۔

٤) **نزول عیسیٰ ابن مریم کی چوتھی حکمت:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی چوتھی حکمت یہ ہے کہ نصاریٰ میں خود عقیدہ کا فساد داخل ہوگیا ہے، کوئی ان کو الٰہ ومعبود کا مقام دیتا ہے،

کوئی ابن اللہ اللہ کا بیٹا کہتا ہے، اور کوئی ان کو تین کا ایک کہتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد نصاریٰ کی بدعقیدگی ختم کریں گے کہ ان کا ان تینوں باتوں میں سے کسی سے ادنیٰ تعلق نہیں وہ تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ اور رسول ہیں، جو ان پر ایمان لائے گا زندہ رہنے کا حقدار ہوگا جو ایمان نہ لائے گا قتل کر دیا جائے گا۔

۵) **نزول عیسیٰ ابن مریم کی پانچویں حکمت:** اوپر حکمتیں بیان ہوئی ہیں وہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سے مستفاد ہے، حدیث میں آیا ہے:

أَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ (مسند احمد: ۷۔۴۳۷)

اور میں عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہو؛ کیوں کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔

ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے خاص مناسبت اور قربت ہے کہ دونوں مقدس ومطہر ہستی کے درمیان کوئی نبی نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی بشارت سنا دی تھی اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور تصدیق کی تاکید کر دی تھی؛ اس لئے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی گیارہوں دلیل

حدیث نمبر (۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ" (صحيح البخارى، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام، **حدیث نمبر:** ۳۴۴۹، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكم بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، **حدیث نمبر:** ۲۴۴-(۱۵۵)، صحيح ابن حبان، **حدیث نمبر:** ٦٨٠٢)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے، اور اس وقت تمہارا امام تم (امت محمدیہ) ہی میں سے ہوگا''۔

بیہقی کی ایک روایت میں ہے:

"كَيْفَ أَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ اِبْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ" (الأسماء والصفات للبيهقى، حديث نمبر:٨٩٥)

''جب ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے تمہارے اندر اور اس وقت تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا''۔

اس روایت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام اور نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ اور امت محمدیہ کے امامت کی بھی تفصیل ہے، یہ ختم نبوت کا اعلیٰ معیار ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو حتمی وقطعی عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کا فراہم کردیا، اور اجماعی طور پر پوری امت اسی عقیدہ پر جمی ہوئی ہے، اور یہ حق اور صحیح اور صواب ہے، اور اسی عقیدہ میں دنیا وآخرت کی سلامتی ونجات ومغفرت منحصر ہے۔

حیات عیسیٰ ابن مریم کی بارہویں دلیل

حدیث نمبر(٣)عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: "فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ (صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكم بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم، حديث نمبر:٢٤٧-(١٥٦))

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں ایک جماعت قیامت تک حق کے غلبہ اور سربلندی کے لئے لڑتی اور برسرِ پیکار رہے گی۔

ارشاد فرمایا: (قربِ قیامت سے پہلے) عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، تو اس جماعت مسلمین کا امیر ان سے کہے گا کہ آیئے آپ نماز پڑھائیں، تو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام فرمائیں گے نہیں تم ہی میں سے بعض بعض کے امیر ہیں، (یعنی آپس میں ایک دوسرے کے امیر و امام ہیں)''

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ ایک ان ہی میں کا سب کی امامت کرتا ہے؛ لہٰذا تم ہی نماز پڑھاؤ یہ اس لئے کہ امت کا اعزاز واکرام جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے، ظاہر اور نمایاں ہوجائے گویا کہ امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام کے شرافت وکرامت کو ظاہر فرمانے کے لئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ کے بعد پہلی نماز امام مہدی کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول کے وقت امام مہدی نماز فجر کی امامت فرمائیں گے اور بعد میں نمازوں کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے؛ چوں کہ اقامت امام مہدی کی امامت کیلئے کہی جا چکی ہوگی؛ لہٰذا جس کے لئے اقامت کہی جا چکی ہوگی وہی امامت کا مستحق ہے اور افضل بھی، اس امام کے پیچھے نماز ادا کرلے جس کے لئے اقامت کہی جا چکی ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔

حاصل یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد یہ واقعہ ظاہر ہوگا جس سے حیات ابن مریم کا ثبوت ملتا ہے، اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کی دلیل فراہم ہوتی ہے اور یہی اجماع امت ہے۔

حیات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تیرہویں دلیل

حدیث نمبر (۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا" (صحيح مسلم، كتاب الحج، باب إهلال النبي صلى الله عليه وسلم وهديه، حدیث نمبر: ۲۱۶-(۱۲۵۲)

وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهِ وَلَفْظُهُ: "يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَمْحَى الصَّلِيبَ، وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ، وَيُعْطَى الْمَالُ حَتَّى لَا يُقْبَلَ، وَيَضَعُ الْخَرَاجَ، وَيَنْزِلُ الرَّوْحَاءَ، فَيَحُجُّ مِنْهَا أَوْ يَعْتَمِرُ، أَوْ يَجْمَعُهُمَا " قَالَ: وَتَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ: {وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا} [النساء:۱۵۹]، فَزَعَمَ حَنْظَلَةُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: "يُؤْمِنُ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ: عِيسَى. فَلَا أَدْرِي، هَذَا كُلُّهُ حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ شَيْءٌ قَالَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ

(مسند أحمد بن حنبل، حدیث نمبر: ۷۹۰۳)

وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ كَمَا فِى الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ وَلَفْظُهُ: لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُّقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْبِنِيَّتِهِمَا، وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِيْ حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ''، يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَىْ بَنِىْ أَخِىْ إِنْ رَأَيْتُمُوْهُ فَقُوْلُوْا: أَبُوْ هُرَيْرَه يُقْرِئُكَ السَّلَامَ" (مسلم: ۱/ ۲۳۴ کتاب الحج) واحمد: ۲/ ۲۹۰ ـ الحاکم ۲/ ۵۹۵ـ الدر المنثور: ۲/ ۲۴۵ـ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح رقم الحدیث: (۴) صفحہ: ۱۰۲)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ابن مریم فج الروحاء (یہ مقام مدینہ طیبہ اور بدر کے درمیان ہے جو مدینہ منورہ سے چھ میل پر واقع ہے اسے صرف فج اور الروحاء بھی کہتے ہیں) کے مقام پر حج یا عمرے کا یا دونوں کا تلبیہ ضرور پڑھیں گے، اور مسند احمد کی روایت میں یہ تفصیل بھی ہے

کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوکر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹا ئیں گے، نمازوں کی امامت کریں گے (نزول کے وقت کے نماز کی امامت امام مہدی کریں گے اور بعد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں گے یہاں بعد کی نمازوں کی امامت مراد ہے یاد رکھیں) اور لوگوں کو اتنا مال دیں گے کہ لیا نہ جائے گا، خراج لینا بند کر دیں گے، اور روحاء کے مقام پر بھی قیام کریں گے، اور یہیں سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے، یہ حدیث سنا کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت تلاوت فرمائی: {وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا}۔

حضرت حنظلہ (جنھوں نے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر روایت کی ہے) کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس آیت کی تفسیر میں) فرمایا تھا کہ تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان کی تصدیق کر دیں گے، اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ سب (تفسیر میں) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ ہے یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے اجتہاد سے) کہی ہے، یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں مزید تفصیل یہ ہے کہ ابن مریم حاکم عادل اور امام منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے، اور حج یا عمرے کو جاتے ہوئے مقام فج سے گزریں گے اور میری (محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) قبر مبارک پر بھی ضرور آئیں گے حتی کہ مجھے (محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سلام کریں گے اور میں (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ضرور ان کو جواب دوں گا، یہ حدیث سنا کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجو! اگر تم ان کو دیکھو تو ان سے کہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

آپ کو سلام کہا ہے''۔

کمالات ختم نبوت

سب سے پہلی بات کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ مَقَامَ فَجِّ الرَّوْحَاءِ کو بیان فرمایا، اور یہ عمل حیات ونزول کے بعد ہی ہوگا، اس لئے ان کی آمد کی قطعیت اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم نبوت وخاتمیت کا کمال ہے۔

اور اس روایت میں منجملہ اور وضاحت کے ساتھ مزید خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا کہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد پہلی نماز تو وہ اس امت کے امام مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے؛ تاکہ امت خیر کو جو منجانب اللہ شرافت وکرامت ملی ہے اس کو واضح کردیا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی اتباع کریں گے اور منہاج نبوت محمدیہ علی صاحبھا الف الف صلاۃ وسلام ہی کو نافذ کریں گے اور خود بھی اسی کی پیروی کریں گے۔

ہاں پہلی نماز کے بعد بقیہ نمازوں میں وہ امامت کے فرائض انجام دیں گے اس روایت میں اس کی وضاحت ہوگی، گویا کہ پہلی نماز کے بعد وہ امام ہوں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت میں لوگ نمازیں ادا کریں گے۔

ظاہر ہے کہ حیات فی السماء نزول من السماء اور حج وعمرہ کا احرام وتلبیہ، پہلی نماز اقتداء میں دوسری نمازیں امام کی حیثیت سے، حاکم عادل، انصاف پسند امام، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مقدس ومطہر پر حاضری اور پھر آفتاب نبوت ورسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں سلام کا پیش کرنا، اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیسیٰ ابن مریم کو جواب دینا، یہ تمام امور حیات ابن مریم کی کھلی دلیل ہے، ہاں شرط اول ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا، اگر قادیانی کی طرح کسی کو قرآن وحدیث میں شک وشبہ ہو تو اس سے اسلام کی قطعیات اور ختم نبوت کی جمالیات وکمالات پر کوئی فرق نہیں آتا، چمگادڑ کو سورج کی روشنی میں نظر نہیں آتا، تو کیا سورج کا قصور ہے۔

ذوقی نکتہ

یہاں ایک نکتہ ذہن نشیں رہے کہ ہمارا عقیدہ اور امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ہمارے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں، اور صلاۃ وسلام جو ان پر پیش کیا جاتا ہے، روبرو تو ہمارے طٰہٰ، یٰس، مزمل ومدثر، شمس وضحیٰ، قمر وھدی، احمد ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ نفس نفیس سنتے ہیں، اور سلام کرنے والے کو جواب بھی ضرور دیتے ہیں، سننے کے لئے ذوق نفیس اور طہارت طینت وقلب چاہئے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْخَاتِمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ رَدَّ سَلَامِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ يَا مُجِيْبُ

ہاں جو صلاۃ وسلام دور سے پڑھا جائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور وجناب میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان میں زندہ ہیں اور پھر آسمان سے نازل ہوں گے اور نبی ورسول برحق ہیں؛ گرچہ بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں، اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی زندہ ہیں، لہٰذا زندہ نبی عیسیٰ ابن مریم زندہ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے سلام نہ کریں گے، جب کہ ہمارے پرنور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، بہت ہی خوبصورت ارشاد فرما دیا اور غایت درجہ کی غیر معمولی قربت ومودت، یگانگت وموافقت موانست ومحبت کو واضح کرنے کے لئے ہی تو ارشاد فرمایا: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۔ واہ کیا خوب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، تو بنی اسرائیل کا آخری نبی جو خلیفہ بن کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کے لئے آیا ہے وہ بنی اسماعیل کے آخری نبی جو کائنات کا خاتم النبیین ہے، زندہ ہے اس کو سلام پیش کرے گا، اور ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو ضرور جواب دیں گے: وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ۔

میرے ایمان والے بھائیو سوچو اور ضرور سوچو! کہاں جا رہے ہو زندہ نبی کو زندہ نبی سلام کرے گا، زندہ نبی ہی جواب دے گا اور ضرور دے گا، آج بھی جواب دیتے ہیں، کل بھی جواب

دیں گے (یہ روایت امام مسلم نے کتاب الحج میں نقل کیا ہے، امام احمد اور حاکم نے نقل کیا ہے) قادیانی یہودی اس کا منکر ہے اور کچھ لوگ ہمارے حضرت کی حیات کے منکر ہیں، دونوں ہی راہ سے گمراہ ہیں، صاف اور ستھری بات ہے عیسیٰ ابن مریم اَوْلَی النَّاسِ کو اگر سلام نہ کریں گے تو کس کو کریں گے؟ اور اَوْلَی النَّاسِ سے زیادہ مستحق روئے زمین پر ہے کوئی روح اللہ، کلمۃ اللہ کے سلام کا؟ بولو بھائی؟ رب ذوالجلال کی قسم کوئی بھی نہیں۔

اولی الناس کو تو اللہ نے سلام کیا اور عرش پر کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ تم التحیات میں پڑھتے ہو، مگر بے شعوری سے کہتے ہو، اَسْتَغْفِرُ اللہَ. اُولِی النَّاسِ وہ ہے کہ اِنَّ اللہَ وَمَلَائِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کا مخاطب ہے، الغرض اَوْلَی النَّاسِ کو عیسیٰ ابن مریم کا سلام کرنا باقی ہے، یہ دلیل ہے حیات عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی اور اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ سے ارشاد ختم نبوت کی ابتداء کی ہے، جس کی حتمیت وقطعیت میں کوئی شک وشبہ نہیں، اور وَلَیَاْتِیَنَّ قَبْرِیْ حَتّٰی یُسَلِّمُ عَلَیَّ اور عیسیٰ ابن مریم ضرور میری قبر وروضہ پر آئیں گے، اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کریں گے، وَلَاَرُدَّنَّ عَلَیْهِ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور جواب دیں گے، یہ ہیں سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، اور وہ ہیں سچے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انبیاء علیہم السلام سے بدعقیدگی پر اَسْتَغْفِرُ اللہَ. ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللہَ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللہَ۔

جب کہ مردود وخبیث منشی غلام قادیانی کو حرمین جانا نصیب ہی نہ ہوا، اور بہت ہی اچھا ہوا کہ مردود کی نجاست وغلاظت سے حدود حرم کی حرمت وعظمت کو اللہ نے پاک وصاف رکھا اور اس کی بدعقیدگی کی غلاظت اس (غلام قادیانی) کو حرمین کی رحمت سے دور ہی رکھے رہی، میرا خیال ہے کہ جتنے مدعی وکذاب ودجال ہوئے ہیں یا ہوں گے، ان میں کا کوئی بھی حرم میں نہ جاسکا ہے نہ جائے گا، تحقیق تو اہل تاریخ کریں گے، یا قادیانی دجال اور دجال اکبر بھی داخل نہ ہوسکے گا، تو پھر قادیانی دجال کی اولاد کیسے جاتا، عبرت ہے، مسیلمہ قافلہ کے ساتھ گیا مگر مدینہ سے باہر ہی ٹھہرا رہا۔

حیات عیسی علیہ السلام کی چودھویں دلیل

حدیث نمبر:۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَإِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، ثُمَّ تَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ (وكذا رواه ابو داؤد وكذا فی تفسير ابن كثير :١٦/٣، وقال الحافظ ابن حجر رحمه الله عليه رواه ابو داؤد احمد باسناد صحيح: فتح الباری : ٢٥٧/٦)، (مسند أحمد بن حنبل عنه مثله، حدیث نمبر: ٩٢٧٠، قال الأرنؤوط: ''حديث صحيح''، مسند أبی داود الطيالسی بمعناه عن أبی هريرة، عبد الرحمن بن أدم ،حدیث نمبر:٢٦٩٨)

ترجمہ:''امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں، مائیں مختلف یعنی شریعتیں مختلف ہیں اور دین یعنی اصول شریعت سب کا ایک ہے، اور میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں ؛اس لئے کہ میرے اوران کے درمیان کوئی نبی نہیں، وہ نازل ہوں گے، جب ان کو دیکھوتو پہچان لینا، وہ میانہ قد ہوں گے، رنگ ان کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہوگا، ان پر دو رنگے ہوئے

کپڑے ہوں گے سر کی یہ شان ہوگی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے، اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہوگی، صلیب کو توڑیں گے جزیہ کو اٹھائیں گے، سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا، پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرنے لگیں گے، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں گے، سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے، عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے، اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی، آسمان سے نازل ہونے کے بعد قیامت سے پیشتر جب یہ تمام باتیں ظہور میں آجائیں گی تب وفات ہوگی۔

اس حدیث میں سب سے پہلی بات یہ فرمائی گئی ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام سب بھائی بھائی ہیں، جیسے ایک ہی والد کی کئی اولادیں ہوں اور مائیں مختلف ہوں، یعنی سب کا دین ایک ہی ہے یعنی توحید یعنی اللہ رب العزت کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں نہ ہی برابر اور نہ ہی ہم مثل ہے، اللہ تعالیٰ کی احدیت وصمدیت کی شان یکتا ہے اور یہی تمام انبیاء کی بعثت کا بنیادی اہم مقصد ہوتا ہے، جس کو ایک ہی والد کی اولاد سے تعبیر کیا گیا ہے، اور مائیں مختلف ہیں، یعنی اصول دین تو ایک ہی ہے اور فروعی مسائل اور شریعتوں کے احکام مختلف ہوئے ہیں، تو اصول دین کو والد سے اور فروع مسائل کو ماں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اور میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں اس لئے کہ میرے اور ان کے

درمیان کوئی نبی نہیں یعنی وہ آخری بنی اسرائیل کے نبی ہیں اور میں آخر الانبیاء ہوں، وہ زندہ اور حیات ہیں اور وہ نازل ہوں گے تو ان کی شناخت وپہنچان سن لو جس کے ذریعہ پہچان لینا کبھی کوئی خبیث ولعین مرزا قادیانی کی طرح مثیل مسیح بن کر تم لوگوں کو دھوکہ وفریب نہ دے اور تم لوگ عیسیٰ ابن مریم کی جگہ کبھی غلام احمد بن چراغ بی بی پنجابن کو مسیح کا مقام دیدو؛ لہٰذا تم ان کو پہچاننے میں غلطی نہ کرنا۔

(۱) پہلی چیز وہ نازل ہوں گے، پیدائش پہلے ہو چکی ہے، جیسا کہ سورۂ مریم میں تفصیل ہے، اور عیسیٰ ابن مریم کی پیدائش حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ونبوت سے ۷۰۰ سال پہلے ہو چکی ہے، اور ابھی وہ آسمان میں زندہ ہیں قرب قیامت سے پہلے ان کا آسمان سے نزول ہوگا نہ کہ پیدائش، ان کی علامت یہ ہوگی۔

وہ میانہ قد ہوں گے، وجیہہ ہوں گے، (مرزا قادیانی قبیح وکریہہ شکل وصورت کا تھا، نحوست کا نمونہ تھا) حضرت عیسیٰ ابن مریم کا رنگ سرخ وسفیدی کے درمیان ہوگا، (جب کہ جھوٹا مرزا مائل بہ سیاہی رنگ کا تھا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دو رنگے کپڑے ہوں گے، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ان پر دو ہلکے زرد رنگ کی چادر ہوگی۔ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ ۔ ہلکے زرد رنگ کی چادر، یہ نزول کے وقت کی علامت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پھر اگلی علامات کا تذکرہ ہے، یہ تو سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ کی علامت بتلائی گئی ہے، مگر افسوس کہ بدبخت مرزا غلام قادیانی عجیب احمق وابلہ، لعین ومردود ہے۔

۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَإِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ (مسند أحمد بن حنبل عنه مثله، حدیث نمبر: ۹۲۷۰، قال الأرنؤوط: "حديث صحيح" مسند أبی داود الطيالسی بمعناه عنه، حدیث نمبر: ۲۶۹۸)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جتنے انبیاء ہیں، سب باپ شریک بھائیوں کی طرح ہیں اور مائیں علحدہ علحدہ ہوں، اور دین ایک ہے، عیسیٰ علیہ السلام سے سب سے زیادہ نزدیک میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں، دیکھو وہ ضرور اتریں گے اور جب تم ان کو دیکھو تو فوراً پہچان لینا''۔

۱) فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَّرْبُوْعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ۔(مسند أحمد بن حنبل عنه مثله، حدیث نمبر: ۹۶۳۲، قال الأرنؤوط: "حديث صحيح") ''ان کا قد میانہ ہوگا، رنگ سرخ وسفید''۔

۲) سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ(مسند أحمد بن حنبل عنه مثله: ۳/ ۵۷۷، حدیث نمبر: ۹۶۳۲، قال الأرنؤوط: "حديث صحيح"،) ''کنگھی کئے ہوئے سیدھے سیدھے بال یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے؛ اگرچہ اس پر کہیں تری کا نام نہیں ہوگا''۔

۳) بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ (ترجمان السنۃ، رقم الحدیث: ۱۲۶۷)، (مسند أحمد بن حنبل عنه مثله، حدیث نمبر: ۹۶۳۲، قال الأرنؤوط: "حديث صحيح") ''دو گیروے رنگ کی چادریں اوڑھے ہوں گے''۔

اس حدیث میں چند اہم امور کو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے:

(۱) سب سے پہلی بات کہ تمام انبیاء علیہم السلام ایک ہی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے، ایک ہی اللہ کی احدیت، ربوبیت، صمدیت، مالکیت کا اقرار اور سبھی اپنی اپنی عبدیت کا پوری قوت سے اعلان کرتے ہیں۔

سچے انبیاء علیہم السلام کی پوری زندگی اس پر شہادت پیش کرتی ہے کہ اللہ رب العزت کی شانِ کبریائی میں کوئی ذرہ بھی نقص کا سننا پسند نہیں کرتے، اور ان کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ محض اللہ کی وحدانیت اور ربوبیت وکبریائی کو انسانی قلوب وضمیر میں پیوست کر دیا جائے۔

(۲) دوسری اہم بات اس حدیث میں یہ بتلادی گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں، نہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے اور نہ ہی عیسیٰ ابن مریم کے نازل ہونے سے پہلے تا قیامت اور یہ بات اتنی اہم اور غیر معمولی ضروری تھی کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ذہن نشیں کرنے کے لئے فرمایا کہ أَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ۔عیسیٰ علیہ السلام سے سب سے قربت اور نزدیکی اور اتصال ہے کہ دوسرے کسی کی درمیان میں قطعاً گنجائش اور جگہ ہی نہیں، وہ بنی اسرائیل کے آخری نبی اور میں خاتم الانبیاء ہم دونوں میں ایک دوسرے سے اولیت کی قربت ومعیت ہے۔

یہ بات ہی اہم نکتہ ہے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور یقین جانئے یہ محاسن ختم نبوت کا اعجاز ہے، کیوں کہ کذّابین اور دجّالین کا آنا بھی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما چکے ہیں، جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے پہلے ظاہر ہوں گے، اور ضرور ظاہر ہوں گے، کتنے لعین ظاہر ہو چکے اور نہ معلوم کتنے لعین ظاہر ہونے باقی ہیں، جو جھوٹی اور جعلی نبوت کا دعویٰ کریں گے، مسیح بنیں گے، جب کہ سب کے سب جھوٹے اور جعلی ہوں گے، ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کی جڑ ہی کاٹ دی کہ سنو! عیسیٰ علیہ السلام اور میرے درمیان جس طرح اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا، اور جس نے بھی میری بعثت سے پہلے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان نبوت کا دعویٰ کیا اول نمبر کا جھوٹا تھا، اب میری آمد اور بعثت کے بعد قیامت سے قبل عیسیٰ ابن مریم کے نازل ہونے تک درمیان میں کوئی نبی نہیں، جو بھی دعویٰ کرے گا وہ اول نمبر کا جھوٹا اور کذاب ہی ہوگا، اور میں عیسیٰ ابن مریم سے سب سے زیادہ نزدیک ہوں؛ لہٰذا اس امت پر وہ ایک بڑی مصیبت کے وقت دوبارہ تشریف لائیں گے اس کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں، دیکھو وہ ضرور اتریں گے یہ بات بہت ہی اصولی اور فطری ہے کہ نبی پر امت کی نگرانی اور ہر طرح کی نگہبانی منجانب اللہ رہتی ہے، اور ہوتی ہے، جب کہ نبی وہاں موجود ہو، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت موجود ہے اور بنی اسرائیل کا نبی ہمارے نبی خاتم کے قریب ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر ایک بڑی

مصیبت دجال کا فتنہ جو اصلاً یہودی ہے اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی مسلحہ ہوں گے، اس مصیبت اور فتنہ کے وقت حضور ﷺ کی امت کی ہمدردی کا فرض سب سے پہلے بنی اسرائیل کے نبی پر ہی عائد ہوتا ہے؛ کیوں کہ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے قریب ہیں۔

دوسری ایک وجہ اور بھی ذہن میں آتی ہے کے ہر نبی کا فریضہ ہے کہ اپنے عہد ودور میں عقیدہ کی نجاست وغلاظت کو آنے والے نبی کے لئے صاف وشفاف کردے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجیل لائے تھے، اور تورات منسوخ ہوگئی تھی، اور حکم الٰہی انجیل تھا؛ مگر یہود بے بہود اپنی خباثت ونجاست سے باز نہ آئے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ ہی مختلف شرارتوں اور بہتان تراشیوں میں منہمک ہوکر، روح اللہ اور ان کی کتاب انجیل کی مخالفت کرنی شروع کردی حتی کہ ان کو ختم وقتل کرنے کی گندی تدبیر کی، اللہ تعالیٰ ان کو یہود کے مکروفریب سے بچالیا اور آسمان پر زندہ اٹھالیا، اب ان یہود کو اِس کی سزا تو ملنی چاہیئے، جو روح اللہ کے ساتھ کی تھی۔

اگر یہ سزا ہمارے حضور پرنور خاتم النبیین ﷺ دیتے تو دنیا کہتی دیکھو تم تو رحمۃ للعالمین کہتے ہو اور تمام یہودیوں کا قتل کرادیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور ﷺ کی رحمت والی تلوار کو یہودیوں کے ناپاک خون سے پاک رکھا اور یہودیت کی نجاست اور غلاظت کا صفایا روح اللہ کے ہاتھ مقدر کردیا اور درحقیقت یہ ذمہ داری بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی ہی تھی، جو اس وقت پوری نہ ہوئی تو اب سہی۔

اس طرح یہودیوں کو سزا بھی ان کے کرتوت کی مل جائے گی، اور امت پر جو یہودیت اور دجالیت کی مصیبت آگئی تھی، اس سے نجات بھی مل جائے گی، اس طرح تمام امور انجام پذیر ہوجائیں گے، حضور ﷺ نے اسی کو فرمایا: وانہ نازل۔ وہ ضرور اتریں گے، پھر مزید وضاحت فرمادی کہ آنے والے سچے مسیح علیہ السلام کو جب تم دیکھو تو فورا پہچان لینا، ان کا قد میانہ ہوگا، رنگ سرخ وسفید، کنگھی کئے ہوئے، سیدھے سیدھے بال، یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے، اگرچہ اس پر کہیں تری کا نام نہ ہوگا، دو گیروے رنگ کی چادریں اوڑھے ہوں گے، الغرض ہمارے حضور خاتم النبیین ﷺ نے ان کی تمام ملکی نظافت وطہارت اور حلیہ مبارک کا تذکرہ فرمادیا ہے،

اوراسی پر بس نہیں وہ تمام امور و کارنامے اور ایسی روشن برکات کا بھی تذکرہ فرما دیا ہے، جن کے بعدان کی شناخت مین کوئی ادنیٰ تردد نہیں ہوسکتا، اور نہ ہے، اگر حضور خاتم النبیین ﷺ کی نبوت ورسالت پر ایمان وایقان ہے تو وہ واضح اور روشن موجود ہے اس میں کسی بھی طرح کا کوئی شک وشبہ نہیں؛ لیکن اگر کسی نفس پرست اور گمراہ کو اپنے ہی من گھڑت باطل خیالات اور فاسد بے بنیاد باتوں پر ایمان لانا ہے تو وہ یہود کی راہ اختیار کرکے جن کے پاس حضور خاتم النبیین ﷺ کی تمام علامات ان کی کتابوں میں موجود تھیں، حتیٰ کہ نام ونسب اور شکل وشمائل کھول کھول کر بیان کی گئی تھیں، مگر یہود نے ان سب کی تاویلیں کر کے خاتم النبیین ﷺ کی نبوت وخاتمیت کا انکار کرتے رہے، یہی حال قادیانی کا ہے، حضرت مسیح علیہ السلام کی تمام علامتیں احادیث متواترہ میں سینکڑوں موجود ہیں، مگر مرزا قادیانی کو یہود کی طرح ماننا تو نہیں ہے، تو احادیث کی تاویلیں کرکر کے انکار کا راستہ اختیار کرتا ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ‌ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ﴿۸۹﴾ (البقرة:۸۹)

مرزا غلام قادیانی کا اعتراف وانحراف

مرزا لعین شروع میں نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا قائل تھا تقریباً پچاس سال تک پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نُزُوۡلٌ مِّنَ السَّمَآءِ کا منکر ہوگیا (آگے اس کے تضاد میں مع حوالہ آرہا ہے) جس زمانے میں نُزُوۡلٌ مِّنَ السَّمَآءِ کا منکر رہا پھر بھی نزول کا اقرار کرتا ہے اپنے موہوم لعنتی عقیدہ کو ثابت کرنے کی غرض سے، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا اعتراف بھی کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر میں موت سے، نُزُوۡلٌ مِّنَ السَّمَآءِ سے انحراف بھی، اور مثیل مسیح بنتا ہے، لعنت و پھٹکار ہو مثیل کا عقیدہ گھرنے والے اور اس عقیدہ کو پھیلانے والے پر۔

مرزا لعین دعوائے نبوت سے پہلے اگرچہ نبی نہیں بنا تھا، لیکن مجدد اور مُحدَّث اور مُلہَم من اللہ تو بن چکا تھا، اور اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں، حضرت مسیح بن مریم کی حیات اور دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا اعلان فرما رہے تھے۔ (براہین احمدیہ چہار حصص: ۴۹۹، روحانی خزائن: ۵۹۳، جلد:۱)

مرزا قادیانی کی حماقت وسفاہت کا نمونہ

''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا، تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی، تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں، ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی، یعنی مراق اور کثرت بول'' (ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ء (ملفوظات: ۸/ ۴۴۵)

ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے شناخت و پہنچان کی علامت بتلائی کہ وہ جب آسمان سے اتریں گے تو دو زرد چادر ان کے جسم مبارک پر ہوگی، اب دیکھئے اس بدبخت کی بدبختی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی آسمان سے اترنے کا یہاں اقرار کر رہا ہے اور اپنے ملحدانہ اور گمراہانہ عقیدہ کو حدیث سے گڑھ رہا ہے، کہ زرد چادر سے مراد اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ دو بیماری ہے، مراق اور کثرت بول۔ کیا مرزا بھی آسمان سے اترا تھا یا پیدا ہوا تھا؟

حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترتے وقت کی علامت کو اس لعین نے دو بیماری کہہ دی، مراق، اور کثرت بول، کو اس تحریر کو لکھتے وقت اس پر اللہ کا غضب نازل نہ ہوا کہ اللہ حلیم ہے۔

چادریں دو اور بیماریاں چھ سات

میں ایک دائم المرض آدمی ہوں، اور دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا، وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں، جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے رو سے دو بیماریاں ہیں، سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد، اور دوران سر، اور کمی خواب، اور تشنج دل، کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے، اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابطیس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا

اوقات سوسو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں، وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں (اربعین نمبر: ۴، رخ: ۱۷، صفحات ۴۷۰، ۴۷۱)

اللہ اکبر کبیراً اللہ تعالیٰ نے جھوٹے کذاب کو جو مثیل مسیح بننے کی سازش رچائی دنیا میں ہی دکھلا دیا کہ کہ عذاب وعقاب میں پھنسا دیا پھر بھی بد بخت کو عبرت نہ ہوئی اس کا بیٹا لکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود (نقلی وجعلی) کو اپنی وفات سے قبل سالہا سال اسہال کا عارضہ رہا تھا، چنانچہ حضور اسی مرض میں فوت ہوئے (سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ: ۳۴۴، روایت نمبر: ۳۷۹) مرزا کو مبارک ہو، مراق، مالیخولیا کی ایک قسم ہے، جس کو مراق کہتے ہیں، جس کا اقرار مرزا نے خود ہی کیا ہے۔

> ''مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب میں موروثی نہ تھا، بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا، اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا''۔ (از رسالہ ریویو قادیان: ۱۰/ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶)

خرابیٔ حافظہ کا اقرار

> مکرمی اخویم سلمہ میرا حافظہ بہت خراب ہے، اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں.......... حافظہ کی یہ ابتری (یعنی بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا'' خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳/ صفحہ: ۲۱،)

الحاصل اور آخری بات

بات حدیث رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چل رہی تھی، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دو ہلکی زرد چادر کی جس کو بد بخت مرزا نے بیماری سے تعبیر کر دی، گویا کہ یہ بد بخت یہ کہنا چاہتا ہے کہ حدیث میں آنے والے مسیح عیسیٰ علیہ السلام دو بیماری کے ساتھ نازل ہوں گے، اَستَغفِرُ اللہَ، یعنی نعوذ باللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ جس مسیح عیسیٰ ابن مریم نے آنا ہے وہ دن میں سوسو بار پیشاب کرے گا، مراقی ہوگا، دستوں کا مریض ہوگا؟۔

ہمارے خیال میں مرزا قادیانی کی اصل بیماری اس کے سر میں تھی، ثبوت خود مرزا قادیانی اس کے بیٹے کی زبانی۔

ثبوت مرزا قادیانی اور بیٹے کی زبانی

''مراق مرگی اور ہسیٹر یا کے دورے، مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں، ایک شدید دردسر جس سے میں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا، اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے، اور یہ مرض تقریباً پچیس برس تک دامن گیر رہی، اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہوگیا، اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے'' (حقیقۃ الوحی رخ: ۲۲ ۔صفحہ: ۳۷۶)

آگے مرزا بشیر لکھتا ہے:

ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا کہ مجھے ہیسٹر یا ہے، بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ (سیرۃ المھدی حصہ دوم صفحہ: ۳۴۰ ۔ روایت نمبر ۳۷۲، نیا ایڈیشن)

قارئین دو چادر کی جگہ اس کو کتنے سارے اللہ تعالیٰ نے خبیث مرض میں مبتلا کر دیا خود ہی دائم المرض ہونے کا اقرار کیا اور بتایا کہ ہمیشہ سر درد، دوران سر، کمی خواب، تشنج دل، ذیابطیش، سوسو باردن میں پیشاب، مراق و مالی خولیا، اسہال، حافظہ کی خرابی، ہشٹیر یا، نامرد۔

اتنے سارے خبیث امراض لاحق تھے؛ لیکن دوسری طرف اس نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے خدا کا وعدہ جو وفا نہ ہوا

اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔ (ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ رخ: ۱۷ صفحہ: ۴۴)

حالت مردمی کالعدم:

نصرت جہاں کے ساتھ جب اس کی دوسری شادی ہوئی تو اپنی صحت کا نقشہ یوں کھینچتا ہے۔

ایک ابتلاء مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابطیش اور درد سر مع دوران سر، قدیم سے میرے شامل حال تھیں، جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا؛ اس لئے میری حالت مردمی کالعدم تھی اور پیرانہ سالی کے رنگ میں میری زندگی تھی اس لئے میری اس شادی پر میرے بعض دوستوں نے افسوس کیا۔ (تریاق القلوب: رخ: ۱۵، صفحہ: ۲۰۳)

مرزا قادیانی نے حکیم نورالدین بھیروی کے نام اپنے ایک خط میں اس شادی کے وقت اپنی حالت یوں بیان کی: جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یہی یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ (مکتوبات احمد جلد دوم: صفحہ: ۷۲، مکتوب نمبر: ۱۵، بنام حکیم نورالدین بھیروی)

اللہ تعالیٰ نے جھوٹے کذاب کو جو جعلی ونقلی مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اسے ذلت اور رسوائی کے مرض میں مبتلا کر دیا پھر بھی عبرت نہیں، نہ معلوم اس مدت میں اس کی بیوی سے بچے ہوئے یا نہیں اگر ہوئے تو وہ بھی حکیم نورالدین کی اعانت سے ہوئے یا پھر اس کی زوجہ جام عشق کا کرشمہ کہیے، کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے، اَسْتَغْفِرُ اللہَ۔ اچھی چادر ملی مبارک ہو قادیانیوں کو وَسَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ کی چادر بھی ضرور ملی ہوگی، نار وسقر میں۔

آسمان سے اترتے وقت جمالِ عیسیٰ علیہ السلام کی شان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے وقت ان کے سر مبارک کی یہ شان ہوگی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے، جب سر مبارک جھکائیں گے تو اس سے پانی کے قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے ایسے قطرے گریں گے جو چاندی کے دانوں کی طرح چمکدار اور موتیوں کی طرح سفید ہوں گے، یہ سب صفاتِ حسن وجمال اور نظافت ونظارت یعنی اعلیٰ درجہ کی دیدہ زیب خوبصورتی اور خوبیوں کی طرف اشارہ ہے جو حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا

کی تھیں اور وہ انہیں کمالات کے اعلیٰ معیار پر نازل ہوں گے، اور دو زرد چادر سے بھی کپڑے کے حسن وجمال کی طرف اشارہ ہے، نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس حال میں دنیا سے اٹھائے گئے تھے اسی کیفیت وحال میں نازل ہوں گے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا تھا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے تو اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں میں فرمایا تم میں سے کون اس کام کے لئے تیار ہے کہ اُس پر میری شباہت ڈال دی جائے اور وہ میری جگہ قتل کر دیا جائے گا، اور اس کو میرے ساتھ آخرت وجنت میں رکھا جائے گا، یہ سنتے ہی ایک نوجوان تیار ہو گیا، اور کہا میں تیار ہوں، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اچھا وہ خوش نصیب تو ہے؟ بس فوراً اس نوجوان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے چھت میں روشن دان کھول کر آسمان پر اٹھا لیا، یعینی جس مکان میں یہ گفتگو ہو رہی تھی اس سے آسمان پر اٹھا لیا، لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اٹھایا گیا تھا تو ان کے سر مبارک سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے، آسمان سے نازل ہوتے وقت بھی سر مبارک سے پانی ٹپک رہے ہوں گے۔

یہ بھی حیات ابن مریم کی دلیل ہے؛ کیوں کہ ابھی وہ جس عالم میں ہیں، وہ عالم تمام تر حقیقت وصداقت کا عالم ہے، وہاں کسی چیز میں فنا نہیں ہے، **وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** جس کیفیت میں اٹھائے گئے حق تعالیٰ کی کمال قدرت کی یہ بہت ہی عظیم حقیقت وصداقت کا اظہار ہے کہ وہ پانی کے قطرات بھی فنا نہیں ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام پر موت اور سولی کا عقیدہ سراسر باطل اور خلاف حقیقت تصور وخیال ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس صفت میں اٹھائے گئے اس پر فنا نہیں آیا تو ذات پر بدرجۂ اولیٰ فنا نہیں آیا، یہ قدرت کی عظیم شہادت ہوگی بدعقیدوں یہودیوں اور قادیانیوں کے خلاف کیوں کہ صفات کا باقی رہنا قوی ومضبوط دلیل ہے کہ ذات (پر موت وفنا قتل وسولی کا عقیدہ تمام تر غلط ہے اور ذات) بھی باقی وحیات سے متصف ہے۔

اور یہی ہمارا اور تمام اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے، پانی کے وہ قطرات جو حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے جسدِ اطہر پر باقی تھے، وہ آج بھی ان پر موجود ہیں؛ کیوں کہ وہ عالم بقا میں ہیں، جہاں فنا نہیں، پھر دنیاوی پانی کا جو مقدار ان کے جسم مبارک پر تھا وہ عالم حقیقت میں کیوں گرے گا، اس کی جگہ وہ عالم نہیں یہ عالم ہے؛ لہٰذا جیسے ہی وہ اس عالم میں آئیں گے، گرنا شروع ہو جائے گا، اور یہی اس کی جگہ و مقام ہے۔

بعینہ اسی طرح کہ موت کا مقام دنیا ہے آخرت نہیں، وہاں کوئی نہیں مرے گا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی بھی اس دنیا میں ولادت ہوئی اور وہ اپنی بقیہ زندگی موت طبعی سے پہلے یہیں آسمان سے اترنے کے بعد پوری کریں گے، اور پھر كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ کا مرحلہ آئے گا، اور اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ کا ظہور ہوگا، یہاں اللہ تعالیٰ نے یہی تو کہا ہے کہ اے عیسیٰ! وفات آپ کو میں دوں گا، دنیا میں کوئی آپ کو کسی بھی تدبیر سے موت کے مرحلہ سے گزار کر وفات نہیں دے سکتا؛ کیوں کہ آپ لوگوں کے درمیان وجیہہ ہیں اور آپ کا خالق و مالک جس نے آپ کو وجاہت دی ہے، وہ کسی انسان و بشر کو قدرت ہی نہ دے گا کہ آپ کی وفات کا سبب ہو جائے، یہ محض میرے دست قدرت میں ہے اور میں ہی مُتَوَفِّیْكَ کا عمل کروں گا۔

حاصل گفتگو

زرد چادر لگتا ہے اشارہ ہے اختتام عالم کا، جیسے سگنل پر لال بتی جلنے سے پہلے پیلی بتی جل جاتی ہے کہ ہوشیار، راستہ بند ہونے والا ہے، نزول عیسیٰ ابن مریم پر عالم کو بتلا دیا جائے گا کہ اب نظام عالم ختم ہو کر یعنی دنیا فنا ہو کر اب عالم بقاء و آخرت شروع ہونے والا ہے واللہ اعلم۔ وِاِنْ لَّمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ؛ اگر چہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہوگی، اس جملہ نے ہر طرح کے شکوک وشبہات کو مٹا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سر مبارک سے جو پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوں گے، ان کا تعلق پچھلی زندگئ حیات کے پانی سے ہوگی اترنے کے بعد ان قطرات کا تعلق نئے دنیاوی کسی تری سے نہیں ہوگی، جس کی تفصیل آپ نے پڑھ لی۔ واللہ اعلم۔

صلیب توڑ دیا جائے گا، یعنی عقیدہ کی تطہیر ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کی احدیت و ربوبیت اور الوہیت وصمدیت کا غلبہ وظہور کر دیا جائے گا باطل تمام عقائد و رسوم اور توہمات وتخیلات کو مٹا دیا

جائے گا، عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اترنے کے بعد بدعقیدگی اور غیر اسلامی تمام تمدن وثقافت، اوہام اور بت پرستی کی نجاست سے یکسر عالم کو پاک وصاف کردیں گے، صلیب توڑنے سے اسی طہارت کی طرف اشارہ ہے، یعنی عقیدہ کی طہارت عالم کے تمام باشندوں کو میسر ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

خنزیر قتل کروا دیئے جائیں گے: ان کے حکم سے اس حرام جانور کے وجود سے اللہ تعالیٰ کی زمین پاک وصاف کر دی جائے گی؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا پاک دین ماننے والے پاک مومن ومسلمان رہیں گے، غیر اسلام وایمان والے ختم ہو جائیں گے، یا تو وہ اسلام کا کلمہ اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کر کے اسلام کے سلامتی وامن میں پناہ وامان لے لیں گے یا پھر اپنی زندگی اور جینے کے حق کو ختم کر کے مٹا دیئے جائیں گے۔

لہٰذا عقیدہ کی طہارت صلیب توڑنے اور ماکولات یعنی کھانا طیبات ہی ہوگا خنزیر کے قتل سے واضح ہو جائے گا قرآن کا حکم ہو: كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، نافذ ہو جائے گا، خنزیر کے قتل سے كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ کا غلبہ اور عملی ظہور ہو جائے گا؛ کیوں کہ محرمات میں خنزیر نجس عین ہے، اس کا وجود ہی مٹ جائے گا، پچھلے اوراق میں اس کی وضاحت ہو چکی ہے، الغرض زمین عقیدہ کی نجاست سے اور حرام خوری کی دنائت سے پاک وصاف ہو جائے گی، اور یہی دو چیزیں ایک مومن کی ایمانی قوت کو مضمحل کرتی ہیں، جن کا خاتمہ ہو جائے گا، اور خیر وبرکت کا نزول عیسیٰ ابن مریم سے ظہور ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد تمام انسانوں کو دین اسلام کی دعوت دیں گے اور دین اسلام کی طرف بلائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو نیست ونابود کر دیں گے، تفصیل وہی ہے جو ابھی گزری کہ جو دین اسلام کو قبول کرلے گا وہ زندہ رہنے کا حقدار ہوگا اور جو دین اسلام کو قبول نہیں کرے گا وہ حیات کی نعمت سے محروم کر دیا جائے گا، اور اس طرح صرف اور صرف مذہب اسلام جو آخری اور ابدی دین حنیف اور حق وصداقت کا ربانی والٰہی پیغام ہے، اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ۔ کا عملی اور وجودی غلبہ وتسلط

ہوجائے گا، اور تمام ہی ادیان و مذاہب اسلام کے وجود سے معدوم ہوجائیں گے، اور اس کی شکل وہی ہوگی جو پہلے گذر چکی ہے۔ واللہ اعلم۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کے بعد مسیح دجال کا قتل ہوگا، یعنی تمام دجالی قوتیں اور شیطانی وشہوانی طاقتیں دجال کے قتل سے دم توڑ دیں گی؛ کیوں کہ ان کا مرکز ہی فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا، تو اس سے جڑی ہوئی طاغوتی طاقتوں کا بھی زوال ابدی وحتمی طور پر مٹنا شروع ہوجائے گا۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی آسمان سے اترنے کے بعد تمام روئے زمین پر ایسا امن وامان کا ظہور ہوگا کہ درندے اور پھاڑ کھانے والے جانداروں میں بھی درندگی نہ رہے گی۔

(الف) شیر اونٹ کے ساتھ رہیں گے آپس کی دہشت وخوف نہ رہے گی۔

(ب) اور چیتے گائے کے ساتھ رہیں گے ایک دوسرے سے مانوس ہوں گے۔

(ج) اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ رہیں گے کھیلیں گے یعنی درندہ جانور کی آج جو خوف ضعیف جانوروں میں پائی جاتی ہے اور ایک شیر یا چیتا یا بھیڑیا کو دیکھتے ہی دوسرے جانور خوف وہراس اور جان کی سلامتی وعافیت کے لئے بھاگتے ہیں، تاکہ درندوں کے حملہ اور نظروں سے اوجھل رہیں، حضرت عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے اترنے کے بعد ان کے ساتھ جو اللہ کی سلامتی وبرکت ہے، اس کا اثر جنگلوں کے جانور پر بھی یہ ہوگا کہ آپس میں مانوس ہوجائیں گے، خوف کی جگہ تانیس وتالیف ہوجائے گی، الغرض تعدی وظلم کی جگہ عدل وامن کا ماحول ہوگا۔

(د) سانپ کے ساتھ بچے کھیلیں گے جب کہ سانپ کی عادت ہے کہ ذرہ برابر بھی چوکتا نہیں کہ اپنا کرتب دکھلا دیتا ہے اور اپنے زہر آلود مادہ سے اگلے کو مسموم کر کے راہ فرار اختیار کرلیتا ہے، حضرت ابن مریم علیہ السلام کی سلامتی وبرکت اس زہریلے دابۃ الارض پر بھی نمایاں ہوگی، کہ بچے اب اس سے کھیلیں گے اور وہ بچوں کو نقصان نہ پہنچائے گا، یلعب کا

لفظ بہت ہی معنیٰ خیز ہے کہ بچے اپنا دل اس زندہ کھلونے سے بہلائیں گے اور سانپ بھی بچوں کے لئے کھلونا بنا رہے گا۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام آسمان سے اترنے کے بعد زمین پر چالیس سال قیام فرمائیں گے، جب آسمان پر اللہ تعالیٰ نے بلایا تھا اس وقت ان کی عمر صحیح یہ ہے کہ ۳۳/سال تھی (وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ) جب وہ آسمان سے تشریف لائیں گے تو جتنے امور اسلام ان سے وابستہ ہیں، وہ تمام کو کمال تک پہنچا دیں گے، جس کی تفصیل احادیث متواترہ صحیح میں موجود ہے، اور اس موضوع پر مختصر و مفصل اکابر علماء کی تقریباً ہر زبانوں میں کتابیں چھپی ہوئی ہیں، جب اللہ رب العزت ان سے وہ تمام امور کو تکمیل تک پہنچوا دیں گے پھر ان کی طبعی وفات ہوگی جس کو قرآن مجید میں (اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ) یعنی آپ کو وفات وموت میں دوں گا، ان کی وفات ہوگی اور اہل ایمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے ایک روایت میں: وَيَدْفِنُوْنَه کا لفظ بھی ہے۔

اور پھر ان کو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ میں سپرد جوار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر دیا جائے گا۔

مرزا خبیث کی خباثت

مرزا خبیث کس قدر بد بخت و بد دین تھا کہ پوری حدیث میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامتیں نازل ہونے کے بعد کی ہیں، ان سب کو چھوڑ کر دو زرد چادر والی علامت کو اپنے عذاب وعقاب اور خبیث مرض سے جوڑ دیا۔

چلو ایک لمحہ کے لئے کوئی اس بد بخت وخبیث سے پوچھے کہ اے لعین، نبی کے علامتی نشان کو کسی خوبی سے جوڑ لیتا، تو پھر بھی بات رہ جاتی جب کہ وہ بھی غلط ہی ہوتا، تم نے تو اپنی خبیث ولعین نجاست وغلاظت کی حد بھی توڑ دی کہ عیسیٰ ابن مریم کی زرد چادر کو اپنے خبیث امراض مراق، ہسٹیرا، اسہال، تشنج، سر درد، نامردی، دوران سر اور کثرت پیشاب سے وابستہ کر دیا، مرزائیوں قادیانیوں سے بہت ہی ادب کے ساتھ سوال ہے کہ کیا مرزا قادیانی کی جھوٹی ونقلی اور جعلی نبوت کی دلیل اس سے بھی قوی اور کوئی دلیل ہو تو ضرور بتلائیں، مبارک ہو قادیانیوں کو کثرت پیشاب اور پائخانہ کے راستے سے خون آنے والا قادیان کا جعلی ونقلی جھوٹا نبی۔

ایک مرتبہ قولنج زحیری سے سخت بیمار رہا اور سولہ 16 دن پاخانے کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا، جو بیان سے باہر ہے۔ (حقیقۃ الوحی رخ: ۲۲۔صفحہ: ۲۴۶)

جھوٹے کی دلیل اگر پیشاب پائخانہ، نامردی، مراق ہسٹیریا، قولنج، دوران سر، دردسر، اسہال اگر نہ ہوگی تو پھر کیا ہوگی، یہی بہت ہے کہ آگے کے راسے سے پیشاب اور پیچھے کے راستہ سے خون سر میں چکر اور قلب میں تشنج رات میں کم خوابی، واہ مبارک ہو قادیان کے دہقان منشی غلام قایانی کو بیماریوں کی چادر اور اب بھی میرا ایمان ویقین ہے کہ جہنم میں بھی چادر ملی ہوگی۔ وَسَرَابِيْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشٰى وُجُوْهُهُمُ النَّارَ۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی پندرھویں دلیل

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ أَنَّ عِيْسٰى لَمْ يَمُتْ وَأَنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(اخرجه ابن کثیر فی تفسیر اٰل عمران صفحہ:۲۲۰۔جلد:۲)

ترجمہ: ''امام حسن بصری سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود سے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے وہ قیامت کے قریب ضرور لوٹ کر آئیں گے''۔

اس حدیث میں راجع کا لفظ صراحۃً موجود ہے، جس کے معنیٰ واپس آنے والے کے ہیں، محاورۃً یہ لفظ اسی وقت استعمال ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسری جگہ گیا ہوا اور پھر وہاں سے واپس آئے۔

محاسن ختم نبوت، قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی

اس روایت میں ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو باخبر کر دیا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم جو كَلِمَةُ اللهِ، رُوحُ اللهِ، وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ہیں، قیامت سے پہلے ان کی واپسی ہوگی، ان کو اللہ تعالیٰ نے بلایا ہوا ہے تو ان کی واپسی بھی ضرور ہوگی، اور وہ مرے نہیں، وفات بھی نہیں ہوئی، جیسا کہ یہودی اور قادیانی کہتے ہیں، سوچنے اور ایمان ویقین کی بات ہے کہ جب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ وہ قیامت سے پہلے واپس آئیں گے، تو بقول یہودی اور ان کے پیروکار یہودی کی اولاد قادیانی کے اگر مر گئے ہوتے تو پھر واپسی کی بات تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے، اور یہ اسی عیسیٰ علیہ السلام کی بات ہو رہی ہے، جن کو یہودیوں نے قتل یا سولی دینے کا مجرمانہ عمل سوچا تھا، اس لئے ہمارے نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صراحت کے ساتھ وضاحت کر دی کہ وہ مرے نہیں زندہ ہیں، اور واپس آئیں گے، قادیانی کا کہنا یہودی کی طرح بے بنیاد غلط ہے، یہی تو فرق ہے قادیانیت و یہودیت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مانتی ہے اور اہل سنت والجماعت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر ایمان و یقین رکھتی ہے کہ جو عیسیٰ آسمان پر بلائے گئے وہ اتریں گے بھی اور وہ زندہ ہیں ہمارا ایمان و یقین ہے، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ نبوتِ خاتمیت پر۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی سولہویں دلیل

(حدیث نمبر:۷) امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات صفحہ:۳۰۱ میں فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ(انتھی)(صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام، حدیث نمبر: ۳۴۴۹)

ترجمہ: ’’ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا کہ جب عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا، اور اسناد اس روایت کی صحیح ہیں‘‘۔

وأخرج أبو الشيخ عن ابن عباس{إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ} يقول: عبيدك قد استوجبوا العذاب بمقالتهم {وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ} أي من تركت منهم ومد في عمره حتى أهبط

من السماء إلى الأرض يقتل الدجال فنزلوا عن مقالتهم ووحدوك وأقروا إنا عبيد (الدر المنثور في التفسير بالمأثور: ۲۴۱/۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت فان تعذبهم الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے یعنی ان لوگوں کو جن کو تو باقی رکھے؛ کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عمر دراز کر دی گی ہے، یہاں تک کہ جب وہ آسمان سے زمین پر اتریں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے تو جو باقی ماندہ اپنے مشرکانہ عقیدے سے باز آ کر تیری وحدانیت کے قائل ہو جائیں اور یہ اقرار بھی کر لیں کہ میں تیرا ایک بندہ ہی ہوں تو تو قادر اور حکمت والا ہے۔

وعنه قال لما أراد الله أن يرفع عيسىٰ الى السماء خرج إلى أصحابه وفى بيته اثنا عشر رجلا من الحواريين فخرج عليهم من غير البيت ورأسه يقطر ماء (الدر المنثور:۲۳۸/۲،ترجمان رقم:۱۲۶۵)

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو وہ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اس وقت گھر میں صرف بارہ شخص موجود تھے، اور وہ گھر کے دروازہ کے بجائے روشن دان سے تشریف لے گئے اور اس وقت ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

حدیث میں آسمان کا تذکرہ ایک حقیقت ہے، حدیث میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، ہر چند کہ آسمان کے لفظ کی ان تفصیلات کے بعد جو عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں بیان میں آ چکی تھیں، کوئی ضرورت نہ تھی؛ مگر اس کے باوجود چوں کہ وہ ایک حقیقت تھی؛ اس لئے اگر بضرورت نہ سہی تو ایک حقیقت کے اظہار کے طور پر ہی سہی اس کا جا

بجا تذکرہ ملتا ہے، حتی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی جن کے متعلق یہ داستان گائی جاتی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے، مختلف مقامات میں ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کی تصریح فرماتے ہیں، پھر اس میں شبہ کیا ہے؟ کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مرنا ہے، کلام صرف اس میں ہے کہ مقدر موت واقع ہو چکی ہے، یا آئندہ واقع ہونے والی ہے۔

کتنی نافہمی ہے کہ بالفرض اگر انکے بارے میں کسی سے موت کا لفظ منقول بھی ہے تو اس کو فورا بے تحقیق گذشتہ موت پر حمل کر لیا جائے، حالاں کہ وہ اس کا صاف اقرار بھی کر رہا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے جا چکے ہیں، اور آئندہ تشریف لا کر عام انسانوں کی طرح وفات پائیں گے۔ (ترجمان السنۃ: ۳/۵۷۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان پر اٹھائے گئے تھے تو بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، لہٰذا جب نازل ہوں گے تو بھی پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔

ابھی آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پڑھ چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان پر اٹھائے گئے تھے تو اس وقت ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، یہ کرشمۂ قدرت ہے کہ جب وہ نازل ہوں گے تو اس وقت بھی یوں ہی نظر آئے گا کہ ان کے بالوں سے پانی کے قطرے تپک رہے ہیں، گویا غسل کر کے ایک دروازہ سے نکلے تھے اور پانی خشک ہونے سے پہلے اب دوسرے دروازہ سے داخل ہو رہے ہیں۔ جس عالم میں نہ دن ہو نہ رات نہ سردی نہ گرمی اور نہ صحت ہو نہ مرض پھر اس عالم میں اگر پانی کے یہ قطرے بھی کسی تغیر سے محفوظ رہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ (ترجمان السنۃ: ۳/۵۸۱)

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی سترہویں دلیل

(حدیث نمبر: ۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَّ ذٰلِكَ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ (اسحاق بن بشير كنز العمال: ۷/۲۶۸، رقم الحديث: ۳۹۷۲۶، ترجمان السنة، رقم: ۱۲۶۶، كنز العمال، كتاب القيامة، نزول عيسى

علیہ السلام، رقم الحدیث: ۳۹۷۲۶)

ترجمہ: ''ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پس اس وقت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے''۔

ان دونوں حدیثوں میں مِنَ السَّمَاءِ کا لفظ صراحۃً موجود ہے، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، قرآن وحدیث میں جس عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا تذکرہ ہوا ہے، وہ آسمان سے نازل ہوں گے، اتریں گے، نہ کہ ان کی اب پیدائش ہوگی، وہ تو اللہ تعالیٰ کی کمالِ قدرت سے مریم کے بطن سے بغیر شوہر کے اور بغیر کسی انسانی مس کے عفیفہ، طاہرہ سے پیدا ہو چکے۔

قرآن وحدیث میں بار بار ابن مریم ابن مریم کا آخر نکتہ یہی تو ہے کہ کوئی خبیث و بدبخت عیسیٰ یا مثیل مسیح بننے کی کوشش نہ کرے، وہ ابن مریم ہیں، قادیانی ابن غلام مرتضی ہے، اس کا باپ ہے، ابن مریم کا باپ نہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کا باپ نہ ہو اس کا مثیل وہ ہو جس کا باپ ہے، پھر چراغ بی، مریم کیسے ہوسکتی ہے؟ مریم بتول کو کسی مرد نے ہاتھ نہ لگایا، چھوا تک نہیں، عقد و نکاح ہوا نہیں، اور چراغ بی کا غلام مرتضی سے نکاح ہوا شوہر نے چراغ بی سے صحبت کی، جماع کیا، لطف اندوز ہوا، اور بار بار ہوا، نا معلوم کتنی بار ہوا ہوگا، اور مریم بتول کو تو کسی مرد نے ہاتھ ہی نہیں لگایا، وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا۔ افسوس حماقت کی بھی حد کو مرزا قادیان عبور کر گیا۔

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے مہد و گود میں کہا: اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ، میں اللہ کا بندہ ہوں، جب کہ جھوٹے کذاب مرزا نے کہا میں خود خدا ہوں، کیا کوئی انصاف پسند قادیانی ثابت کرسکتا ہے کہ کسی بھی درجہ میں مماثلت ہوسکتی ہے، قطعاً نہیں، گڑ سے استنجاء کرنا اور مٹی کے ڈھیلے کو کھانا، بیوی کی شلوار کا عمامہ باندھنا، جب کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آسمان سے اترنے کے بعد شادی ہوگی، بھان بی بی غیر محرم سے مساج کرانا، باپ کے پینشن کی رقم لے کر بھاگنا یہی سب مماثلت کی دلیل ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور بنتا ہے، مثیل مسیح۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وضاحت آرہی ہے کہ وہ خود فرمارہے ہیں کہ حضرت عیسی

ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وضاحت ہے کہ چالیس سال طبعی حیات پا کر، مختلف امور کی انجام پذیری کے بعد ان کی مدینہ منورہ میں وفات ہوگی۔

جبکہ مرزا قادیانی کو حرمین شریفین کی زیارت بھی نصیب نہ ہوئی۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی اٹھارہویں دلیل

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلِدُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفِنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرٍ فَأَقُوْمَ أَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ (مشکوٰۃ، حدیث نمبر:۵۲۷۱)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ زمانہ آئندہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے (اس سے صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے پیشتر زمین پر نہ تھے؛ بلکہ زمین کے بالمقابل آسمان پر تھے) اور میرے قریب مدفون ہوں گے، قیامت کے دن میں مسیح بن مریم کے ساتھ اور ابو بکر وعمرؓ کے درمیان قبر سے اٹھوں گا“۔

ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن مریم کے آسمان سے اترنے کے بعد منجملہ امور کے ایک یہ بھی صاف کر دیا کہ حضرت کی آمد کے بعد نکاح وزواج کی سنت کو عملی جامہ پہنایا جائے گا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اہل وعیال ہو جائیں گے، یعنی شادی کے بعد وہ والد ہو جائیں گے، اور ان تمام غلط عقیدہ رکھنے والے کی تردید ہو جائے گی، جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کا مقام دے رکھا ہے؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے سے ابن مریم تھے ہی، یعنی ان کی ولادت مریم بتول طاہرہ عفیفہ سے ہوئی تھی، جس میں ایک جہت کی تردید ہوئی تھی، اب جب کہ شادی کے بعد وہ صاحب

اولاد ہو جائیں گے تو والد بنا کر الوہیت کی دوسری جہت کی بھی عملی تردید ہو جائے گی، کیوں کہ حق تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ کسی کی اولاد نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے، اور عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے اور ولد ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام کے بھی بیٹے ہوں گے، لہٰذا ان میں صفت الوہیت نہیں تو پھر وہ کیسے الٰہ ومعبود ہو سکتے ہیں؛ کیوں کہ ولد یا والد ہونا دونوں ہی عیب ہے اور اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے، اور نیز حیات عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی یہ روایت واضح برہان ودلیل ہے کہ ان کی شادی واولاد کا مرحلہ ابھی باقی ہے، جو آسمان سے نازل ہونے کے بعد پوری ہوگی، اور کسی یہودی یا قادیانی کے انکار سے حضرت صادق ومصدوق محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پوری ہونے میں ذرہ بھی خلل نہ ہوگا، اور اسی یقین کا ہم سے مطالبہ بھی ہے اور ہمارا اور پوری امت کا یہی ایمان ہے۔

اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی عمر کے پینتالیس سال پورا کر کے پھر طبعی وفات پائیں گے، اس میں رد ہے کہ ان کو نہ تو قتل کیا گیا نہ سولی دی گئی، نہ ہی ان کی ابھی تک وفات ہوئی ہے، جیسا کہ قادیانی لکھتا ہے؛ بلکہ وہ آسمان میں اللہ کے بلائے ہوئے زندہ سلامت ہیں اور نازل ہوں گے، جو ان سے وابستہ امور ہیں، اس کو انجام دیں گے پھر وفات ہوگی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ میں جو جگہ باقی ہے، وہاں جوارِ نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سپردگی ہوگی، یہ تمام امور ابھی باقی ہیں، جو حیات عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل ہے، پھر قیامت کے دن میں مسیح بن مریم کے ساتھ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان قبر سے اٹھوں گا، یہ بھی حیات کی دلیل ہے، اگر قادیانی کذاب کی بات مانی جائے کہ وہ کشمیر میں دفن ہو چکے، حالاں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ دفن ہوں گے، آسمان میں حیات سے ہیں، نزول کے بعد حیات ابھی ہے دفن ہونا باقی ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی انیسویں دلیل

حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى، قَالَ: ثنا إِسْحَاقُ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّبِيعِ، فِي قَوْلِهِ: {آلم. اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ

الْقَيُّومُ}[آل عمران:۱-۲]، قَالَ: إِنَّ النَّصَارَى أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَاصَمُوهُ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَقَالُوا لَهُ: مَنْ أَبُوهُ؟ وَقَالُوا عَلَى اللهِ الْكَذِبَ وَالْبُهْتَانَ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا.

(۱) فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ وَلَدٌ إِلَّا وَهُوَ يُشْبِهُ أَبَاهُ؟ قَالُوا: بَلَى،

(۲) قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَأَنَّ عِيسَى يَأْتِي عَلَيْهِ الْفَنَاءُ؟ قَالُوا: بَلَى،

(۳) قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا قَيِّمٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَكْلَؤُهُ وَيَحْفَظُهُ وَيَرْزُقُهُ؟قَالَ: بَلَى،

(۴) قَالَ: فَهَلْ يَمْلِكُ عِيسَى مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟قَالُوا: لَا،

(۵) قَالَ: أَفَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ؟قَالُوا: بَلَى،

(۶) قَالَ: فَهَلْ يَعْلَمُ عِيسَى مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا مَا عُلِّمَ؟ قَالُوا: لَا،

(۷) قَالَ: فَإِنَّ رَبَّنَا صَوَّرَ عِيسَى فِي الرَّحِمِ كَيْفَ شَاءَ، فَهَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: بَلَى،

(۸) قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَبَّنَا لَا يَأْكُلُ الطَّعَامَ، وَلَا يَشْرَبُ الشَّرَابَ، وَلَا يُحْدِثُ الْحَدَثَ؟ قَالُوا: بَلَى،

(۹) قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ عِيسٰى حَمَلَتْهُ امْرَأَةٌ كَمَا تَحْمِلُ الْمَرْأَةُ، ثُمَّ وَضَعَتْهُ كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ وَلَدَهَا، ثُمَّ غُذِّيَ كَمَا يُغَذَّى الصَّبِيُّ، ثُمَّ كَانَ يَطْعَمُ الطَّعَامَ، وَيَشْرَبُ الشَّرَابَ،

وَيُحْدِثُ الْحَدَثَ؟ قَالُوا: بَلَى،

(۱۰) قَالَ: فَكَيْفَ يَكُونُ هَذَا كَمَا زَعَمْتُمْ؟. قَالَ: فَعَرَفُوا ثُمَّ أَبَوْا إِلَّا جُحُودًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {آلم. اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ} [آل عمران:۱-۲]،(تفسير الطبري- جامع البيان عن تأويل أي القرآن لابن جرير:۱۰۸/۳)

ترجمہ: ربیع سے آلم اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب نصاریٰ نجران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مناظرہ اور مکالمہ شروع کیا اور یہ کہا کہ اگر حضرت مسیح ابن اللہ نہیں تو پھر ان کا باپ کون ہے؛ حالاں کہ وہ اللہ ہے لاشریک بیوی اور اولاد سے پاک اور منزہ ہے،تو:

(۱) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے، انہوں نے کہا: کیوں نہیں بے شک ایسا ہی ہوتا ہے (یعنی جب یہ تسلیم ہو گیا کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے تو اس قاعدہ سے حضرت مسیح علیہ السلام بھی اللہ کے مماثل اور مشابہ ہونے چاہیں حالاں کہ سب کو معلوم ہے کہ اللہ بے مثل ہے اور بے چوں چرا ہے، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ)۔

(۲) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ہے، یعنی زندہ ہے، کبھی نہ مرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت اور فنا آنے والی ہے (اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں، مرے نہیں؛ بلکہ زمانہ آئندہ میں ان پر موت آئے گی)، نصارائے نجران نے کہا: بے شک صحیح ہے۔

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار ہر چیز کا قائم رکھنے والا تمام عالم کا نگہبان اور محافظ اور سب کا رازق ہے، نصاریٰ نے کہا: بے شک۔

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی کیا ان چیزوں کے مالک ہیں؟ نصاریٰ نے کہا: نہیں۔

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کو معلوم ہے کہ اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی شئے پوشیدہ نہیں، نصاریٰ نے کہا: نہیں۔

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عیسیٰ کی بھی یہی شان ہے؟ نصاریٰ نے کہا: نہیں۔

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رحم مادر میں جس طرح چاہا بنایا، نصاریٰ نے کہا: ہاں۔

(۸) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ اللہ نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے اور نہ بول براز کرتا ہے، نصاریٰ نے کہا: بے شک۔

(۹) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور عورتوں کی طرح ان کی والدہ مطہرہ حاملہ ہوئیں اور پھر مریم صدیقہ نے ان کو جنا، جس طرح عورتیں بچوں کو جنا کرتی ہیں، پھر عیسیٰ علیہ السلام کو بچوں کی طرح غذا بھی دی گئی، حضرت مسیح کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے، اور بول و براز بھی کرتے تھے، نصاریٰ نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔

(۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام کس طرح اللہ کے بیٹے ہو سکتے ہیں؟ نصارائے نجران نے حق کو خوب پہچان لیا، مگر دیدہ و دانستہ اتباع حق سے انکار کیا، اللہ عزوجل نے اس بارے میں یہ آیتیں نازل فرمائیں: الٓمٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکیمانہ گفتگو ودلیل

سورۂ آل عمران کی آیت الٓمّٓ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ سے شروع ہوتی ہے، اور نصاریٰ نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں الوہیت کا غلط عقیدہ قائم کیا ہوا تھا، حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کا تشفی وتسلی بخش جواب عنایت فرمایا، اور اللہ رب العزت کی صفات قدسیہ اور شان کبریائی کی عظمت ورفعت کے ساتھ حق تعالیٰ کی ذات عیوب ونقائص سے پاک ہے اور وہ تو خالق ہے مخلوقات کی طرح اسے کسی بھی چیز کی حاجت وضرورت نہیں، جب ہی تو وہ الٰہ ومعبود ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اور اس سے وابستہ تمام صفات اللہ تعالیٰ کی عطا کی محتاج ہیں۔

پھر وفد سے جو سب سے اہم بات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ یہ کہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ حَیٌّ (زندہ) ہے، جس پر کبھی موت طاری نہیں ہوسکتی، اسی نے تمام مخلوقات کو وجود عطا کیا اور سامان بقا پیدا کر کے ان کو اپنی قدرت کاملہ سے تھام رکھا ہے، برخلاف اس کے عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آنے والی ہے اور آکر رہے گی اور ظاہر ہے جو شخص خود اپنی ہستی کو برقرار نہ رکھ سکے، دوسری مخلوق کی ہستی کیا برقرار رکھ سکتا ہے؟ نصاریٰ نجران نے سن کر اقرار کیا کہ بے شک صحیح ہے، یعنی یہ بات بالکل صحیح ودرست ہے کہ ایک نہ ایک دن موت اور فنا ضرور آئے گی، لہٰذا وہ الوہیت کے مقام پر کیسے پہنچ سکتے ہیں، اور مرنے والا، فنا ہونے والا، الٰہ ومعبود نہیں ہوسکتا ہے، اور اللہ عزوجل پر نہ موت آسکتی ہے نہ ہی اللہ کی ذات یا صفات کو فنا سے کوئی تعلق ہے، اللہ کی ذات وصفات میں بقا ہی بقا اور قدیم ہی قدیم ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے لئے موت سے پہلے موت کا لفظ استعمال نہ فرمانا ختم نبوت کا کمال ہی کمال ہے

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت سے پہلے موت کا لفظ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال نہ فرمایا: اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَأَنَّ عِيْسٰى يَأْتِيْ عَلَيْهِ الْفَنَاءُ، قَالُوْا: بَلٰى۔

قربان جائے محاسن ختم نبوت اور اعجاز ختم نبوت اور قطعیت ختم نبوت اور ابدیت ختم نبوت

پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں، وَأَنَّ عِيْسٰى يَأْتِيْ عَلَيْهِ الْفَنَاءُ، عیسیٰ علیہ السلام پر فنا ضرور آئے گی، اور اس کی تصدیق نجران کا وفد بھی کر رہا ہے، یہ حیات کی کھلی دلیل ہے، اور جو وفد آیا ہوا ہے، نصاریٰ کے علماء اور دانا بینا کا وہ بھی حیات ابن مریم کا قائل ہے، اور بَلٰی کہہ کر حیات ابن مریم کی تصدیق وتائید کر رہا ہے، اگر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہوتی تو ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرماتے: وَاِنَّ عِيْسٰى أَتٰى عَلَيْهِ الْفَنَاءُ۔ یعنی عیسیٰ وفات پا چکے اور فنا وموت ان پر ہو چکی، مگر ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يَأْتِيْ عَلَيْهِ الْفَنَاءُ فرمایا تاکہ عقیدہ قتل یا سولی یا موت کا قطعیت کے ساتھ رد ہو جائے اور خود نصاریٰ کے ایک فرقہ کا عقیدہ یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونے کے بعد وفات پائیں گے۔

پھر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفد نجران سے گفتگو کرتے ہوئے بھی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم پر موت سے پہلے لفظ موت کا اطلاق آپ نے پسند نہیں کیا، اور لفظ فناء کا استعمال فرمایا اس سے واضح طور پر حیات عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا ثبوت فراہم ہوتا ہے، قادیانیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا عقیدہ سراسر غلط ہے اور قرآن وحدیث کے خلاف کافرانہ عقیدہ ہے، اللہ امت کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

سچے نبی کی زبان مبارک سے وہی نکلا جو واقع کے موافق تھا

یہاں یہ امر بھی ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ سچے نبی برحق کی زبان مبارک سے وہی کلمہ نکلا جو واقع کے موافق تھا، خلافِ واقع چیز کا نبی برحق کی زبان سے نکلنا مناسب نہیں، اور یہی نبوت کی شناخت وپہچان ہے، سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کتنا حق وصداقت پر حقیقت آمیز کلمہ ہے، وَاِنَّ عِيْسٰى يَأْتِيْ عَلَيْهِ الْفَنَاءُ، افسوس حق وصداقت اور واضح شہادت کو چھوڑ کر لوگ جہنم کی راہ کو اختیار کر رہے ہیں، يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ جب کہ جھوٹا وکذاب، دجل وفریب، دھوکہ دہی، مکاری وعیاری کا مرزا قادیانی نمونہ بن کر چلا گیا، اس کو ان صفات حمیدہ اور انوار نبوت سے کیا واسطہ۔ مرزا کا رابطہ باضابطہ دجالی وشیطانی دجل وفریب سے تھا جو وہ کر کے چلا گیا، مرزا قادیانی کی ہر بات خلاف واقعہ تھی اور یہی اس کے کذب

کی دلیل ہے۔

ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقیقت وصداقت پر مبنی مبارک کلمہ ارشاد فرمایا: وَاِنَّ عِیْسٰی یَأْتِیْ عَلَیْهِ الْفَنَاءُ، یہ حیات ابن مریم کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ محمد رسول الله خاتم النبیین لا نبی بعده وصلی الله علیه وعلی اٰله وصحبه أجمعین۔

شاہ مقوقس بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا:

عَنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُقَوْقِسَ مَلِكِ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ قَالَ: فَحَيَّيْتُهُ بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَنِيْ فِيْ مَنْزِلِهِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيَّ وَقَدْ جَمَعَ بَطَارِقَتَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَأُكَلِّمُكَ بِكَلَامٍ وَأُحِبُّ أَنْ تَفْهَمَهُ مِنِّي، قَالَ: قُلْتُ: هَلُمَّ، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ صَاحِبِكَ، أَلَيْسَ هُوَ نَبِيٌّ؟ قُلْتُ: بَلَى، هُوَ رَسُولُ اللهِ، قَالَ: فَمَا لَهُ حَيْثُ كَانَ هَكَذَا لَمْ يَدْعُ عَلَى قَوْمِهِ حَيْثُ أَخْرَجُوهُ مِنْ بَلَدِهِ إِلَى غَيْرِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَلَيْسَ تَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ؟ فَمَا لَهُ حَيْثُ أَخَذَهُ قَوْمُهُ فَأَرَادُوا أَنْ يَغْلِبُوهُ أَلَّا يَكُونَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِأَنْ يُهْلِكَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى رَفَعَهُ اللهُ إِلَيْهِ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: أَنْتَ حَكِيمٌ جَاءَ مِنْ عِنْدِ حَكِيمٍ (أخرجه البيهقی کما فی الخصائص:۱/۱۲،دلائل النبوة للبيهقي، باب ما جاء في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى المقوقس:۴/۳۹۵،الناشر: دار الكتب العلمية، دار الريان للتراث، الطبعة: الأولى:۱۴۰۸-۱۹۸۸م)

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا، یہ کہتے ہیں کہ جب میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامہ مبارک لے کر ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھ کو اپنی جگہ پر بٹھایا، اور میں ان کے یہاں مقیم رہا، پھر کسی فرصت میں انہوں نے مجھ کو یاد فرمایا اور اپنے مذہبی بزرگوں کو بھی دعوت دی، اور کہا مجھ کو تم سے ایک بات کہنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس کو خوب سمجھ لو، یہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی فرمایئے فرمایئے، انہوں نے فرمایا: اچھا اپنے پیشوا کے متعلق بتاؤ کیا وہ نبی ہیں؟ میں نے عرض کیا: یقیناً وہ اللہ کے رسول ہیں، اس پر انہوں نے کہا تو پھر ان کی قوم نے ان کو اپنے وطن سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا تو انھوں نے کیوں ان پر بددعاء نہ کی؟ یہ کہتے ہی میں نے اس کے جواب میں شاہ مقوقس سے کہا کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ گواہی نہیں دیتے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، تو پھر جب ان کی قوم نے ان کو پکڑ کر سولی دینے کا ارادہ کیا تھا تو انھوں نے اس وقت ان کے حق میں یہ بددعاء کیوں نہ کہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اس آسمان پر ان کو اٹھالیا، یہ سن کر شاہ مقوقس نے کہا تو خود بھی دانا شخص ہے اور جس ہستی کا فیض یافتہ ہے وہ بھی بڑی صاحب حکمت ہے۔

اہل کتاب کے نزدیک بھی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی

اس حدیث میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی حاطب رضی اللہ عنہ اور شاہ مقوقس کے درمیان ایک مربوط گفتگو کا تذکرہ ہے، جس کو پڑھ کر بے ساختہ دل اس کی تصدیق پر مجبور ہو جاتا ہے، اس گفتگو میں صحابی کو مقوقس کے جواب میں گو صرف اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے دشمنوں پر بددعاء کیوں نہیں کی: مگر انہوں نے شاہ مقوقس پر اور زیادہ زور ڈالنے کے لئے یہ حقیقت بھی واضح کی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ہجرت فرمائی تھی وہ تو صرف ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف تھی، مگر عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت تو ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف تھی، ظاہر ہے

کہ آپ ﷺ نے وطن چھوڑا مگر پھر بھی رہے وطن ہی کے قریب وبعید، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو ایسی جگہ ہجرت فرمائی جہاں نہ وطن کی خبر نہ اہل وطن کی، پس بد دعاء کا سوال وہاں زیادہ چسپاں ہوتا ہے، جہاں مظلومیت زیادہ ہو، اس پر شاہ مقوقس نے یہ نہیں کہا کہ تم یہ کیا نامعقول بات کہتے ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کہاں گئے، ان کی تو مدت ہوئی وفات ہو چکی ہے؛ بلکہ وہ لاجواب ہو کر چپ رہ گیا، اور اس کو خود ان کی بھی اور آں حضرت ﷺ کی بھی غائبانہ داد دینی پڑی۔

معلوم ہوا کہ شاہ مقوقس کے نزدیک بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی تھی؛ بلکہ وہ زندہ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں؛ اس لئے آسمان ہی سے اتریں گے، ان کے علاوہ کسی دوسرے انسان کا دنیا میں پیدا ہونے کا خیال یہ صرف جدید تراشیدہ افسانہ ہے، جس کے نہ اہل کتاب قائل تھے نہ علماء اسلام۔ (ترجمان السنۃ: رقم: ۱۲۶۴)

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی بیسویں دلیل

(حدیث نمبر:۱۱)عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ، حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ" (رواه البخاري، كتاب المظالم والغصب، باب كسر الصليب وقتل الخنزير، حديث نمبر:۲۴۷۶)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک (عیسیٰ) ابن مریم کا نزول ایک عادل حکمران کی حیثیت سے تم میں نہ ہو جائے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، اور جزیہ قبول نہیں کریں گے، (ان کے نازل ہونے کے بعد اس دور میں) مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی قبول نہیں کرے گا''۔

اس حدیث میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما دیا کہ قیامت اس وقت تک آ ہی نہیں سکتی جب تک کہ پہلے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تشریف نہ لے آئیں، اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں عدل وانصاف کا محکم ومضبوط نظام نہ قائم ہو جائے، حضرت ابن مریم کی آمد کا مقصد ہی ایک عادلانہ حکمران کی حیثیت سے ہوگا یہ حیات کی کھلی دلیل ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کی اکیسویں دلیل:

(حدیث نمبر:۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَنْ تُهْلِكَ أُمَّةٌ أَنَا فِيْ أَوَّلِهَا وَعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَالْمَهْدِيْ فِيْ وَسْطِهَا"(سنن نسائی، کنز العمال رقم الحدیث ۳۸۶۷۱، باب خروج المهدی، فیض القدیر: ۵/۳۰۱، حدیث نمبر: ۷۳۸۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوسکتی، جس کے شروع اول میں، میں ہوں، اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور درمیان میں مہدی ہوں گے، حاکم اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ذیل کے لفظ سے نقل کیا ہے: كَيْفَ تُهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا فِيْ أَوَّلِهَا، وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے، جس کا اول میں ہوں، یعنی امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام، کی ابتداء وشروعات حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی ہے، آپ کا وجود وظہور مکمل ومجسم اور سراپا رحمت ہی رحمت ہے تو جس امت کی بنیاد وشروعات باعثِ رحمت ہو وہ آغوش رحمت میں ہے، اس پر ہلاکت کا سایہ نہیں ہوسکتا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے خیر غالب ہوگیا، اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم جو وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ہیں جب وہ آسمان سے نازل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی ربانی

اور رحمانی تمام تر نصرت وتائیدی قوت ان کے ساتھ ہوگی جس سے باطل اور کفر وشرک اور طاغوتی ودجالی تمام ظلمتوں اور عقیدہ کی غلاظتوں ونجاستوں کا وجود مٹا دیا جائے گا، آپ حدیث میں پڑھیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دجال دیکھتے ہی نمک کی طرح گھلنے اور پگھلنے لگے گا۔

آخر کیوں؟ سبب اس کا وہی گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ وہ تمام انوارات وتجلیات اور وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا ہونے کے باعث قدسی جاہ وجلال اور وجاہت ہوگی جو دیکھتے ہی دجال پر مردنی اور مایوسی کا برفیلا پہاڑ گر پڑے گا۔

تعبیر ختم نبوت کا حسن وکمال

فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ.

(سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال، وخروج عيسى ابن مريم، وخروج يأجوج، ومأجوج، رقم الحديث:۴۰۷۷)

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلیغ تعبیر اختیار فرمائی قرآن مجید میں ہے: جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت میں بطور خلافت تمام امور انجام دیں گے، اور ان کے ساتھ حق وصداقت کے غلبہ کی وہ تمام تر قدرت کی جانب سے قوت عطا ہوگی جو باطل کو یکسر مٹا دے اور فنا کر دے، ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کو بلیغ اور خوبصورت انداز میں فرمایا: فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ، دجال کو نمک اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کو پانی فرمایا، پانی ہمیشہ مبارک اور رحمت ہی رحمت ہے، اس سے بھی حیات ابن مریم کا ثبوت ملتا ہے اور نزول ابن مریم کا بھی، حضرت جب تشریف لائیں گے تو یہ سب کچھ ہوگا، اور ضرور ہوگا، قادیانی مرزائی کی غلط سلط قرآن وحدیث کا مفہوم بیان کرنا، اس حقیقت کو روک نہیں سکتا، یہی تمام امت کا اجماعی قطعی عقیدہ ہے، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ایمانی وربانی اور منجانب اللہ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا ہونے کے باعث باطل شکن بے شمار

کمالات ہیں ایک یہ بھی ہوگا کہ:

فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ (صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفته وما معه، حدیث نمبر:۷۲۹۳)

"کسی بے ایمان کے لئے جو آپ کی سانس کی خوشبو محسوس کرے گا، مرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ایمان وربانی اور باطل شکن، خوشبو وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک ان کی نظرِ نبوت سایہ ختم نبوت میں بطور خلافت کے جائے گی، یعنی ان کی نظر مبارک جہاں تک جائے گی، وہاں تک ان کی سانس کی ایمانی وربانی خوشبو جائے گی، جس کو کوئی بے ایمان برداشت ہی نہ کر سکے گا، یہ ایسا ہی ہے، جیسا کہ آج کے دور میں ہم انٹی حشرات اسپرے کرتے ہیں کہ جس کیڑے مکوڑے کو وہ لگی وہ وہیں ڈھیر ہو جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے اترنے کا ایک اہم مقصد یہ بھی تو ہوگا کہ عالم کا کفر وشرک اور الحاد وبدعقیدگی کی نجاست وغلاظت سے مکمل نظافت وطہارت ہو جائے، اس لئے اللہ رب العزت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیں گے، اس وقت قادیانی بے ایمانوں کا بھی وہی حشر ہوگا جو اور بہت سے بے ایمانوں کا ہوگا۔

ہمارے حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بات کو فرمایا دیا وہ تو ہو کر رہے گی، قادیانیوں کے نہ ماننے سے اینچ پینچ نکالنے سے اور پوری امت نے جس عقیدہ کو مرزا قادیانی کی دجالیت و یہودیت کے شکوک وشبہات ڈالنے سے پہلے سے مانا اور یقین کیا، وہ مرزا قادیانی کے کہنے اور بکنے سے ٹل تو نہیں جائے گی، اور پھر وہ عرصہ پچاس سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ رکھتا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے ناز ہونے کے بعد چالیس، پینتالیس سال زندہ رہیں گے، دنیا میں مکمل ایمانی فضاء قائم ہو جائے گی، زمین بدعقیدگی کی لعنت سے پاک ہو جائے گی۔

مرزا قادیانی کا اقرار واعتراف

(۱) خود مرزا قادیانی ازالہ اوہام طبع دوم صفحہ ۱۹۶/ میں اقرار کرتا ہے کہ کوئی مثیل ایسا بھی آجائے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کے پاس دفن ہو (ازالہ اوہام حصہ دوم ۶۶۰/ رخ: ص: ۳۵۲، ج: ۳) درحقیقت مرزا اول نمبر کا فریبی ودغاباز ہے، مثیل کوئی نہیں ہے، حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی آئیں گے، جس کو یہ مثیل کہتا ہے۔

(۲) اس بات پر تمام سلف اور خلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسیٰ جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ (ازالۃ الاوہام: ۵۶۹، حصہ دوم روحانی خزائن، جلد: ۳/ صفحہ: ۴۰۷)

(۳) مرزا قادیانی اپنے الہامی کتاب براہین احمدیہ میں خود لکھتا ہے، اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لادیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار پھیل جاوے گا۔ (براہین احمدیہ: ۴۹۸: ۴۹۹، روحانی خزائن: ۱/ صفحہ: ۵۹۳)

قارئین مرزا کی عبادت آپ پڑھ جائے اس میں خود مرزا قادیانی نے اپنی نفسانی خبائث میں غرق ہونے سے پہلے اقرار کیا ہے کہ وہی عیسیٰ ابن مریم جو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گزر چکے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر زندہ اٹھالیا، جن کا قرآن مجید میں تقریباً پچیس مرتبہ، مختلف سورتوں میں ذکر ہوا ہے، زندہ ہیں، آسمان میں ہیں، قیامت سے پہلے نازل ہوں گے، اور ان کے نازل ہونے کے بعد، دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا ...... نہ معلوم یہ پھر مثیل مسیح کیسے بنا اور کس نے بنادیا، کبھی خبیث بھی سچ بولدیتا ہے، سچ تو سچ ہی ہے، خبیث بھی سچ بول کر اپنی خباثت ولعنت کا خود ہی اقرار کر لیتا ہے، مرزا نے بھی کیا۔

قیامت کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد آسمان سے یقینی ہے:

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، وَيَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (مسند أحمد

بن حنبل:۴/۴۲۹،مسند البصریین، حدیث عمران بن حصین،رقم:۱۹۸۵۱،

ترجمان السنة:حدیث نمبر:۱۲۶۰)

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی، جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور حضرت عیسیٰ ابن مریم (آسمان) سے اتریں''۔

اسلامی عقیدہ میں قیامت کا آنا ایک یقینی اور حتمی حقیقت ہے تو جس طرح قیامت کا آنا یقینی ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا اور تشریف لانا قیامت سے پہلے قطعیات اور مسلمات میں سے ہے، اس لئے جہاں کہیں قیامت کا احادیث میں تذکرہ ہوتا ہے، کسی بھی عنوان سے حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا تذکرہ بھی موجود ہوتا ہے، قیامت جس طرح ایک حقیقت ہے، عیسیٰ ابن مریم کا اترنا بھی قیامت سے پہلے ایک ثابت شدہ حقیقت ہی حقیقت ہے، جس کا انکار کفر ہی کفر ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه مرفوعًا قال ان المسیح ابن مریم خارج قبل یوم القیامة ویستغن به الناس عمن سواه

(تواتر، رقم:۵۱) (کنز العمال:۷/۲۶۸، ترجمان:۲۱۶۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ ابن مریم یقیناً تشریف لا کر رہیں گے اور ان کی آمد کے بعد لوگ ان کے سوا سب سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور تشریف آوری کے بعد دنیا میں افراتفری بالکل ہی مٹ جائے گی، امن وامان، عدل وانصاف اور صرف مذہبی خیر و بھلائی اور صلاح وفلاح کا دور دورہ ہو جائے گا؛ لہٰذا لوگ ایسے عادل حکمراں کی موجودگی میں سب سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ علیه وعلی نبینا علیه الصلاة والسلام.

امن وامان کا تعلق ہے قدرت کے قانون امن وسلامتی سے اور وہ ہے قرآن مجید اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ، حضرت مسیح علیہ السلام اس کو عملی جامہ پہنا دیں گے، تمام لوگ امن وامان کی سانس جئیں گے، سیدھی سادی بات ہے، مخلوق میں خالق کا نظام امن وامان کا ضامن ہے، مخلوق پر مخلوق کا فرسودہ قانونی تسلط، شر وفساد کا موجب اور انتشار پیدا کرتا ہے، جب کہ سچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد دنیا ایک دفعہ پھر سکون واطمینان کی سانس لے گی اور سکون وقرار کیا ہے، اس کا مشاہدہ کرلے گی، امن وسکون کا حصول شریعت سے وابستہ ہے، جس کا مشاہدہ عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ہوگا۔

وأخرج أبو يعلىٰ مرفوعًا والذي نفسي بيده لينزلن عيسى ابن مريم ثم لئن قام على قبري وقال: يا محمد لأجيبنه.(ترجمان السنه، رقم: ۲۱۶۱)

''حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ذات کی قسم کھا کر فرمایا جس کے قبضہ میں آپ کی جان ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ضرور اتر کر رہیں گے اور اگر وہ میری قبر پر آ کر کھڑے ہوں گے، اور مجھ کو یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ کر آواز دیں گے تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا''۔(روح المعانی)

(۴)وَأخرج الْحَاكِم عَن أنس رضي الله عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من أَدْرك مِنْكُم عِيسَى بن مَرْيَم فَلْيُقْرئْهُ مني السَّلَام (كذا فی در المنثور:۲/۲۴۵)(ترجمان رقم: ۱۲۵۵)

وقد رواه احمد فی مسنده عن أبي هريرة مرفوعا بسند رجاله رجال البخاری)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کی بھی عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات ہو وہ ان کو میری جانب سے ضرور سلام کہہ دے''۔(احمد)

(۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ

طَالَتْ بِيْ حَيَاةٌ أَنْ أُدْرِكَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنْ عَجِلَ بِيْ مَوْتٌ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ (مسند احمد : ۲/ ۲۹۸ ورجاله رجال البخاری. ترجمان رقم:۱۲۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میری زندگی دراز ہوگئی تو مجھ کو امید ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے خود میری ملاقات ہوجائے گی، اور اگر اس سے پہلے میری موت آجائے تو جو شخص ان کا زمانہ پائے وہ میری جانب سے ان کی خدمت میں سلام عرض کر دے (مسند احمد، ترجمان السنۃ، رقم:۱۲۵۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اُترنا یقینی مسلمات میں سے ہے، مذکورہ حدیث سے بہت ہی صاف اور واضح اسلامی عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام جو مسلمات اور قطعیات اسلام میں سے ہے، ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسا یقینی امر ہے کہ ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کو ہدایت دے رہے ہیں کہ جو بھی امتی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو آسمان سے اترنے کے بعد پائے وہ خاتم الانبیاء کا سلام عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو پہنچائے، اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ہدایت ووصیت پر ضرور سعادت جان کر عمل کرے۔

نیز امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام پر فرض ہے کہ اپنے نبی خاتم کی ہدایت کو ذہن نشیں رکھے اور جس خوش بخت وخوش نصیب کو یہ موقع قدرت عطا کر دے وہ موقع کو غنیمت جان کر اس سعادت کو شفاعت کا ذریعہ جانے۔

نیز اس حدیث سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حیات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ثبوت ملتا ہے، ایک زندہ نبی زندہ نبی کو سلام پہنچانے کی اپنے امتی کو ہدایت فرما رہا ہے اور لَاُجیبنه کا لفظ اس کا ثبوت فراہم کر رہا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اتنی حتمی اور یقینی مسلمات میں سے ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو حدیث کے راوی ہیں، ان کو تو انتظار ہی لگا رہا تھا کہ جب ان کی ملاقات سے خود کی موت

کا خیال آیا تو وصیت کر دی کہ میرا بھی سلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ شخص پہنچا دے جس کی ان سے ملاقات ہو جائے۔

ان تمام احادیث میں عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کا آسمان سے اترنا آیا ہے، نہ کہ عیسیٰ نام کا کوئی شخص پیدا ہوگا، کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیات اور برکات وہ کسی اور میں نہ ہوگی اور جو بھی اس طرح کا جھوٹا دعویٰ کرے گا وہ ابن مریم تو نہیں ہو سکتا ہے۔

باب سوم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں گے

اس سلسلہ میں چند بنیادی باتیں ذہن نشیں رہنی چاہئیں:

(۱) حضرت عیسیٰ ابن مریم کی شریعت عیسوی کا اتباع ان پر رُفِعَ اِلَی السَّمَاءِ تک محدود تھا، اورعیسائیوں پر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ونبوت سے پہلے تک محدود تھا۔فقط

(۲) حضرت عیسیٰ ابن مریم اگرچہ نبی ورسول ہوں گے مگران کا نزول یعنی آسمان سے نازل ہونا، نبی ورسول ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا؛ بلکہ شریعت اسلامیہ اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مجدد وخلیفہ ہونے کی حیثیت سے ہوگا۔

(۳) حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد انجیل کا اتباع نہیں فرمائیں گے؛ بلکہ کتاب وسنت کا اتباع فرمائیں گے۔

(۴) خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد تمام جن وانس پر شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع واجب ہے۔

(۵) تمام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اتباع کریں گے؛ کیوں کہ ان کی شریعت منسوخ یعنی ناقابل عمل ہو چکی اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناسخ یعنی قابل اتباع ضروری ہوگئی ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا؛ کے تحت ای حَاكِمًا

وَالْمَعْنٰى أَنَّه يَنْزِلُ حَاكِمًا بِهٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ فَإِنَّ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةُ بَاقِيَةٌ لَا تُنْسَخُ بَلْ يَكُوْنُ عِيْسٰى حَاكِمًا مِنْ حُكَّامِ هٰذِهِ الْأُمَّة

(فتح الباری :۳۵۶/۶)

ترجمہ: ''یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس شریعت کے حاکم ونفاذ کے لئے تشریف لائیں گے، اس لئے کہ یہ شریعت اب قیامت تک باقی رہے گی، لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت کے حاکم ہونے کی حیثیت سے آئیں گے''۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ النَّوَوِيْ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ: لَيْسَ الْمُرَادُ بِنُزُوْلِ عِيْسٰى اَنَّه يَنْزِلُ بِشَرْعٍ يُنْسَخُ شَرْعَنَا وَلَا فِى الْأَحَادِيْثِ شَيْئٌ مِنْ هٰذَا بَلْ صَحَّتِ الْأَحَادِيْثُ بِأَنَّه يَنْزِلُ حَكَمًا مُّقْسِطًا يَحْكُمُ بِشَرْعِنَا وَيَحْى مِنْ أُمُوْرِ شَرْعَنَا مَا هَجَرَهُ النَّاسُ.

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا، اس حیثیت سے نہیں ہوگا، کہ وہ ہماری شریعت کو ناقابل عمل کردیں گے، اس طرح کی کوئی بات حدیث میں نہیں ہے؛ بلکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ وہ ایک عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے، ہماری شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق فیصلے فرمائیں گے، اور ہماری شریعت کے وہ امور جو لوگوں کے عمل سے رہ گئے ہیں ان کو رواج دیں گے۔

وَمِنَ الْأَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْ ذٰلِكَ مَا أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالْطَبْرَانِيْ مِنْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّتِه فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ ثُمَّ وَإِنَّمَا هُوَ قِيَامُ السَّاعةِ.

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہونے کے بعد محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کی تصدیق کریں گے، اور ملت وشریعت کی پیروی کریں گے، دجال کو قتل کریں گے، پھراس کے بعد قیامت آئے گی۔**

وَأَخْرَجَ الطَّبْرَانِیْ فِی الْكَبِیْرِ وَالْبَيْهَقِی فِی الْبَعْثِ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ يَلْبَثُ الدَّجَّالُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ وَعَلٰى مِلَّةٍ إِمَامًا مِهْدِيًا وَحَكَمًا عَدْلًا فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ.

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ **کی روایت ہے رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **نے ارشاد فرمایا دجال جب تک اللہ چاہے گا، ظہور کے بعد رہے گا، پھر عیسیٰ ابن مریم (آسمان سے) نازل ہوں گے، محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کی تصدیق کریں گے، اور ملت محمدیہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **کی پیروی کریں گے، امام ہادی ہوں گے، اور عادل حکمران ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے۔**

وَأَخْرَجَ اِبْنُ حِبَّانٍ فِیْ صَحِيْحِه عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ يَقُوْلُ: يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكَعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَتَلَ اللهُ الدَّجَّالَ وَأَظْهَرُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **سے سنا ارشاد فرماتے ہوئے کہ عیسیٰ ابن مریم** علیہما السلام **آسمان سے نازل ہونے کے بعد (پہلی نماز کے بعد دیگر نمازوں میں) لوگوں کی امامت کریں گے، جب رکوع سے سر اٹھائیں گے تو فرمائیں گے، سَمِعَ اللهُ**

لِمَنْ حَمِدَهُ قَتَلَ اللّٰهُ الدَّجَّالَ وَاَظْهَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، جو اللہ کی حمد کرتا ہے اللہ اس کو سنتا ہے، اللہ نے دجال کو قتل کر دیا اور مومنوں کو غلبہ عطا کر دیا۔

وَوَجْهُ الْاِسْتِدْلَالِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عِيْسٰى يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهِ يَوْمَئِذٍ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَهٰذَا الذِّكْرُ فِي الْاِعْتِدَالِ مِنْ صَلَاةِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا وَرَدَ فِيْ حَدِيْثٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْخَصَائِصِ.

اس حدیث سے دلیل یوں ملتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رکوع سے اٹھتے ہوئے **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** کہیں گے، یہ کلمہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں ہی اعتدال یعنی رکوع سے اٹھتے ہوئے بولا جاتا ہے، اور خصوصیات میں سے ہے۔

وَأَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَهْبِطُ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ فَيُصَلِّى الصَّلَوَاتِ وَيَجْمَعُ الْجَمْعَ فَهٰذَا صَرِيْحٌ فِيْ أَنَّهُ يَنْزِلُ بِشَرْعِنَا لِأَنَّ مَجْمُوْعَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسُ وَصلٰوةَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَكُوْنَا فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْمِلَّةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ مسیح بن مریم نمازیں پڑھائیں گے، جمعہ ادا کرائیں گے یہ کھلی دلیل ہے کہ وہ ہماری شریعت کی پیروی کریں گے نازل ہونے کے بعد؛ اس لئے کہ پنج وقتہ نمازیں اور جمعہ کی نماز اس ملت کے علاوہ کسی دوسری ملت میں نہیں ہوئی۔

وَأَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاكِرٍ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تُهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اٰخِرُهَا كَذَا فِي الْأَعْلَامِ بِحُكْمِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ (الحافظ للسيوطي: ۲/۱۵۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے، جس کا اول میں ہوں اور عیسیٰ ابن مریم آخر میں ہیں، یعنی ابتداء وانتہاء دونوں سِروں پر خیر وبھلائی ہوگی۔

یہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ہے، جس میں ان روایات کو ذکر فرمایا ہے، جن میں اس امر کی تصریح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی شریعت کے مطابق نماز اور جمعہ اور دیگر عبادات ادا فرمائیں گے۔

شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۴ر میں لکھا ہے کہ نبوت کا دروازہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بند کردیا گیا اب کسی کو یہ بات میسر نہیں کہ کسی شریعت منسوخہ سے اللہ کی عبادت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام جس وقت اتریں گے تو اسی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔

اور امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی متابعت کریں گے''۔ (مکتوبات: ۶ ۳)

مذکورہ تمام احادیث سے بہت ہی واضح اور صاف طور پر یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی آمد ہوگی اور ضرور ہوگی، اور وہ شریعت وملت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور نفاذ کے لئے ہوگی اور قرآن مجید اور سنت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہی نظام ودستور پر عمل ہوگا، اور اسی کی ترویج واشاعت اہم اور بہر صورت ہوگی، اور اسی پر پوری امت کا محکم عقیدہ اور راسخ یقین ہے، جو کسی بدعقیدہ قادیانی کے شکوک وشبہات سے ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ مغفرت ونجات کی راہ میں خلل انداز نہیں ہوسکتی، ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہیں نہ کہ مرزا قادیانی پر، اگر کسی کو ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں شیطان لعین پر ایمان ہو وہ اس کا حسب جہنم ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن وسنت کا علم کس طرح ہوگا؟

یہ بات تو پچھلے صفحات میں واضح ہوگئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد شریعت وملت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں گے، مگر آپ کو شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کا علم کیسے ہوگا، جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہی وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

قرآن مجید کتابِ ہدایت ہے، جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابدیت وقطعیت کی شان کے ساتھ نازل ہوئی ہے، اور عقیدۂ ختم نبوت کی تمام تشفی بخش شکوک وشبہات ختم کر کے ایمان ویقین کی طمانینت اور شرحِ صدر کی نعمت سے دلوں کو روشن اور ضمیر کو بیدار رکھتی ہے، اس سوال کا جواب ہمیں قرآن فراہم کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن وسنت کا علم دے کر نازل کیا جائے گا

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چار چیزوں کا علم عطا فرمایا (۱) کتاب (۲) حکمت (۳) تورات (۴) انجیل۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم/ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا: وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ۔ اللہ تعالیٰ انہیں کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دے گا۔ (آل عمران: ۴۸)

اور جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے احسانات وانعامات کا ذکر فرمائیں گے تو ارشاد ہوگا: إِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم کو کتاب وحکمت اور تورات وانجیل تعلیم کیں (المائدہ: ۱۱۰)۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو چار چیزوں کی تعلیم دینے کا ذکر فرمایا: تورات وانجیل کا تو ہمیں معلوم ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ ''کتاب وحکمت'' کیا ہیں؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب وحکمت کا علم اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کیا جائے گا، یہاں کتاب وحکمت سے مراد قرآن مجید اور سنتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہے؛ کیوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد قرآن مجید اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شریعت مطہرہ کے موافق حکم کریں گے اور یہ جب ہی ہوسکتا ہے کہ ان کو کتاب وسنت کا علم منجانب اللہ عطا کر دیا جائے، اسی لئے حق تعالیٰ جل مجدہ بروز قیامت ان پر اپنی نعمتوں کا جب احسان شمار کرائیں گے، تو ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوگا کہ جس طرح تورات اور انجیل کا علم منجانب اللہ بغیر کسی تعلیم وتعلم کے عطا ہوا تھا؛ کیوں کہ عیسیٰ جب اس دنیا میں تشریف فرما تھے تو اس وقت ان کے لئے انجیل ہی قابل عمل تھی، کتاب یعنی قرآن تو نازل ہی نہیں ہوئی تھی، اور نہ ہی حکمت یعنی سنت تھی؛ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت نہیں ہوئی تھی۔

کتاب وحکمت کا علم ان کو اسی لئے عطا کیا گیا کہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد اسی کے موافق فیصلہ وحکم فرمائیں گے، اس سے بھی حیات ابن مریم ثابت ہوتا ہے۔

کتاب وحکمت سے مراد قرآن وسنت ہے

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید میں کتاب وحکمت کی نعمت کن کو ملی، جب ہم قرآن مجید میں غور کرتے ہیں تو یہ دعاء ملت ابراہیمی کے سرخیل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے عوام کی گمراہی و بے راہ روی کفر وشرک کی ظلمت سے دکھی ہوکر:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ تعمیر کرتے ہوئے یہ دعاء فرمائی تھی:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ (البقرۃ:۱۲۹)

''اے ہمارے رب ان میں ان ہی میں رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور انہیں پاک کرے''۔

حدیث میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس دعاء کا جواب حق تعالیٰ کی طرف سے یہ ملا کہ آپ کی دعاء قبول کر لی گئی اور یہ رسول آخری زمانہ میں بھیجے جائیں گے۔ (ابن جریر وابن کثیر: معارف القرآن: گلدستہ ۱/۲۲۹)

مسند احمد میں ایک حدیث ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تھا جب کہ آدم علیہ السلام پیدا بھی نہیں ہوئے تھے؛ بلکہ ان کا

خمیر ہی تیار ہو رہا تھا، اور میں آپ لوگوں کو اپنے معاملہ کی ابتداء بتلاتا ہوں کہ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کے خواب کا مظہر ہوں۔ (حوالہ بالا)

الغرض کتاب سے مراد قرآن مجید اور حکمت سے مراد سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے سورۂ آل عمران کی آیت ۴۸ر میں اور سورہ مائدہ کی آیت ۱۱۰ر میں بھی کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد سنت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، جو حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل ہونے کے ساتھ عطا فرمادیں گے؛ تاکہ عادل حکمران کی حیثیت سے زمین پر حق کو قرآن وسنت سے غالب کریں گے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

’’بے شک مومنوں پر اللہ نے احسان کیا کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے، بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے‘‘۔

اسی طرح دوسرے مقامات پر بھی کتاب وحکمت کا ذکر ہے اور ان تمام آیات میں کتاب سے مراد قرآن کریم کا علم اور حکمت سے مراد سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؛ لہٰذا ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تورات وانجیل سکھائی اسی طرح وہ انہیں قرآن وسنت سکھا کر ہی نازل فرمائیں گے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے یہی سوال کیا گیا تھا، جس کے جواب میں شیخ نے

ایک مستقل رسالہ لکھا جس کا نام ہے" الاعلام بحکم عیسیٰ"۔

شیخ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کا علم چار طریقے سے ہوگا۔

جس کو ہم حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "المحکم فی نزول ابن مریم" سے قارئین کی مزید تسلی و تشفی اور نور علی نور علمی عقیدہ کے رسوخ کے لئے نقل کررہے ہیں، ورنہ مذکورہ جواب جو قرآنی آیات سے دیا گیا ہے، جس پر کوئی کلام نہیں، وہ نص قطعی اور آخری جواب ہے۔

طریقہ اول:(۱)

جس طرح ہر نبی اور رسول کو بذریعہ وحی اپنی شریعت کا علم ہوتا ہے، اس طرح ہر نبی کو بذریعہ وحی کے انبیاء سابقینؑ اور لاحقین یعنی گزشتہ اور آئندہ انبیاء کی شریعتوں کا علم بھی ہوتا ہے، جبرئیل علیہ السلام کی زبانی یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں پیغمبر پر فلاں کتاب نازل ہوئی اور فلاں نبی پر فلاں کتاب نازل ہوئی اور توریت اور انجیل اور زبور میں تو خاص طور پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اوصاف مذکور ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے اہم مقاصد میں یہ تھا، مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ، یعنی اپنی امت کو اس کی بشارت سنادیں کہ جس نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام انبیاء علیہم السلام خبر دیتے آئے اب اس کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

(۱) قَالَ السُّيُوْطِيْ: اَلطَّرِيْقُ الْأَوَّلُ أَنَّ جَمِيْعَ الْأَنْبِيَاءِ قَدْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ فِيْ زَمَانِهِمْ بِجَمِيْعِ شَرَايِعِ مَنْ قَبْلَهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ بِالْوَحْيِ مِنَ اللهِ عَلٰى لِسَانِ جِبْرَئِيْلَ وَبِالتَّنْبِيْهِ عَلٰى بَعْضِ ذٰلِكَ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْهِمْ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذَالِكَ أَنَّه وَرَدَ فِي الْأَحَادِيْثِ وَالْاٰثَارِأَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَرِّ أُمَّةٍ بِمَجِيْئِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخبَرَهُمْ بِجُمْلَةٍ مِّنْ شَرِيْعَةٍ يَأْتِيْ بِهَا تُخَالِفُ شَرِيْعَةِ عِيْسٰى وَكَذَالِكَ وَقَعَ لِمُوْسٰى دَاؤدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِيْ اٰخِرُ مَا

قَالَ. (کذا فی الاعلام: ۲/۱۵۷)

بعد ازاں شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے توریت اور انجیل اور زبور میں جو بشارتیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ہیں، ان کو نقل کیا ہے، اہل علم اصل کی مراجعت کریں)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بار بار اپنی امت کو اس کی تاکید اکید کی کہ اگر اس نبی آخر الزماں کا زمانہ پاؤ تو ضرور ان پر ایمان لانا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف بتلائے، صحابہ رضی اللہ عنہم کے اوصاف میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

اَنَاجِیْلُھُمْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ رَھْبَانٍ بِاللَّیْلِ لَیُوْثٌ بِالنَّھَارِ

ترجمہ: ان کی انجیل ان کے سینوں میں محفوظ ہوگی یعنی وہ اپنی کتاب یعنی قرآن کے حافظ ہوں گے، رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔

طریقۂ دوم (۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم کو دیکھ کر شریعت کے تمام احکام سمجھ جائیں گے، نبی اور رسول کا فہم اور ادراک تمام امت کے فہم اور ادراک سے بالا اور برتر ہوتا ہے، امت کے تمام فقہاء اور مجتہدین نے مل کر جو شریعت کے احکام کو سمجھا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تنہا فہم وادراک ہزاروں ہزار درجہ اس سے بلند اور برتر ہوگا، نبی کی قوت قدسیہ بمنزلہ آفتاب کے ہے اور فقہاء اور ائمہ اجتہاد کی قوت ادراکیہ بمنزلہ ستاروں کے ہے۔

طریقۂ سوم (۳)

حافظ ذہبی اور حافظ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے صحابی رضی اللہ عنہ بھی ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی وفات سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، علاوہ شب معراج کے بار بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنا روایات سے ثابت ہے، پس جس طرح صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا علم حاصل ہوا اسی طرح اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ ہوا ہو تو کوئی

مستبعد نہیں، خصوصاً جب کہ احادیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور ابن مریم کے درمیان کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں، وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے، اور ظاہر ہے جب عیسیٰ علیہ السلام حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے تو ضرور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے واقف ہوں گے۔

(۱) رَوٰی اِبْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَنَّ اِبْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُ نَبِیٌّ وَلَا رَسُوْلٌ أَلَا أَنَّهُ خَلِيْفَتِیْ فِیْ أُمَّتِیْ بَعْدِیْ (كذا فى الاعلام :۱۶۱/۱)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی بھی ہیں اور صحابی بھی، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی سب سے اخیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی، باقی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے گزر گئے۔ (کذا فی الاعلام: ۱۶۱/۲)

طریقۂ چہارم (۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد روحانی طور پر پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحالت بیداری بار بار ملاقات فرمائیں گے اور جس چیز کی ضرورت ہوگی، وہ براہ راست بالمشافہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمالیں گے۔

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام کی ارواح طیبہ سے ملاقات فرماتے تھے، مکہ مکرمہ سے جب معراج کے لئے براق پر روانہ ہوئے تو راستہ میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات ہوئی، ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب دیا، ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔

پس جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم میں تشریف فرما تھے، اور حضرت موسیٰ اور

حضرت عیسیٰ عالم برزخ میں تھے، اور ملاقات ہوتی رہی اور سلام وکلام ہوتا رہا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کی، اسی طرح اس کا برعکس بھی ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد اس عالم میں تشریف فرما ہوں اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ میں ہوں اور طرفین میں ملاقات ہو سکے اور افاضہ اور استفادہ کا سلسلہ جاری رہ سکے۔

أَنَّ جَمَاعَةَ أَئِمَّةِ الشَّرِيعَةِ نَصُّوا عَلَى أَنَّ مِنْ كَرَامَةِ الْوَلِيِّ أَنْ يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجْتَمِعُ بِهِ فِي الْيَقْظَةِ، وَيَأْخُذُ عَنْهُ مَا قُسِمَ لَهُ مِنْ مَعَارِفَ وَمَوَاهِبَ، وَمِمَّنْ نَصَّ عَلَى ذٰلِكَ مِنْ أَئِمَّةِ الشَّافِعِيَّةِ: الْغَزَالِيُّ، والبارزي، والتاج ابن السبكي، والعفيف اليافعي، وَمِنْ أَئِمَّةِ الْمَالِكِيَّةِ القرطبي، وابن أبي جمرة، وابن الحاج فِي "الْمَدْخَلِ".

وَقَدْ حُكِيَ عَنْ بَعْضِ الْأَوْلِيَاءِ أَنَّهُ حَضَرَ مَجْلِسَ فَقِيهٍ، فَرَوَى ذَلِكَ الْفَقِيهُ حَدِيثًا، فَقَالَ لَهُ الْوَلِيُّ: هَذَا الْحَدِيثُ بَاطِلٌ، فَقَالَ الْفَقِيهُ: وَمِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ عَلَى رَأْسِكَ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أَقُلْ هَذَا الْحَدِيثَ، وَكُشِفَ لِلْفَقِيهِ فَرَآهُ، وَقَالَ الشيخ أبو الحسن الشاذلي: لَوْ حُجِبْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْفَةَ عَيْنٍ مَا عَدَدْتُ نَفْسِي مَعَ الْمُسْلِمِينَ.

فَإِذَا كَانَ هَذَا حَالَ الْأَوْلِيَاءِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعِيسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى بِذٰلِكَ أَنْ يَجْتَمِعَ بِهِ فِي أَيِّ وَقْتٍ شَاءَ، وَيَأْخُذَ عَنْهُ مَا أَرَادَ مِنْ أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ احْتِيَاجٍ إِلَى اجْتِهَادٍ، وَلَا تَقْلِيدٍ لِحُفَّاظِ الْحَدِيثِ (كذا فى اعلام: ۲/۱۶۳، الحاوي للفتاوى للسيوطي:۲/۱۷۹)

ترجمہ: اور ائمہ شریعت کی ایک جماعت نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ ولی کی کرامات میں سے یہ ہے کہ وہ حالات بیداری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشینی کا شرف حاصل کرتا ہے، اور آپ سے علوم ومعارف میں سے جو اس کے لئے مقدر ہے حاصل کرتا ہے اور ائمہ شافعیہ میں سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور بارزی رحمۃ اللہ علیہ اور تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ اور عفیف یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور ائمہ مالکیہ میں سے قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ابن جمرہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حاج رحمۃ اللہ علیہ نے مدخل میں تصریح کی ہے، اور بعض اولیاء سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیہ کی مجلس میں تشریف لے گئے، ان سے اس فقیہ نے کوئی حدیث روایت کی، تو ان ولی نے یہ فرمایا کہ یہ حدیث تو باطل ہے، تو فقیہ نے فرمایا کہ کیسے؟ انھوں نے کہا کہ دیکھئے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے سرہانے تشریف فرما ہیں، اور فرما رہے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو نہیں کہا، اور ان فقیہ کو بھی مکشوف ہوا اور انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بحالت بیداری اپنی آنکھوں سے زیارت کی، اور شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میں ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے حجاب میں رہوں تو میں اپنے کو مسلمان نہ سمجھوں، پس جب اولیاء کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہ حال ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بدرجۂ اولیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مجتمع ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو چاہیں گے احکام شرعیہ کا استفادہ فرمائیں گے، اور آپ کو کسی اجتہاد یا حفاظ حدیث کی تقلید کی حاجت نہ ہوگی"۔

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی؟

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ نبی سے وصف نبوت کبھی زائل نہیں ہوتا تو کیا حضرت

عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی، اور اگر وحی نازل ہوگی تو وہ وحی کس قسم کی ہوگی وحی نبوت ہوگی یا وحی الہام؟

جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نبوت کا نزول ہوگا، مسند احمد اور صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی میں نواس بن سمعان کی حدیث میں ہے:

كَذٰلِكَ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ أَنِّيْ قَدْ أُخْرِجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ (الحديث، التواتر رقم:۵، مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ کی وحی آئے کہ تم مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جاؤ''۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نزول کے بعد وحی کا نزول ہوگا اور لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جبرئیل امین زمین پر نہیں آئیں گے یہ بالکل بے اصل ہے شب قدر میں ملائکہ اور جبرئیل امین کا زمین پر اترنا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ (القدر:۴-۵)

حدیث میں ہے کہ جنب کو حالت جنابت میں بغیر وضوء کے نہ سونا چاہیے، مجھے اندیشہ ہے کہ جبرئیل امین اس کی موت کے وقت حاضر نہ ہوں، معلوم ہوا کہ مرتے وقت مومن کے پاس فرشتے اور جبرئیل امین علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں، اگر مرتے وقت وہ باوضوء ہو:

وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ إِذَا نَزَلَ لَا يُوْحٰى إِلَيْهِ وَحْيًا حَقِيْقِيًّا بَلْ وَحْيُ اِلْهَامٌ وَهٰذَا الْقَوْلُ سَاقِطٌ مُهْمَلٌ- لِأَمْرَيْنِ- أَحَدُهُمَا مُنَابِذَتَهُ لِلْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِوَالثَّانِيْ إِنْ مَا تَوَهَّمَه هٰذَا الزَّاعِمُ مِنْ تَعَذُّرِ الْوَحْيِ الْحَقِيْقِيْ فَاسِدٌ لِأَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ فَأَيُّ مَانِعٍ (كذا فى الاعلام:۲/۱۶۵)

ترجمہ: یعنی جس شخص نے گمان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام پر حقیقی وحی کا نزول نہ ہوگا بلکہ وحی الہام ہوگی یہ زعم فاسد اور مہمل ہے، اول تو اس حدیث صحیح کے خلاف ہے جو بیان کر چکے، دوم یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور نبی سے وصف نبوت کبھی زائل نہیں ہوسکتا واللہ اعلم (القول المحکم فی نزول ابن مریم علیہ السلام حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ: صفحہ: ۲۹۹۔تا ۳۰۴)

باب چہارم

عقیدہ نزول عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام پر اجماع امت

علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

(۱) علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ شرح عقیدۂ سفارینیہ صفحہ ۹۰ / جلد دو میں لکھتے ہیں:

اَمَّا الْإِجْمَاعُ فَقَدْ اَجْمَعَتِ الْأُمَّهُ عَلٰی نُزُوْلِهِ وَلَمْ يُخَالِفْ فِيْهِ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الشَّرِيْعَةِ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ الْفَلَاسَفَةُ وَالْمَلَاحَدَةُ مِمَّا لَا يَعْتَدُّ بِخَلَافِهِ وَقَدْ اِنْعَقَدَ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ عَلٰی أَنَّهُ يَنْزِلُ وَيَحْكُمُ بِهٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَلَيْسَ يَنْزِلُ بِشَرِيْعَةٍ مُّسْتَقِلَّةٍ عِنْدَ نُزُوْلِهِ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنْ كَانَتِ النُّبُوَّةُ قَائِمَةٌ بِهِ وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِهَا وَيَتَسَلَّمُ الْأَمْرُ مِنَ الْمَهْدِیْ وَيَكُوْنُ الْمَهْدِیْ مِنْ أَصْحَابِهِ وَاِتِّبَاهُ مُتَّصِفٍ بِهَا وَيَتَسَلَّمُ الْأَمْرُ مِنَ الْمَهْدِیْ وَيَكُوْنُ الْمَهْدِیْ مِنْ أَصْحَابِهِ وَاَتْبَاعِهِ كَسَائِرِ أَصْحَابِ الْمَهْدِیْ حَتّٰی أَصْحَابَ الْكَهْفِ الَّذِيْنَ هُمْ مِنْ اَتْبَاعِ الْمَهْدِیْ كَمَا مَرَّ.

علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عقیدۂ سفارینیہ میں فرماتے ہیں، یعنی امت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر اجماع ہو چکا ہے، جس کی مخالفت کسی ایک نے اہل شریعت میں سے نہیں کی سوائے فلاسفہ اور ملحدین کے، اور اس بات پر بھی اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق وموافق ہی حکم وفیصلہ فرمائیں گے، اور وہ کوئی نئی

مستقل شریعت لے کر نازل نہیں ہوں گے گرچہ وہ وصف نبوت کے ساتھ آئیں گے اوران کی نبوت کا مقام ان کو حاصل ہوگا (پہلے حوالہ کے ساتھ گزر چکا ہے کہ وہ ہماری شریعت میں بطور خلیفہ کے ہوں گے) نبوت ان کو پہلے مل چکی ہے، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے بعد اب کسی کو نبوت نہیں ملے گی، نہ ظلی نہ بروزی، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ؛ لہٰذا دھوکہ نہ کھائیں، اور نزول کے بعد امام مہدی دینی قیادت ان کے سپرد کر دیں گے اور امام مہدی اوران کے تمام اصحاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت وسیادت میں دینی امور انجام دیں گے، یہاں تک کہ اصحاب کہف بھی امام مہدی کے ہمراہ اصحاب ہوں گے۔

فتوحات مکیہ میں شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

(۲) لَا خِلَافَ فِیْ أَنَّهُ یَنْزِلُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ، اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ (فتوحات مکیہ باب ۳۷۳ / جلد ۲ / صفحہ: ۳)

ابن حیان رحمۃ اللہ علیہ تفسیر بحر محیط کی رائے:

(۳) ابن حیان تفسیر بحر محیط اور النہر الماد میں لکھتے ہیں:

اِجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰی أَنَّ عِیْسٰی حَیٌّ فِی السَّمَاءِ وَأَنَّهُ یَنْزِلُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلٰی مَا تَضَمَّنُهُ الْحَدِیْثُ الْمُتَوَاتِرُ (صفحہ: ۴۷۳، جلد: ۲)

تمام امت کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں انکا نزول ہوگا، جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ (تفسیر بحر محیط آیت آل عمران: ۵۵)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

(۴) نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حدیث باجماع محدثین درجہ تواتر کو پہنچی ہے اب ہم بطور نمونہ چند ائمہ حدیث وتفسیر کی شہادتیں اس بارہ میں پیش کرتے ہیں، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

اپنی تفسیر میں لکھے ہیں:

وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخْبَرَ بِنُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد تواتر کو احادیث پہنچ چکی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نازل ہوں گے، امام عادل اور انصاف پسند حکمران کی حیثیت سے۔

(۵) امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سورۂ نساء کی آیت نمبر ۱۵۹ / کے تحت لکھتے ہیں:

وَأَنَّهُ بَاقٍ حَيٌّ وَأَنَّهُ سَيَنْزِلُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيْثُ الْمُتَوَاتِرَةُ (ابن کثیر جلد ۲ / صفحہ: ۴۵۴ تفسیر سورۂ نساء، آیت نمبر ۱۵۹)

عیسیٰ علیہ السلام ابھی باقی زندہ موجود ہیں، وہ قیامت سے پہلے نازل ہوں گے، اس پر احادیث متواترہ دلالت کرتی ہیں۔

امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

(۶) امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الابانۃ عن اصول الدیانۃ میں لکھتے ہیں:

قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يٰعِيْسٰى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ إِلَيْهِ وَاجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ: رَفَعَ عِيْسٰى إِلَى السَّمَاءِ (كتاب الابانة عن أصول الديانة:٤٦)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے عیسیٰ میں آپ کو وفات دوں گا، (بعد میں) اور (ابھی) آپ کو اٹھالیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کو یہود، یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔ (الابانۃ: ۴۶)

(۷) علامہ طبری صاحب جامع البیان کی رائے:

لَتَوَاتَرَ الْاَخْبَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ.

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث میں ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے (تفسیر طبری جلد ۵ صفحہ ۴۵۱) سورۂ آل عمران: آیت نمبر ۵۵)

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب روح المعانی کی رائے:

(۸) علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ وَاشْتَهَرَتْ فِيْهِ الْأَخْبَارُ وَنَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ عَلٰى قَوْلٍ وَوُجُوْبِ الْاِيْمَانِ بِه وَأَكْفُرِ مُنْكِرِهِ كَالْفَلَاسَفَةِ مِنْ نُزُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لِاَنَّهُ كَانَ نَبِيًّا قَبْلَ تَحَلِّيْ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبُوَّةِ فِيْ هٰذِهِ النَّشْأَةِ.اھ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے پر امت کا اجماع ہے، اس کی احادیث حد شہرت کو پہنچ گئی ہیں، اور اتنی کثرت سے آئی ہیں کہ تواتر معنوی کا درجہ ان کو حاصل ہوگیا ہے، اس قول پر کتاب اللہ گواہ ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کا انکار کفر ہے (انکار کرنے والا کافر ہے) جیسے فلاسفہ (آج کل قایانی، پرویزی شکیلی، غامدی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخری زمانہ میں ہوگا، وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے وصف نبوت سے نوازے گئے تھے۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

(۹) علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَجَمِيْعُ مَا سَقْنَاهُ بِالِغُ حَدِّ التَّوَاتُرِ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَّهُ فَضْلُ

اِطْلَاعٍ فَتَقَرَّرَ یَجْمَعُ مَا سَقْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْجَوَابِ اَنَّ الْاَحَادِیْثَ الْوَارِدَةَ فِی الْمَهْدِی الْمُنْتَظِرِ مُتَوَاتِرَةٌ وَالْاَحَادِیْثُ الْوَارِدَةُ فِی الدَّجَّالِ مُتَوَاتِرَةٌ وَالْاَحَادِیْثَ الْوَارِدَةُ نُزُوْلِ عِیْسٰی مُتَوَاتِرَةٌ.

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب توضیح میں وضاحت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے آنا، دجال کا قتل امام مہدی کا ظہور یہ سب حد تواتر کو پہنچی ہوئی، احادیث ہیں جو ہر اس شخص پر واضح ہے، جس کو تھوڑی بھی علمی سود بود ہے۔

علامہ صدیق حسن خان کی رائے:

(۱۰) علامہ صدیق حسن خان قنوجی نے اپنی تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے:

وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَحَادِیْثُ بِنُزُوْلِ عِیْسٰی جِسْمًا اَوْضَحَ ذٰلِکَ الشَّوْکَانِیْ فِیْ مُؤَلِّفٍ مُسْتَقِلٍّ یَتَضَمَّنُ ذِکْرَ اَوْ رَدَّ فِی الْمَهْدِیْ الْمُنْتَظِرِ وَالدَّجَالُ وَالْمَسِیْحُ وَعَزَّ فِیْ غَیْرِهِ وَصَحَّحَهُ الطَّبْرِیْ هٰذَا الْقَوْلَ وَاَرَا بِذٰلِکَ الْاَحَادِیْثَ الْمُتَوَاتِرَةَ (فتح البیان: جلد ۳، صفحہ: ۲۹۳، تفسیر سورۂ نساء، آیت نمبر: ۱۵۹)

عیسیٰ کے جسما نازل ہونے کے بارے میں احادیث متواترہ وارد ہیں، علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل رسالہ رسالہ میں وضح کیا ہے، جو مہدی موعود اور دجال اور مسیح کے بارے میں ہے، اور اس کے غیر کو بھی اس میں بیان کیا ہے، اور اس قول کی طبری نے تصحیح کی اور اس کے بارے میں احادیث متواترہ وارد ہیں۔

علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

(۱۱) علامہ زمخشری امام المعتزلین تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں:

فَاِنْ قُلْتَ کَیْفَ کَانَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَعِیْسٰی یَنْزِلُ فِیْ اٰخِرِ

الزَّمَانِ؟ قُلْتُ: مَعْنٰی کَوْنِہٖ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ اَنَّہٗ لَا یُنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَہٗ وَعِیْسٰی مِمَّنْ نَبَّأَ قَبْلَہٗ (تفسیر کشاف، صفحہ:۸۵۸، سورہ الاحزاب، آیت نمبر:۴۰)

اگر تو یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر الانبیاء کیسے ہوئے حالاں کہ عیسیٰ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے، میں کہوں گا کہ آخر الانبیاء ہونے کے معنیٰ یہ ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا، اور عیسیٰ علیہ السلام اُن نبیوں میں سے ہیں، جن کو نبوت پہلے مل چکی ہے۔

قارئین مذکورہ تمام احادیث متواترہ اور اس کی علمی شہادتیں اور اجماع امت نیز شارح بخاری حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری اور تلخیص الحبیر میں تصریح کی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آسمان سے اترنے اور نازل ہونے کی احادیث تواتر کے درجہ کی ہیں، اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ معتزلہ کے امام علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ جیسے شخص نے بھی حیات عیسیٰ ابن مریم اور آسمان سے نزول اور اترنے کے عقیدہ کا انکار نہیں کر رہے ہیں؛ بلکہ پر زور انداز میں لکھ رہے ہیں، اور حیات عیسیٰ اور نزول عیسیٰ کو ثابت کر رہے ہیں۔

مگر مرزا قادیانی اپنی بکواس وخرافات اور اسلام کے اجماعی عقیدہ کے خلاف دلخراش ودل تراش ایسی بے ہودہ باتیں لکھتا ہے کہ ایک ایمان والا کانپ اٹھتا ہے۔

مرزا قادیانی کی جسارت

مرزا قادیانی نے اول تو یہ کوشش کی کہ نزول مسیح علیہ السلام کی روایتوں پر کوئی جرح کرے، مگر وہ روایتیں حد تواتر کی ہیں، صحیح ہیں، امت نے قبول کیا ہے، اسی پر عقیدۂ اسلام کی بنیاد واساس ہے، اس ناعاقبت اندیش کو راہ فرار اور گنجائش نہ ملی تو صد ہزار افسوس کہ اصحاب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعن کا نشانہ بنانا شروع کیا اور زبان بد کھولنا ضروری جانا تا کہ صحابہ سے منقول روایتوں کا اعتماد مجروح کرے۔

چند نمونے

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عند المحدثین کتنا اونچا مقام ہے، اور علماء امت کتنی قدر ومنزلت کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتی ہے اور مرزا قادیانی نے کہہ دیا کہ وہ ایک معمولی

انسان تھا۔ (دیکھئے ازالۃ الشکوک: صفحہ: ۵۹۷، روحانی خزائن، جلد ۳ر صفحہ: ۴۲۲)

(۲) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی توہین: کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے، حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔ (نزول مسیح: ۹۹، خزائن: ۸ر صفحہ: ۴۴۷)

(۳) حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی توہین میں مرزا نے جو لکھا ہمارا قلم اسے لکھنے سے بھی قاصر ہے۔ (دیکھئے: ایک غلطی کا ازالہ: صفحہ: ۹ر خزائن، جلد ۱۸ر صفحہ: ۲۱۳)

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین: پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے، اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو تلاش کرتے ہو، معاذ اللہ۔ (ملفوظات: جلد: ۲ر صفحہ: ۱۴۲)

(۵) بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، ۲۸۵، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۱ر صفحہ، ۲۸۵)

(۶) جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غبی تھا اور درایت نہیں رکھتا تھا۔ (اعجاز احمدی: صفحہ: ۱۸، مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ر صفحہ: ۱۲۷)

(۷) جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے، اس کو چاہئے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ: ۴۱۰، مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۲۱ر صفحہ: ۴۱۰)

(۸) بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)۔ (حقیقۃ الوحی: ۳۴ر مندرجہ روحانی خزائنل جلد ۲۲ر صفحہ: ۳۶)

(۹) میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ر صفحہ: ۲۷۸، مجموعہ اشتہارات جلد دوم: ۳۹۶)

(۱۰) ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کیا تھا ے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔ (ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری ۱۹۱۵ء، ص: ۵۷)

قارئین ذرا آپ ہی انصاف سے کام لیں کہ یہ مرزا قادیانی کیا بکواس کر رہا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم جو حاملین قرآن اور نمونۂ قرآن ہیں، ان کی شان میں کیسے الفاظ سے گستاخیاں کر رہا ہے، کیا اس کے کفر میں ابھی بھی کوئی شک ہوسکتا ہے، تاہم جب علماء امت اور فداء ختم نبوت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر ایک خزانۂ دفتر اور احادیث کا بے پایاں مجموعہ پیش کر دیا تو مرزا قادیانی پاگل ہوگیا، جھنجھلا کر بوکھلا کر، اناپ شناپ بکواس کرنے لگا، اور ایسی بات کہہ دی کہ اس کا کفر والحاد کافروں پر بھاری پڑ گیا۔

شانِ ختم نبوت کی گستاخیاں

مرزا قادیانی لعین ازلی لکھتا ہے:

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی میں نے پوری کر دی۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ: صفحہ ۱۰۱، خزائن: جلد ۱۷، صفحہ: ۲۶۳)

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی غلطیاں ہوئیں، کئی الہام سمجھ میں نہ آئے۔ (ملخص ازالۂ اوہام: صفحہ: ۶۸۸، خزائن: جلد: ۳ رصفحہ: ۴۷۱)

(۳) یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتی کہ محمد رسول اللہ سے بڑھ سکتا ہے۔ (الفضل قادیان جلد ۱۰ رنمبر: ۵ / ۱۷ / جولائی ۱۹۲۲) جب کہ نبوت ورسالت منجانب اللہ اعلیٰ فضل وکمال ہے، اس سے آگے کوئی نہیں جاسکتا ہے۔

(۴) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے؛ حالاں کہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔ (الفضل قادیان جلد ۱۱ رنمبر ۶۶ رصفحہ: ۹ / ۲۲ رفروری ۱۹۲۴ء)

(۵) میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفیٰ کوئی شئ نہیں، معاذ اللہ۔ (اعجاز احمدی، ۵۶ رخزائن، جلد ۱۹ رصفحہ: ۱۶۸)

جھوٹ پر لعنت ہو اِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ، چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

(۶) آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ منکشف نہ ہوئی تھی۔ (ازالۂ

اوہام: ۶۹۱، روحانی خزائن، جلد ۳/صفحہ: ۴۷۳)

یہ عقیدہ کفر ہے مرزا کافر تھا، کفریات مرزا یہی تو ہے کیا ایک کافر مثیل مسیح یا مہدی ہوسکتا ہے جو ہوگا۔

یہ ہمارا موضوع نہیں ہے، بات حیات عیسیٰ ابن مریم کی چل رہی تھی، جب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ نزول عیسیٰ ابن مریم اور حیات ابن مریم کے ایسے شواہد ودلائل ہیں، جن کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا تو قادیانی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کیا مگر پھر بھی جان بخشی نہ ہوئی تو حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے بعد روئے زمین پر قیامت تک اَکْمَلُ الْعِلْمِ اور اَعْقَلُ النَّاسِ ہیں وہاں پہنچا، اور لکھ گیا کہ ابن مریم اور دجال کی حقیقت ان پر منکشف نہ ہوئی تھی، کہ ابن مریم سے مراد چراغ بی بی کا منحوس ومردود غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کا لعین بیٹا قادیان کے ضلع گورداس پور کا آنے والا ہے، اور قرآن میں جس عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا ذکر ہے اس سے مراد قادیانی تھا، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مراد مریم بتول عفیفہ طاہرہ کا کلمۃ اللہ لیتے رہے، جب کہ مراد غلام احمد قادیانی تھا، یہ ہے قادیانیت کی لعنت۔

روحانی خزائن: جلد: ۱۸، صفحہ: ۲۴۰، اور دافع البلا: صفحہ: ۲۰ پر ایک شعر ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

لعنت ہو تمام عالم کی جانب سے جھوٹے پر اور اس کی جماعت پر جب کہ مسلمان یہ پڑھتے ہیں:

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

مرزا قادیانی نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی نشانہ بنا دیا کہ قرآن میں جس عیسیٰ ابن مریم کی آمد کا ذکر ہے، اس سے مراد پنجاب کا بدصورت وبدبخت جس کا باپ غلام مرتضیٰ، ماں چراغ بی بی ہے نہ کہ وہ عیسیٰ جس کا باپ نہیں وہ کَلِمَۃُ اللہِ، رُوحُ اللہِ، جس کی ماں مریم عفیفہ طاہرہ تھی، وہ

نہیں گورداس پور کا دھقان قادیان کا غلام احمد ہے، اور عجیب بات ہے۔

مرزا غلام قادیانی نے وہ کہا جو ابوجہل و ابولہب نے بھی نہ کہا

قرآن مجید، فرقان حمید جس آخری نبی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی اور ابدیت وقطعیت کے ساتھ ختم نبوت کی دعوت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید و ربوبیت کا اعلان کر کے آج تک اہل باطل کو تحدی و چیلنج کر رہی ہے اور تمام باطل قوتیں ندامت وشرمندی کے ساتھ جواب سے قاصر ہے، اُن اہل باطل میں سے کسی نے یہ جرأت اور ہمت نہیں کی کہ یہ بے سروپا کی بے بنیاد بات جو محض غلط ہی غلط ہے کہہ دے کہ جس نبی آخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل ہورہا ہے وہ قرآن کی فلاں بات کو نہیں سمجھ سکے، اور یہود و نصاریٰ جو ہر وقت عیب اور نگاہ عقاب سے زبان کھولنے کے لئے تنکے ڈھونڈھ رہے تھے، ان کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ کہہ دے کہ عیسیٰ ابن مریم جو بغیر باپ کے قدرت کی نشانی بن کر تشریف لائے تھے، اب ان کا ایک مثیل آئے گا، اور ایک ایسا شبیہ آئے گا جو اصل عیسیٰ سے بھی زیادہ باکمال ہوگا، یہ بات صرف اور صرف پنجاب کے ایک خبیث امراض کے شکار، مراق، ہیٹیریا، اسہال، تشنج، دردسر، خونی دست، نامردی، دوران سر، کثرت پیشاب دن میں سو بار، زانی وشرابی، بھانو بی بی سے مساج کرانے والا مثیل مسیح بن کر آئے گا۔

کیا خوب دلیل دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت منکشف نہ ہوسکی، لعنت ہو اس عقیدہ کے گڑھنے والے اور عقیدہ رکھنے والے قادیانی اور قادیانیت ومرزائیت پر، یہ وہ بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارک سے آج تک کسی کافر نے بھی نہ کہی جو مردود وبدبخت اور خبیث قادیانی نے کہی۔

انوکھی دلیل

مرزا کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کشمیر میں وفات پاگئے، اس لئے میں غلام احمد دہقان قادیان غلام سفید فام دشمنان اسلام مسیح کا مثیل بن کر آیا ہوں، ارے احمق کیا کوئی یہ دعویٰ کیا ہے کہ فلاں بادشاہ مرگیا اس لئے میں اس کا مثیل بن کر آیا ہوں، اتنے جوتے لگیں گے کہ دماغ کا خناس بھاگ جائے گا، تمہاری اس انوکھی دلیل پر دنیا کے سفہاء بھی

انگشت بدنداں ہیں۔

آنے والے عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام جن کا تذکرہ قرآن مجید اور صحیح احادیث متواترہ میں ہے، ان کی ایک ایک علامت ہمارے حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو آگاہ کر دیا، باخبر کر دیا، اور وہ روز روشن کی طرح واضح اور کھلی ہوئی ہیں، حضرت عیسیٰ ابن مریم کا مثیل وشبیہ نہ کوئی ہوسکتا ہے، نہ ہوگا؛ کیوں کہ عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام رسول اللہ ہیں، جن کی ولادت قدرت کا ایک انوکھا نمونہ ہے، اور نبوت اور معجزات کے واقعات قرآن مجید میں مذکور ہیں، ان کے علاوہ کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا، کیوں کہ وہ صفات وکمالات کسی اور کو اللہ رب العزت نے نہ عطا کی ہے نہ عطا ہوگی، اس لئے کوئی دوسرا شخص ان کا مثیل ومسیح یا شبیہ ہو ہی نہیں سکتا، کیوں کہ زمانۂ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آج تک امت کے ہر طبقہ نے ہر عہد وزمانہ میں وہی عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام مراد لیا جو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً چھ سو سال پہلے بنی اسرائیل میں نبی بنا کر بھیجے گئے تھے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے انجیل اتاری تھی اور قرآن مجید میں سورۂ مریم سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء میں جن کا ذکر ہے اور احادیث میں جن عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے نزول کا ذکر ہے وہ وہی عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔

یعنی دونوں ہی مقام پر یعنی رُفِعَ اِلَی السَّمَاءِ اور نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ میں وہی عیسیٰ مراد ہیں، جو کَلِمَۃُ اللہِ وَرُوْحُ اللہِ ہیں اور دونوں جگہ ایک ہی ذات مراد ہے، ظاہر ہے جن کا رفع ہوا تھا، وہی نازل بھی ہوں گے، نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ سے قادیانی کیسے مراد لیا جاسکتا ہے، جب کہ اس میں سب کی سب خبائث ہی خبائث ہیں، سوچنا بھی گناہ کبیرہ اور کفر والحاد ہے۔

گندا وغلیظ بے مثال جھوٹ

مرزا یا قادیانیوں کا یہ کہنا کہ آنے والے مسیح ابن مریم سے مراد غلام احمد قادیانی ہے، ایسا گندا وغلیظ جھوٹ ہے کہ دنیا جہاں میں اس کی نظیر نہیں، اس جھوٹ کو مرزا غلام قادیانی بھی خود جھوٹ جانتا ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں اصلی عیسیٰ مسیح نہیں ہوں؛ بلکہ جعلی ونقلی ہوں یعنی مثیل مسیح اور شبیہ ہوں، اور ظاہر ہے کہ ہر عقلمند اس بات کو جانتا ہے کہ جعلی ونقلی مثیل جھوٹا ہی ہوتا ہے، کھوٹا ہی ہوتا ہے

اور جعلی ونقلی قابل قبول نہیں بلکہ مردود ونا قابل قبول اور ناپسند ہوتا ہے۔

پھر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد نبوت ورسالت کے بعد جن لعینوں نے نبوت ومسیحیت کے دعوے کئے وہ سب جھوٹے وکذاب تھے اور قیامت تک جو بھی اس طرح کے دعوے کریں گے، وہ سب بھی لعین جھوٹے وکذاب شمار ہوں گے۔

تو جن دلائل سے وہ سب بھی کذاب مرزا بھی کذاب اور جن دلائل سے شریعت ختم نبوت میں وہ مردود ٹھہریں گے مرزا بھی مردود ہی ٹھہریں گے، اور اگر مرزا قادیانی کے دلائل سے مرزا سچے ثابت ہوں گے، تو مرزا سے پہلے والے بھی سچے ثابت ہوں گے، جب کہ مرزا کو بھی اقرار ہے کہ پہلے جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ سب جھوٹے تھے، تو جن دلائل سے مرزا دوسرے کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں، وہی دلائل سے مرزا بھی جھوٹا ثابت ہوگا، مرزا میں کیا کوئی صداقت کی شہادت تھی، مرزا نے جتنی بھی بات کہی از اول تا آخر سب کی سب کذب وافتراء دجل وفریب قرآن وحدیث کا غلط معنیٰ ومفہوم اور پھر طرہ یہ کہ میں اصل مسیح عیسیٰ سے بڑھ کر ہوں۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ، اس سے بہتر غلام احمد ہے

اَسْتَغْفِرُ اللہَ۔

قارئین آپ نے ماضی کے صفحات میں پڑھ لیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے کن کن خوبیوں اور کمالات ومعجزات سے نوازا تھا، اور ان کی آسمان سے آنے کے بعد کیا کیا علامات وشناخت ہوگی۔

جس کا تفصیلی ذکر احادیث متواترہ میں موجود ہے، درحقیقت یہ ختم نبوت کے کمالات ومحاسن میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی آمد یقینی اور حتمی ہے؛ اس لئے ان کا حلیہ ان کے نزول کی کیفیت اس وقت کے احوال اور ان کے نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ کے مقاصد میں سب سے اہم مقصد اور وہ تمام امور جن کا تکوینی طور پر انجام پذیر ہونا ان کے ہاتھوں روز ازل سے متعین ومکتوب ہیں، ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو باخبر کر دیا تاکہ خیر امت

خیریت کے ساتھ شریعت وہدایت پر استقامت سے جم جائے اور زیغ وضلالت، گمراہی ودجالیت کے فتنہ سے محفوظ ومامون رہ سکے، اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی جگہ مثیل وشبیہ کو لعنت ومردودیت کا جامہ پہنا کر دور دور مردود کا نعرہ لگا دے، اب ہم محض ایمان ویقین کے رسوخ کے خاطر چند علامات عیسیٰ ابن مریم کا سپرد قلم کرتے ہیں۔

تا کہ عیاں ہو سکے کہ مرزا قادیانی کذاب ومفتری اور اول درجہ کا کافر تھا، اس کا مسیح یا عیسیٰ سے کیا تعلق؟ مرزا قادیانی دجال کا مثیل وشبیہ بن کر آیا اور گمراہی وضلالت کی بیج بو گیا، اور قادیانی جماعت جہنم کی کاشت ہے جو رشد وہدایت سے محرومی کے ساتھ: وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا۔ کے زمرہ میں داخل ہے اور یہی ان کا حشر ہوگا، ان شاء اللہ ہماری اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رشد وہدایت پر استقامت عطا فرمائے اور جو قادیانیت کی لعنت میں گھر گئے پھنس گئے، اللہ تعالیٰ ہادی ہے ان کو بھی ہدایت کی نورانیت سے نوازا کر جہنم سے بچالے۔ (آمین)

اب قارئین کی سہولت کے لئے حضرت عیسیٰ ابن مریم جو آسمان میں زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے، ان کی موٹی موٹی اور واضح علامتیں جو صحیح اور متواتر احادیث میں ہیں، ان کو ذکر کر دیتے ہیں، تا کہ ہدایت پر جمنے والوں کو مزید یقین اور عقیدہ کا رسوخ حاصل ہو، اور شکوک وشبہات جو قادیانی پیدا کرتے ہیں، اس سے نجات وخلاصی کا روشن راستہ خوب واضح ہو سکے، اللہ ہم سب کو صحیح رہنمائی فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آنے والے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی علامات

(۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشَكَنَّ أَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ اِبْنُ مَرْيَمَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا قسم ہے، اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری

جان ہے عنقریب عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نازل ہوں گے'' (بخاری ومسلم)

پہلی علامت:

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ رب العزت کی قسم کھا کر فرمایا کہ ابن مریم، یعنی عیسیٰ جو مریم کا بیٹا اور جن کی ماں مریم ہے وہ آسمان سے نازل ہوں گے، یعنی سچا مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا، جو مریم بتول کا بیٹا اور اس عیسیٰ کی ماں مریم ہے، وہ ابھی آسمان میں زندہ ہے۔

—— جبکہ ——

جھوٹا مسیح کا دعویٰ کرنے والا بدنام زمانہ غلام احمد تھا اور اس کی ماں کا نام چراغ بی ہے، مریم نہیں؛ اس لئے وہ جھوٹا تھا، جھوٹا مسیح نازل نہیں ہوا؛ بلکہ پیدا ہوا جھوٹا دعویٰ کیا اور مر گیا اور زمین میں گر گیا، سچا زندہ ہے، آسمان میں ہے، نازل ہوگا، پیدا نہیں ہوگا، نام ہی سے سچے اور جھوٹے کا فرق واضح ہو گیا اہل ایمان کے لئے۔

دوسری علامت:

(۲) حَکَمًا عَدْلًا: نازل ہونے والا عیسیٰ ابن مریم، حاکم اور عادل ہوں گے۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق ومصدوق نے آگاہ کر دیا کہ نازل ہونے والے عیسیٰ ابن مریم حاکم ہوں گے، محکوم نہیں، یعنی شریعت محمدیہ علی صاحبھا الف الف صلاۃ والسلام کے موافق خود فیصلے فرمائیں گے، کسی اور عدالت میں انصاف طلب کرنے نہیں جائیں گے، کیوں کہ منجانب اللہ ان کو حاکم بنا کر ہی نازل کیا جائے گا، دوسرے وہ عادل بھی ہوں گے، یعنی زندگی کے ہر شعبۂ حیات میں ان کے عدالت ہی عدالت ہوگی، انصاف ہی انصاف ہوگا، ظلم وزیادتی کا نام ونشان نہ ہوگا، اور یہ تو نبوت کا خاصہ ہے، یعنی سچا عیسیٰ مسیح جو نازل ہوگا، حاکم ہوگا، عادل ہوگا، نہ محکوم ہوگا نہ ہی کسی دوسری عدالت میں انصاف مانگنے جائے گا۔

—— جبکہ ——

جھوٹا مسیح سفید فام حکومت کا محکوم اور غلام تھا، قدرت، اللہ کی، نام بھی غلام، تھا بھی برطانیہ کا غلام، غلامی کی زندگی میں مر کر گر گیا، دشمنان اسلام کی غلامی میں چلتا پھرتا رہا، برطانیہ

حکومت کی خصیہ برداری کرتا رہا، حکمرانی نصیب نہ ہوئی اور اپنی زمین کے کاغذات برطانیہ حکومت کی عدالتوں میں لے کر در بدر کی ٹھوکریں کھاتا رہا، اور برطانیہ حکومت سے منت سماجت کرتا کہ آقا میں آپ ہی کا دم بریدہ کتا ہوں، گوشت آپ کھاؤ اور ہڈیاں میری طرف پھینک دو، مرزئیو! اپنے آقا سے پوچھو پچاس الماریاں کتابیں کس کی شان میں لکھی تھیں، خود لکھتا ہے خود کاشتہ پودا کس کا بولو۔ (حوالہ دیکھلو: روحانی خزائن، جلد ۱۳/صفحہ: ۴-۵-۶)

الغرض جھوٹا محکوم وغلام تھا، نہ حکمرانی نصیب ہوئی نہ ہی عدالت اپنے بیٹے کو وراثت سے محروم کردیا؛ کیوں کہ وہ اس کی نبوت کو نہیں مانتا تھا، لوگوں کی رقمیں کھا گیا براہین احمدیہ کتاب کے نام پر پچاس جلدوں کی قیمت لوگوں سے وصول لی اور حرام خور مر گیا، لوگوں کی رقومات کھا کر، نہ حکمراں تھا نہ عادل پھر مسیح کا مثیل کیسے بنا؟

تیسری علامت:

(۳) فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ: یعنی مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے، (بخاری ومسلم)

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور نزول کے بعد شرکیہ عقیدہ کی نجاست سے زمین پاک ہو جائے گی، یہودیت ونصرانیت اور مسیحیت کا خاتمہ ہو جائے گا، صلیب پرستی کا خاتمہ سچے ابن مریم عیسیٰ مسیح کی علامت ہوگی۔

—— جبکہ ——

جھوٹا مثیل بننے والے مسیح کے دور میں صلیب اور اہل صلیب کو ترقی ہوئی اور مثیل مسیح نے صلیب کی ترویج اور حمایت میں کتابیں لکھیں، اور ابھی بھی قادیانیت کی سیادت وقیادت کا اڈہ صلیبی حکومت کے زیر نظام برطانیہ میں پرورش پا رہا ہے، اور اس کا سرغنہ جو خلیفہ کہلاتا ہے، برطانیہ میں صلیب کے ماتحت موجود ہے، یہی تو دلیل ہے کہ غلام احمد جھوٹا اور کذاب تھا، اور خود مرزا اہل صلیب کے لئے دعا کرتا رہا اپنے کاغذات پر صلیب کا ٹکٹ لگایا اور سکہ استعمال کیا، جس سے صلیب کو مرزا سے بڑھاوا ملا۔

چوتھی علامت

(۴) وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نازل ہونے والے مسیح عیسیٰ علیہ السلام، خنزیر کو قتل کردیں گے، (بخاری ومسلم)۔

یعنی خنزیر خود باقی نہ رہیں گے، جو قوم خنزیر کھاتی ہے، اسلام لے آئے گی، تو وہ خود ہی خنزیر کو قتل کردے گی، پھر تمام جانوروں میں خنزیر بے حیائی اور بے غیرتی میں مشہور ہے، یہی وجہ ہے کہ جو قومیں خنزیر کھاتی ہیں، ان میں غیر معمولی بے غیرتی و بے حیائی پائی جاتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی برکت سے زمین سے بے غیرتی اور بے حیائی یکسر ختم ہو کر مٹ جائے گی، بے غیرتی کی جگہ حیاء وغیرت کا ظہور و وجود ہو جائے گا، مرزا قادیانی کی آمد سے بے غیرتی کو عروج اور ترقی ہوا، خنزیر کھانے والی قوم اور خنزیر کو بڑھاوا ملا اور اب قادیانی کا خلیفہ وہیں موجود ہے، جہاں سب سے زیادہ خنزیر خود اور خنزیر کے فارم موجود ہیں، اور خنزیر خور کا وظیفہ پرور اور مرہون منت زندگی گزار رہا ہے، یہی تو دلیل ہے کہ مرزا جھوٹا تھا، اور اس کی جماعت قادیانی یا مرزائی فرقۂ گمراہ اور جہنمی ہیں۔

پانچواں علامت

(۵) وَيَضَعُ الْحَرْبَ: اور ایک روایت میں ہے: وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ (بخاری ومسلم)

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان سے آنے والے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی ایک علامت یہ بتلائی کہ وہ آکر لڑائی کو اٹھا دیں گے، یا جزیہ کو اٹھا دیں گے، سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو پوری دنیا مسلمان ہو جائے گی، امن و امان قائم ہو جائے گا، کوئی غیر مسلم نہیں ہوگا، صرف مذہب اسلام باقی رہے گا، لہٰذا جنگ بھی ختم اور کوئی غیر مسلم نہیں ہوگا تو جزیہ بھی ختم ہو جائے گا۔

—— جبکہ ——

جھوٹا مثیل آیا تو جنگ مسلمانوں کے خلاف بڑھ گئی، اور اب تک مسلمان مختلف محاذ پر باطل سے ہر طرح کی جنگ میں دفاعی قوت کے ساتھ مصروف ہیں، خود قادیانیت کے باطل عقیدہ

کے خلاف اہل حق مصروف جنگ ہیں، اور نیا محاذ جنگ قادیانیت بن گیا، تو جھوٹے کذاب، مثیل نے جنگ بند کرنے کے بجائے ایک جنگ کا نیا دروازہ کھول دیا۔

اور جزیہ دوسروں سے کیا اٹھاتا، خود مرزا قادیانی اپنا ہی جزیہ صلیبی حکومت سے نہ اٹھا سکا، ساری عمر نصاریٰ اور صلیبی حکومت کا باج گزار بنا رہا، اور اپنے افلاس اور غربت کا دُکھڑا اپنے آقا کو سنا سنا کر صلیبی حکومت سے انکم ٹیکس کی معافی کا التجاء وفریاد کرتا کرتا، مٹی میں گر گیا، سچے مسیح ابن مریم کی آمد سے اسلام مذہب صرف زمین پر رہے گا، جب کوئی دوسرا مذہب نہیں رہے گا تو جنگ کا خاتمہ اور مسلمانوں سے جزیہ نہیں لیا جاتا؛ لہٰذا جزیہ بھی ختم۔

مرزا قادیانی بقول خود اگر مثیل مسیح ہوتا تو یہ چیزیں ظاہر ہوجاتیں، جھوٹا تھا؛ اس لئے نہ ختم ہوئی نہ ہی سچے مسیح علیہ السلام کی آمد سے پہلے ختم ہوگی۔

ایک وضاحت یاد رکھیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد لڑائی، جہاد، جزیہ، کا خاتمہ ہوجائے گا، یہ فیصلہ ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، ابن مریم علیہ السلام نازل ہونے کے بعد اس حکم کو نافذ اور جاری فرمادیں گے، یہ ان کا فیصلہ وحکم نہیں ہوگا، بلکہ ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے، جس کو وہ نافذ کردیں گے، کیون کہ ان کی آمد کے بعد شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلی نفاذ ہوگا۔

چھٹی علامت

(٦) وَيُفِيْضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ (بخاری ومسلم)

اور مال کی اتنی کثرت ہوجائے گی کہ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان سے نازل ہونے والے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی ایک علامت یہ بتلائی کہ ان کے نزول کے بعد مال کی فراوانی اتنی ہوگی کہ اس کو لینے والا کوئی نہ رہے گا، مال پانی کی طرح بہادیں گے، سب غنی ہوجائیں گے، صدقہ وخیرات کوئی قبول کرنے والا نہ رہے گا، اس کی تفصیل پیچھے اوراق میں گزر چکی ہے، یعنی سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی علامت یہ ہوگی کہ ہر شخص فراوانی میں ہوگا، غنی ہوگا، مال سے بے رغبتی ہوجائے گی۔

——جب کہ ——

جھوٹا مثیل مسیح خود ہی دھوکہ دے کر لوگوں سے براہین احمدیہ پچاس جلدوں کی قیمت وصول کر کے مر گیا، اور پوری دنیا سے قادیانی خلیفہ قادیانیت کی لعنت میں رہنے کے لئے ایک رقم وصولتا ہے، جھوٹا مال وصولتا ہے، سچے مسیح مال پانی کی طرح بہا دیں گے، جھوٹا مثیل مسیح خود لوگوں سے اپنے مکان اور لنگر خانہ اور پریس اور کتب خانہ کے لئے چندہ مانگ کر اپنے جھوٹے اور کذاب مثیل مسیح ہونے کی دلیل فراہم کر کے ہمیں ثبوت دے گیا کہ وہ ایک نمبری جھوٹا فراڈی تھا۔

ساتویں علامت

(۷) حَتّٰی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا (بخاری ومسلم)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں عبادت ایسی لذیذ ہوجائے گی کہ ایک سجدہ کی لذت کے مقابلہ میں دنیا ومافیہا کی دولت حقیر معلوم ہوگی، اس کلمہ کی وضاحت حدیث نمبر ایک میں ہوچکی ہے، تاہم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد حق پرستی اور اَنَابَتْ اِلَی اللّٰہِ اور آخرت کا دھیان واستحضار اس قدر غالب ہوجائے گا کہ حق تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے ایک سجدہ مومن کو تمام دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہوجائے گا، کیوں کہ سجدہ سے باقی ذات کا قرب اور آخرت میں باقی نعمت ملے گی، جب کہ دنیا فانی ہے اور اس کی تمام چیزیں فنا ہوں گی، لہٰذا مومن کا دھیان فانی سے ہٹ کر باقی اور عالم بقا کی طرف متوجہ ہوجائے گی، اور یہ برکت ہوگی، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ کی اور وجود مسعود اور موجودگی امت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر نفاذ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

——جب کہ ——

جھوٹا مثیل مسیح خود دنیا پرستی شہوت پرستی، نفس پرستی کا نمونہ قائم کر گیا، خود زنا کرتا اور اپنے گھرانہ کو عشرت کدہ اور بے غیرتی وبے حیائی کا اڈاہ بنا گیا، عیس وعشرت کی ایک جھلک دیکھنا ہو تو قادیانیت کی عریاں تصویریں اور قادیانیت اس بازار میں مع حوالہ اور مزید تسلی وتشفی کے لئے،

قادیانیوں کی خود کی شہادت پر عکسی تحریر کا فوٹو، **ثبوت حاضر ہیں** میں دیکھ لیں، آپ کو سب ثبوت مل جائے گا، وہاں وہ ملے گا، جو ہم لکھ بھی نہیں سکتے، شرم وحیاء مانع ہے۔

مرزا قادیانی سے اسلام کا یا مسلمان کا کیا فائدہ ہوتا، مسلمانوں کی ایک تعداد مرتد ہوکر قادیانیت میں پھنس گئی اور جو مسلمان اس فتنہ سے بچے اس کو قادیانی نے دین اسلام سے خارج کر دیا، تو یہ بھی اس قادیانی کے کذاب اکبر ہونے کی دلیل بن گئی، اگر سچا مثیل مسیح ہوتا تو مسلمانوں کو مرتد نہ بناتا؛ کیوں کہ سچے مسیح عیسیٰ کے نزول کے بعد صرف دین اسلام رہے گا، بقول مرزا قادیانی جو اس پر ایمان نہ لائے وہ خارج از اسلام ہے، ارے الو، یہی تو تیرے کذب کی دلیل ہے، کہ تیری آمد سے کروڑہا کروڑ مسلمانوں کو تو نے اسلام سے خارج کر دیا جب کہ سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے کڑوڑھا کروڑ نہیں سارا عالم مسلمان ہوگا، بد بخت خود ہی دلیل دے گیا کہ اول نمبر کا کذاب وکافر تھا، سچے مسیح مسلمان بنانے آئیں گے اسلام سے خارج کرنے نہیں۔

الغرض ابھی امت پر وہ وقت بھی نہیں آیا کہ فراغت کے ساتھ امت عبادت واطاعت میں اتنی منہمک ہو جائے کہ ایک سجدہ دنیا کی تمام چیزوں کے مقابلہ میں بہتر ہو جائے، ہر طرف حرص اور مال کی ہوس اور لوٹ وکھسوٹ مچی ہوئی ہے اور خود جھوٹا مثیل بھی دنیا طلبی میں نت نئے پروگرام سے مال جمع کرنے میں مشغول ہے، معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی محض فریب اور دھوکہ دے کر لوگوں کو گمراہی کے وادی میں لئے جا رہا ہے، اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی خوبیاں اور علامتیں ڈھونڈھنا اپنی جگہ نہایت ہی سفاہت وضلالت اور اسلام سے انحراف وارتداد ہے، حرام جانور میں حلال عضو کو تلاشنے کے مترادف ہے۔ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

آٹھویں علامت:

(۸) ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاقْرَأُوْا إِنْ شِئْتُمْ: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِه قَبْلَ مَوْتِه وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (بخاری ومسلم)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کے نزول کی حدیث بیان کرنے کے بعد حاضرین مجلس سے فرماتے ہیں کہ اگر تم

لوگ نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے بارے میں قرآن مجید سے ثبوت اور شہادت چاہتے ہو تو آیت: **وَاِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الخ**۔ پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد یہود و نصاریٰ میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا، جو حضرت مسیح پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے''۔

ایک سوال:

یہاں تک کہ روایت بخاری و مسلم کی ہے، جن میں یہ آٹھ علامتیں حضرت عیسیٰ ابن مریم کی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو بتلائی ہیں، کہ آنے والے مسیح میں ہوں گی، یعنی: سچے مسیح علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو دنیا میں جتنے بھی یہودی نصرانی ہیں، وہ سب بھی اسلام قبول کر لیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بروز قیامت اس بات کی شہادت دیں گے۔

——جب کہ——

جھوٹا و کذاب مثیل مسیح بننے والا غلام قادیانی اس جھوٹے دعویٰ سے کافر و مرتد ہو گیا، تو وہ مسیح موعود کیسے ہوا؟ پھر اس کے اس دعویٰ میں جھوٹے ہونے کی واضح دلیل یہ بھی ہوئی کہ نصاریٰ یہود پوری دنیا میں دندناتا پھر رہا ہے، اگر قادیانی اپنے دعویٰ میں سچا ہوتا تو تمام اہل کتاب کا وجود مٹ جاتا اور سب قادیانی کے ہاتھ پر اسلام لے آتے، خود بھی مرتد و کافر بن گیا اور اسلام کے دامن سے ہزاروں کو لے کر مرتد بنا گیا تو یہ کیسا مثیل مسیح ہوا جو اسلام کو نقصان پہنچا گیا، ہزاروں کو جہنم میں اپنے ہمراہ لے گیا، اور مثیل مسیح بن کر اایا اور یہودیت و نصرانیت کو ترقی کی راہ لگا گیا، معلوم ہوا یہ اول نمبر کا کذاب و مفتری تھا، جس کا مسیح عیسیٰ علیہ السلام سے دور کا واسطہ نہیں۔

نویں علامت:

(۹) وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ (مسلم)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد و **نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَآءِ** کے بعد اہل اسلام کے قلوب اور دلوں کے کینہ اور عداوت اور حسد سے پاک ہو جائیں گے، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی آمد سے جو برکت کا ظہور ہوگا ان میں بطور خاص تین اخلاق ذمیمہ وخبیثہ سے پوری امت پاک وصاف ہو جائے گی، یعنی جو موانعات اور رکاوٹیں تجلیات ربانیہ یا انوارات الٰہیہ یا صفات حمیدہ یا آسان لفظ میں قرآن وسنت کی ایمانی وایقانی کیفیت کو اثر انداز ہونے میں خلل ڈالتی ہیں، اللہ رب العزت روح اللہ اور کلمۃ اللہ کی برکت سے ان کو یکسر ختم کر دے گا، اور طہارت قلوب اور تزکیہ نفوس بغیر کسی مجاہدہ کے اہل ایمان کو حاصل ہو جائے گا۔

حدیث میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت تمام اہل ایمان کی مغفرت کر دیتے ہیں سوائے اس شخص کے جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کے لئے شحناء، بغض وکینہ ہو، مغفرت کے لئے ضروری ہے کینہ سے سینہ کا صاف ہونا، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی آمد کی برکت سے امت کا سینہ کینہ سے صاف ہو جائے گا۔

——جب کہ ——

جھوٹے مثیل مسیح کا دعویٰ کرنے والے کی وجہ سے امت میں شحناء (سینہ کا کینہ سے صاف ہونا) اور کینہ پروری بڑھ گئی، خود مرزا قادیانی کذاب امت مسلمہ سے کینہ رکھنے لگا اور صحابہ اور خود حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کینہ اور جلن میں مبتلا ہو گیا، کے اپنے معجزہ کی تعداد (براہین احمدیہ جلد ۵ رصفحہ:۵۶) پر دس لاکھ۔

اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزہ کی تعداد تین ہزار لکھی ہے۔ (تحفہ گولڑویہ:۴۰)

دوسری بات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن مریم سچے مسیح علیہ السلام کی آمد کی برکت یہ ہوگی کہ قلوب بغض سے پاک ہو جائیں گے اور ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا: وَلَا تَبَاغَضُوْا ،اور آپس میں بغض نہ رکھو۔

——جب کہ ——

جھوٹا مثیل مسیح بغض وعداوت کی اہل اسلام سے بنیاد ڈال گیا، اور اپنے کذاب ہونے کی دلیل دے گیا۔

تیسری بیماری جس سے اہل ایمان کو نجات مل جائے گی، وہ ہے حسد، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی آمد کی برکت سے دلوں سے حسد نکل جائے گا، کیوں کہ ان تمام امراض کا سبب ہے دنیا کی محبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے دنیا کی محبت ختم ہو جائے گی، مال کی فراوانی آخرت کا دھیان دنیا کی بے ثباتی اور فانی ہونے کا یقین۔

——جب کہ——

جھوٹا مسیح اپنے ماننے والوں سے مال بٹورتا رہا اور دنیا میں الجھا گیا۔

دسویں علامت:

(۱۰) اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (بیہقی: ۴۲۴، احمد: جلد: ۲/ ۳۳۶۔ مسلم: ۲/ ۱۹۳۔ بخاری: ۳۵۸، ج۲)

اَلتَّصْرِيْحُ بِمَا تَوَاتُرَ فِيْ نُزُوْلِ الْمَسِيْحِ

جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے آسمان سے اور اس وقت تمہارا امام تم ہی (امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں سے ہوگا، (حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت ہدایت کو آگاہ فرمادیا کہ حضرت ابن مریم آسمان سے جب نازل ہوں گے تو اس وقت کی نماز وہ اسی امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ والسلام کے پیچھے اقتداء میں ادا فرمائیں گے، اور امام مہدی نماز کی امامت کریں گے۔

——جب کہ——

جھوٹا مثیل نہ نازل ہوا؛ بلکہ پیدا ہوا، نہ ہی امام مہدی کا زمانہ پایا، اور افسوس کہ خود مثیل مسیح سے مسیح موعود اور مہدی معہود بھی بن گیا، بعد میں خود ہی خدا بن گیا لعنت ہو مثیل پر ابن مریم کوئی نہیں بن سکتا، یہ بننے کی چیز نہیں، جس طرح خدا نہیں بن سکتا، بننے والے پر لعنت برستی رہے گی، جیسے مرزا قادیانی؛ کیوں کہ سچے مسیح کا باپ نہیں، ماں کا نام مریم، بچپن میں بولا: اِنِّیْ عَبْدُ اللهِ۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی کا باپ غلام مرتضیٰ ماں کا نام چراغ بی، اور بڑا ہو کر بکواس کیا، کہ میں خود خدا ہوں اور یقین بھی کیا کہ میں وہی ہوں، آمَنْتُ بِاللهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

سچے مسیح عیسیٰ نے کہا: اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ، میں اللہ کا بندہ ہوں، جھوتے مثیل نے کہا میں خود خدا ہوں، اور یقین بھی کیا یہی دلیل ہے کہ مرزا اپنے دعویٰ میں صدفی صد کذاب تھا۔

گیارہویں علامت

(۱۱) فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ فَیَقُوْلُ أَمِیْرُھُمْ تَعَالِ فَصَلِّ فَیَقُوْلُ: لَا إِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَائُ تَکْرِمَۃُ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ(رواہ مسلم)

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر ان سے کہے گا کہ آیئے، نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام فرمائیں گے، نہیں، اللہ تعالیٰ نے اس امت (محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام) کو اعزاز بخشا ہے، اس لئے تم ہی میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان سے نازل ہونے کے بعد جو سب سے پہلی نماز عیسیٰ ابن مریم ادا فرمائیں گے، امام مہدی اس نماز کی امامت فرمائیں گے؛ حالاں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو امامت کے لئے پیش کش کریں گے؛ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام بہت ہی خوبصورت بات ارشاد فرمائیں گے، کہ اس امت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض ایک دوسرے کے امیر ہیں اور یہ محض منجانب اللہ ایک عزت وکرامت کی بات ہے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہونے کے بعد پہلی نماز امام مہدی کی امامت واقتداء میں ادا فرمائیں گے۔

——جب کہ——

جھوٹا مثیل مسیح دعویٰ مثیل مسیح کر کے کافر ومرتد ہو گیا، اور خود ہی مہدی بن گیا؛ حالاں کہ خاتم النبیین صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نازل ہونے والے مسیح ابن مریم ہوں گے اور امامت کا فریضہ انجام دینے والے اس امت کے امیر ہوں گے دونوں دو علیحدہ علیحدہ شخص ہوں گے، ایک بنی اسرائیل کے آخری نبی کلمۃ اللہ، روح اللہ، اور اس امت میں بطور خلیفہ ہوں گے

اور امام مہدی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے ایک مرد صالح امام اور امتی ہوں گے، مرزا قادیانی مسیح کیسے ہوسکتا ہے، جب کہ مسیح بنی اسرائیل سے ہوں گے اور مہدی بھی نہیں ہوسکتا، کہ وہ اہل بیت اور آل رسول ہوں گے، معلوم ہوا یہ دونوں میں سے نہیں کذاب محض ہے۔

بارہویں تا سولہویں علامت:

(۱۲) وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الصُّبْح. اور ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امام وپیشوا ایک مرد صالح ہوگا، (اور ایک دن یہ واقعہ ہوگا کہ) ان کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا ہی ہوگا کہ:

(۱۳) إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ.
ان میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوجائیں گے۔

(۱۴) فَرَجَعَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى.
تو امام (مہدی) پیچھے ہٹیں گے۔

(۱۵) لِيُقَدِّمُ عِيْسٰى يُصَلِّيْ.
تاکہ نماز پڑھانے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو آگے کریں۔

(۱۶) فَيَضَعُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ بَيْنَ كَتَفَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيْمَتْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ إِمَامُهُمْ (رواہ ابن ماجہ: ۲/۱۳۵۹، ابوداود: ۴/۱۱۷، التواتر رقم الحدیث: ۱۳)
تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو، اور نماز پڑھاؤ کیوں کہ نماز کی اقامت تمہارے ہی لئے ہوئی ہے، لہٰذا اس وقت مسلمانوں کو ان کا امام ہی نماز پڑھائے گا۔

محاسن ختم نبوت کا کمال:

اس روایت میں حضرت خاتم النبیین علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل کے جو تفصیلات بتلائی ہیں، وہ محاسن ختم نبوت کا نرالا اور انوکھا کمال ہے۔

(۱) حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام صبح کے وقت آسمان سے نازل ہوں گے۔

(۲) امام مہدی نماز فجر پڑھانے کے لئے مصلی پر جاچکیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

(۳) عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد امام مہدی پیچھے ہٹیں گے؛ تاکہ ابن مریم علیہ السلام نماز پڑھائیں۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا دست مبارک امام مہدی کے کندھے پر رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ، کیون کہ اقامت تمہارے لئے کہی گئی ہے۔

(۵) نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلی نماز امام مہدی کی امامت میں اقتدا کریں گے۔

فائدہ: اس سے نماز باجماعت کا ایک ادب یہ معلوم ہوا کہ جب کوئی امامت کا اہل شخص نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ جائے اور اقامت پڑھی جاچکی ہو تو اس وقت کوئی اس سے افضل شخص آجائے تو اس افضل کو چاہئے کہ پہلے امام کے بلانے کے باوجود آگے نہ بڑھے اور پہلے امام ہی کے پیچھے نماز پڑھے۔ (علامات قیامت:۶۲)

سترہویں علامت:

(۱۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد کی نمازوں میں امامت فرمائیں گے:

وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَتَلَ اللّٰهُ الدَّجَّالَ وَاَظْهَرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (اخرجه ابن حبان۶۹ ۴، التواتر، رقم: ۲۴)

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہونے کے بعد (سب سے پہلی نماز فجر کے علاوہ باقی) نمازوں میں امامت فرمائیں گے اور (نماز پڑھاتے ہوئے) رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کرے اور مومنین کو غالب کرے، (ابن حبان، التواتر: ۲۴)

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہونے کے بعد پہلی نماز تو امام مہدی کی امامت

میں اقتداء کریں گے اور اس کے بعد والی نمازوں میں مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کے بعد فرمائیں گے: قَتَلَ اللّٰهُ الدَّجَّالَ وَاَظْهَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کرے اور مؤمنین کو غلبہ دے۔

——جب کہ——

جھوٹا مثیل مسیح دجال کا منکر ہے اور لکھتا ہے کہ دجال سے بااقبال قومیں یا شیطان یا عیسائی اقوام مراد ہیں، کیوں کہ مرزا اپنے تمام دعوؤں میں سو فیصد جھوٹا ہے؛ اس لئے احادیث کے مفہوم کو جمہور محدثین سے ہٹ کر اپنی مرضی ونفسیات اور دجالیت کا ثبوت دینے کے لئے من گھڑت تاویلات کا جامہ دیتا ہے اور بیان کرتا ہے تاکہ سچے مسیح کی علامت اس کذاب میں کوئی نہ تلاشے، واہ رے احمق، کیا مرزا نے: قَتَلَ اللّٰهُ الدَّجَّالَ وَاَظْهَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ. کبھی رکوع میں کہا؛ کیوں کہ خود خبیث دجال تھا۔

اٹھارہویں علامت

(۱۸) فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتَحُوْا الْبَابَ فَيُفْتَحُ .

جب امام نماز سے فارغ ہوگا تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، دروازہ کھولو، (تو مسجد کا) دروازہ کھول دیا جائے گا، ہمارے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک مقام کی وضاحت اور تفصیل سے امت کو باخبر کر دیا؛ تاکہ کوئی خبیث جھوٹا مسیح کا دعویٰ نہ کر سکے، اور اگر کر دے تو امت ان علامات وشناخت سے سچے اور جھوٹے کی پہچان کر سکے۔

سچے مسیح علیہ السلام پہلی نماز فجر آسمان سے نازل ہونے کے بعد مسجد میں باجماعت ادا کریں گے بعد نماز دروازہ کھلوائیں گے یہ مسجد دمشق میں ہے، اور وہیں نزول ہوگا، شام کے شہر دمشق میں۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا کبھی نہ شام گیا نہ ہی دمشق جانا، بدنصیب کو میسر آیا، نہ ہی امام مہدی کے پیچھے نماز، بدبخت کو ملی، کیوں کہ خود ہی مسیح اور مہدی بنا، حالاں کہ دونوں ہی علیحدہ علیحدہ شخص ہیں، اور دونوں کی خاص خاص علامتیں ہیں جو مرزا میں ہو ہی نہیں سکتی۔

انیسویں علامت:

(۱۹) وَوَرَائَہٗ الدَّجَّالُ وَمَعَه سَبْعُوْنَ أَلْفُ يَهُوْدِيٍّ كُلُّهُمْ ذُوْ سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ.

یعنی جب دروازہ کھول دیا جائے گا تو اس کے پیچھے دجال ہوگا، اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے، جن میں سے ہر ایک کے پاس زیور سے آراستہ تلوار اور ساج (ایک قیمتی دبیز کپڑے) کا لباس ہوگا۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال ایک شخص کو بتلایا ہے اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی تلوار سے مسلحہ اور قیمتی دبیز وردی میں ہوں گے جو فوجیوں کا خاص لباس ہوتا ہے، یعنی دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جب نماز فجر سے فارغ ہوں گے تو دروازہ کھلوائیں گے تو دیکھیں گے کہ دروازہ کے پیچھے دجال ہے اور ستر ہزار یہودی، دجال الگ ایک خبیث شخص ہوگا، اور ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہوں گے۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا دجال کا سرے سے منکر ہے روایت بتلا رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نماز فجر سے فراغت کے بعد دروازہ کھلوائیں گے تو اس کے پچھے دجال ہوگا، مرزا قادیانی کا یہ مقام کہاں کہ وہ یہ رتبہ پائے کہ دجال کے قتل کی روایت کو ہی مان کر ایمان کو ضائع نہ کرتا۔ (التواتر، حدیث نمبر: ۲۴)

بیسویں علامت:

(۲۰) نزل عیسیٰ ابن مریم علیهما السلام أمامهم فصلی بهم فلما انصرف قال: هكذا أفرجوا بيني وبين عدو الله.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب لوگ نماز کیلئے اٹھیں گے) توان کے سامنے نازل ہوں جائیں گے اور نماز ان کے ساتھ پڑھیں گے نماز سے فارغ ہوکر وہ (ہاتھ سے) اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے، میرے اور اللہ کے دشمن (دجال) کے درمیان سے ہٹ جاؤ (تاکہ دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کو دیکھ لے)۔ (حاکم، التواتر: ۳۶)

۲۱رویں علامت:

(۲۱) فَاِذَا نَظَرَ اِلَیْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ.

جب دجال عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔

(صحیح ابن حبان، حدیث نمبر: ۱۳)

حاکم کی روایت میں ہے: فَیَذُوْبُ کَمَا تَذُوْبُ الْإِهَالَةُ فِی الشَّمْسِ (دجال عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی ایسا پگھلنے لگے گا جیسے دھوپ میں چکنائی (چربی وغیرہ) پگھلتی ہے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال کی حالت دگرگوں ہو جائے گی، وَیَنْطَلِقُ هارِبًا۔۔۔اور راہ فرار اختیار کرے گا، بھاگے گا۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی علمائے حقانی سے بھاگتا تھا، راہ فرار اختیار کرتا تھا، جس طرح دجال عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے بھاگے گا، چوں کہ قادیانی بھی دجال کی خبیث نفسانیت کا حامل تھا، پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علماء اس کو بلاتے رہے مگر وہ نہ آیا، مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام سے ہی یہ گھلنے لگتا تھا۔

۲۲رویں علامت:

(۲۲) وَیَقُوْلُ عِیْسٰی اَنَّ لِیْ فِیْكَ ضَرْبَةٌ لَنْ تَسْبَقِی بِهَا

اور عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میری ایک وار وضرب تیرے لئے مقدر ہو چکی ہے، جس سے تو بچ نہیں سکتا۔

یعنی دجال لعین جب سچے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب اور پیچھا کریں گے بالآخر وہ بھاگ کہاں سکتا ہے، حضرت روح اللہ کا نزول اسی کے قتل کے لئے ہو چکا ہے۔

۲۳رویں علامت:

(۲۳) فَیُدْرِکُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ الشَّرْقِیْ فَیَقْتُلُهُ

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لدّ کے مشرقی دروازہ پر دبوچ لیں گے، اور قتل کر دیں گے، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم دجال کو قتل کر دیں گے، اور دجالیت کا خاتمہ ہو جائے گا، فَیَھْزِمُ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ: پس اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا، سچے مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔

——جب کہ——

جھوٹا یہودیوں اور نصرانیوں کی جماعت کا فرد بن کر حمایت میں کھڑا ہوا، نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، اور اس کی جماعت راہ فرار اختیار کر کے لندن میں پناہ گزیں ہے اور ابھی کچھ عرصہ قبل مرزا مسرور اسرائیل گیا ہوا تھا، اپنے آقا کی قدم بوسی کے لئے نٹ پر دیکھ لیں یقین نہ آئے تو جھوٹا وکذاب اپنی علامتی شناخت سے ہی پہنچانا جاتا ہے، پھر بھی اگر کوئی گمراہی میں خوش ہے تو اس کو نارو سقر مبارک ہو۔ فَبَشِّرْنَاهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔

۲۴رویں علامت:

(۲۴) وَمَعِیْ قَضِیْبَانِ (التواتر:۱۴)

اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی۔

اور ایک روایت میں ہے: فَیَضَعُ حَرْبَتَهُ بَیْنَ ثِنْدُوْتِیْهِ فَیَقْتُلُه (رقم الحدیث:۱۶)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ اس کے سینہ کے بیچوں بیچ مار کر اسے قتل کر ڈالیں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام دجال لعین کو کس چیز سے اور کس مقام پر قتل کریں گے اور جسم کے کس حصہ پر حربہ ماریں گے، یہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انتہائی اور غیر معمولی کمالِ علم نبوت ہے کہ آپ نے امت کو اتنی باریک اور اہم اور واضح اطلاع دے دی، یہی تو ختم نبوت کی قطعیت ابدیت کی حتمی شہادت ہے، پھر بھی کسی کور چشم اور شقی و بدبخت کو بات سمجھ میں نہ آئے تو یہ اس کی ضلالت وشقاوت ہی ہو سکتی ہے۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا منکر اور دجال کا پیروکار، دجال اعور

کا بھی انکار کرتا ہے، اسی انکار کی وجہ سے تو وہ دشمن اسلام بن گیا، ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس دو باریک اور نرم تلوار ہوں گی، اور ایک حربہ ہوگا، جس سے دجال کا قتل ہوگا، اور حربہ بیچو بیچ سینہ میں لگے گا اور دجال کا قتل ہوگا۔

۲۵/ویں علامت:

(۲۵) وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِه فَيُرِيْهِمْ دَمُه فِيْ حَرْبَتِه (اخرجہ مسلم:۷)

دجال لعین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی نمک کی طرح گھلنے لگے گا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ بھی دیتے تب بھی وہ گھل گھل کر، گھٹ گھٹ کر ہلاک ہوجاتا؛ لیکن اللہ تعالیٰ ان ہی (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائیں گے، اور وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون دکھلائیں گے، جو ان کے حربہ میں لگ گیا ہوگا، سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے دست حق پرست سے دجال کا قتل ہوگا، اور یہ اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر ہے جو متعین ہے، اس لئے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اپنے حربہ پر اس کا خون بھی دکھلائیں گے۔

—— جب کہ ——

جھوٹا مرزا قادیانی اگر اس کو نقلی مسیح بھی مان لیں تو اسی کے بقول جو دجال تھا اس کو کیوں نہیں اس نے قتل کیا، یا کسی ایک نصرانی کو قتل کر دیتا؛ تا کہ اس کا جھوٹ بھی ہم سچ مان لیتے، کوئی دلیل قادیانی دے سکتا ہے؟ واہ رے احمق، بنتا ہے مثیل مسیح، اور پناہ لیتا ہے بقول خود نصرانی دجال سے، معلوم ہوا مثیل بھی جھوٹا اور جس کو دجال کہتا ہے وہ غلط اور محض غلط۔

۲۶/ویں علامت:

(۲۶) فَيَهْزِمُ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ: پس اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔

یعنی یہودیوں کا سرغنہ دجال ہی قتل کر دیا جائے گا، تو یہودیوں کا حوصلہ ٹوٹ جائے گا، پھر عیسیٰ کلمۃ اللہ علیہ السلام کا یہودی کسی طرح مقابلہ بھی نہیں کر سکتے، کیوں کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی روح القدس سے تائید ہوگی۔

سچے نبی مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں یہودیوں کا سرغنہ دجال قتل ہوگا، یہودیوں کو شکست ہوگی

اور خاتمہ ہو کر زمین پاک ہو جائے گی۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی یہودیوں اور نصرانیوں کی خوشنودی کی خاطر مثیل بنا خود ذلیل ورسوا ہوا اور یہودیوں نصرانویوں کی حمایت کرتا کرتا مر گیا، اور ابھی بھی مرزا مسرور آقا کی زیر نگرانی زندگی بسر کر رہا ہے۔

۲۷رویں علامت:

(۲۷) فَلاَ يَبْقٰى شَيْئٌ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ يَتَوَارٰى بِهِ يَهُوْدِيٌّ إِلَّا اَنْطَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الشَّيْئَ لَا حَجَرَ وَلاَ شَجَرَ وَلاَ حَائِطٌ وَلَا دَابَّةٌ.

اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپنا چاہے گا، خواہ پتھر ہو یا درخت دیوار ہو یا جانور ہو، اللہ تعالیٰ اسے گویائی عطا فرمادے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی منجانب اللہ بہ نصرت ومدد ہوگی کہ مخلوقات کی کوئی بھی چیز یہودی کو پناہ نہیں دے گی، نہ چھپائے گی، مگر ایک درخت جس کو غرقد کہتے ہیں، یہ درخت بھی صرف بیت المقدس کے علاقہ میں ہوتا ہے، کہ وہ نہیں بولے گا، یہودی کو چھپالے گا، کہ وہ بھی یہودی درخت ہے۔

——جب کہ——

جھوٹے مرزا قادیانی کو غرقد کا درخت بھی دیکھنا نصیب نہ ہوا، نہ چھپنا نصیب ہوا، لاہور میں اسہال سے مرا اور دجال کی سواری بقول مرزا دجال کا گدھا ٹرین پر لاد کر قادیان جہنمی مقبرہ میں گاڑا گیا۔

۲۸رویں علامت:

(۲۸) يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ (ابن ماجہ)

يَا عَبْدَ اللهِ الْمُسْلِمَ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ (ابن ماجہ)

اے مسلمان اے اللہ کے بندہ یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اس کو قتل کردو۔

سچے مسیح علیہ السلام جب دجال کو قتل کر دیں گے تو پھر کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے گی اور گویا دجال کا قتل یہودیت کی موت کا دن ہوگا۔

—— جب کہ ——

جھوٹا مثیل نے نہ دجال کو قتل کیا نہ ہی شجر وحجر نے ابھی تک مسلمانوں کو مخاطب کیا کہ اے مسلمانو اے اللہ کے بندو! یہ یہودی چھپا ہوا ہے، آؤ اس کو قتل کر دو، معلوم ہوا کہ مرزا اپنے دعویٰ میں سو فیصد جھوٹا اور کذاب تھا، اور اس کی جماعت قادیانی، احمدی، لاہوری سب اسلام سے خارج ہیں کہ غیر نبی کو نبی مانتے ہیں۔

۲۹ رویں علامت:

(۲۹) فَيَنْزِلُ عَنِ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيٌّ دِمِشْقَ (رواہ مسلم)

اور ابوداؤد میں ہے:

ثُمَّ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيٌّ دِمِشْقَ

(ابو داؤد، التواتر، رقم:۵)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب سفید منارے کے پاس آسمان سے نازل ہوں گے۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نازل ہونے والے عیسیٰ علیہ السلام کا مقام و مکان بھی امت کو بتلا دیا کہ وہ دمشق کے مشرقی سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے، ان ہی تمام تفصیلات کے ساتھ جو حدیث میں صراحت کے ساتھ آپ پڑھیں گے اور پڑھ چکے، سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دمشق میں نازل ہوں گے، اور سفید منارہ کے پاس اور پھر مشرقی منارہ کے پاس، یہ چار علامتیں بھی ہوں گی؛ تا کہ سچے کی جگہ کسی جھوٹے کو امت مسیح یا مثیل نہ مان سکے، اور گمراہی سے بچ سکے۔

—— جب کہ ——

جھوٹا و کذاب مثیل قادیانی کا ان نبوی علامات سے دور کا بھی واسطہ نہیں نہ ہی مناسبت،

وہ قادیان میں پیدا ہوا، نازل نہیں ہوا، دمشق نہ کبھی گیا، نہ ہی خواب میں دیکھا، نہ ہی سفید منارۂ دمشق کی اس بدنصیب کو زیارت نصیب میں آئی، ارے بھائی کذاب تو لعنتی ہوتا ہے، خبیث تو بدنصیب ہی ہوتا ہے مرزا وہی تھا، مرزا کو دشمنِ ختم نبوت ماننا سعادت کی دلیل ہے اور مغفرت کی علامت، جنت کی ضمانت۔

۳۰/ویں علامت:

(۳۰) بَیْنَ مَهْرُوْزَتَیْنِ(مسلم) اَیْ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ بَیْنَ مَهْرُوْزَتَیْنِ

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس وقت آسمان سے نازل ہوں گے، ان کے جسم مبارک پر دو ہلکے زرد رنگ کے کپڑے ہوں گے، (خوبصورت جسم پر دیدہ زیب لباس نور علی نور کا مظہر ہوگا)۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پُرنور پر جو لباس ہوگا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بھی وضاحت کر دی؛ تاکہ امت مسیح علیہ السلام کو ہر جہت وصفت سے شناخت میں دھوکہ نہ کھائے، اور جو عیسیٰ نازل ہونے والے ہیں، ان کی جگہ کسی دغاباز، غدار، مثیل مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ نہ مانے، نہ جانے۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی دہقانی ان دو کپڑوں کی تعبیر اپنی دو بیماری ایک کمر سے نیچے کثرت بول کی تعداسو سو بار لکھی ہے اور دوسری بیماری دوران سر سے کی ہے، پیچھے اوراق میں لکھا جا چکا ہے کہ چادر دوا اور بیماری چھ، تفصیل گذر گئی ہے، وہاں دیکھ لیں، افسوس کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے دو آسمانی چادر کی کتنی نچلی سطح کی قادیانی نے تعبیر کی ہے، اللہ کا عذاب شدید اس کو ہو رہا ہوگا۔(ان شاءاللہ)

۳۱/ویں علامت:

(۳۱) وَاضِعًا کَفَّیْهِ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَکَیْنِ

اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے، یہ ہے سچے مسیح علیہ السلام کے نزول کے وقت کی کیفیت، یعنی حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو

ان کا دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے، (شاید ان کی نصرت وتائید غیبی داہنے اور بائیں دونوں جانب سے ملکوتی ہوگی اور منجانب اللہ ان کا نزول بھی غلبۂ حق کے لئے ہوگا اس لئے نزول کی یہ کیفیت ہو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا بنایا ہے، ممکن ہے یہ ان کی ایک وجاہت کا ظہور ہو: الغیب عند اللہ واللہ اعلم۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا پر ٹیچی ودرشنی ایک مرد اور ایک خبیثہ وشیطان مسلط تھا، جیسی خبیث روح ویسا شیطان۔

۳۲/ویں علامت:

(۳۲) إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تُحَدِّرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤْ:

جب سر جھکائیں گے تو (سر) سے پانی کے قطرات ٹپکیں گے، اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے ایسے قطرے گریں گے جو چاندی کے دانوں کی طرح (چمکدار) اور موتیوں کی طرح (سفید) ہوں گے۔

سچے نبی کی سبحان اللہ کیا انوکھی شان ہوگی، حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو چاندی کے دانوں کی طرح چمکدار اور موتیوں کی طرح سفید ہوں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے حسن وجمال اور خوبی وخوبصورتی اور خوب سیرتی کی طرف اشارہ ہے، ظاہر سی بات ہے کلمۃ اللہ اور روح اللہ آسمان سے نازل ہو رہا ہے، اس کی شان ایسی ہی ہونی چاہئے، جو اوپر آئی ہیں۔

——جب کہ——

جھوٹا کذاب کو کثرت پیشاب اور سلسل بول تھا، آگے سے اور پیچھے سے خونی اسہال تھا اور سر میں دوران سر اور چکر آتا تھا، مع حوالہ ہم نقل کر چکے ہیں، پھر بھی حیا وغیرت نہ آئی قادیانی مرزا

غلام دہقانی کو نہ ہی قادیانیت کی گمراہی میں پھنسے ہوئے قادیانی جماعت کو۔

چہ نسبت خاک رابا عالم پاک؛ کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

۳۳رویں علامت:

(۳۳) فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ إِلاَّ مَاتَ:

یعنی آپ کے سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی اسی وقت مرجائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی سانس جس بے ایمان کو لگے گی وہ وہیں خاموش اور خامدون میں ہوجائے گا، مردہ اور میت ہوگا۔

علامہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی خوبصورت شان نبوت کی بات کہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کفار و بے ایمان سے حفاظت وحراست کی منجانب اللہ یہ شان ہوگی کہ جو بھی بے ایمان ان کو دیکھے گا، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قریب بھی نہ آسکے گا دیکھتے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس اس کو لگے گی، اور بس وہ ہلاک ہوا۔

بندۂ عاجز ثمین کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، ان کی سانس میں اتنی روحانی اور ربانی قوت تاثیر ہوگی کہ ایک بے ایمان اس کو برداشت ہی نہیں کرسکتا ہے، نجاست کفروشرک کی موت طہارت روح اللہ وکلمۃ اللہ سے ایسا ہی ہے، جیسے کسی بھنگی کو قنوج میں عطار کی گلی میں بے ہوشی ہوگئی تھی، اور ہوش میں لانے کے لئے گلی سے نکال کر جوتے میں غلاظت لگا کر ناک پر رکھا گیا تو ہوش آگیا، تو یہ حقیقت ہے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی یہ کتنی عظیم ربانی اور قوت ایمانی کی شان ہوگی کے بے ایمان حضرت کی سانس کو برداشت نہیں کرسکتا تو مقابلہ پر کون آئے گا، بے ایمان کا کفر دم توڑ دے گا، موت کی آغوش میں چلا جائے گا۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی بے ایمان اعداء اسلام، سفید فام کی سانس سے پرورش اور حیات کی بھیک مانگتا رہا، کفار کے جھنڈا تلے امن وامان پاتا رہا، اور یہود ونصاریٰ کی حمایت میں پچاس

المار یاں کتابیں لکھ دی، اپنی ہی زندگی اور تحریر سے کذاب ومفتری ثابت ہوتا رہا۔

۳۴رویں علامت:

(۳۴) وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ. ا

اور جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہیں تک آپ کی سانس پہنچیں گی۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک غیبی نصرت اور تائید ربانی یہ حاصل ہوگی کہ انکی سانس جہاں تک نظر جائے گی، وہیں پہنچے گی اور نظر پہنچنے کی حدود میں جو بھی بے ایمان ہوگا اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ کی سانس لگتے ہی دم توڑ دے گا، اور یہ حق جل مجدہ کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت وحراست کا مخصوص الٰہی نظام ہوگا تا کہ کوئی بے ایمان روح اللہ کے قریب نہ جا سکے، نیز یہ روح اللہ علیہ السلام کے شرف وکرامت کا منجانب اللہ اظہار ہوگا۔

ہمارے علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو ایک اور بھی عجیب بات لکھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ہوا میں اللہ تعالیٰ نے بعض کے حق میں حیات وزندگی رکھی ہے اور بعض کے لئے موت وفنا۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی کی پوری زندگی ہی بے ایمانوں اور بد دینوں کی صحبت اور معیت میں گزری، خود ہی گمراہ تھا مرتد تھا، تو دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ کیسے ہو جاتا، لاکھوں انسانوں کی اب تک ضلالت وگمراہی کا سبب بن گیا، جس کسی کو اس کی سانس لگ گئی وہ جہنم میں چلا گیا اور جس پر اس کی نظر پڑ گئی وہ گمراہیوں کے وادی میں اتر گیا۔

۳۵رویں علامت:

(۳۵) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا (رواہ مسلم)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے، اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابن مریم فَجُّ الرَّوْحَاء (یہ جگہ مدینہ منورہ اور بدر کے درمیان ایک جگہ ہے، جو

مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسے صرف فَجُّ اور صرف اَلرَّوْحَاءُ بھی کہتے ہیں) کے مقام پر حج کا یا عمرہ کا یا دونوں کا تلبیہ یعنی لَبَّيْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّيْكَ ضرور پڑھیں گے۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر ختم نبوت لگا دی کہ حضرت مسیح علیہ السلام نازل بھی ہوں گے، اور نازل ہونے کے بعد، دجال اعور کے قتل سے فراغت کے بعد حج یا عمرہ، یا دونوں کا تلبیہ بھی ضرور کہیں گے، اور مقام ومکان کی بھی تعیین فرمادی کہ فَجُّ الرَّوْحَاء پر تلبیہ کہیں گے، اور جس طرح ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا ہے، ویسا ہی ہوگا، یہی ہمارا ایمان اور اسی میں ہماری فلاح وصلاح اور نجات ہے۔

——جب کہ——

جھوٹا مثیل مرزا قادیانی کو حجاز کی سرزمین پر جانا بدنصیب کو نصیب نہ ہوا، نہ حج کیا نہ عمرہ کیا، نہ مکہ گیا، نہ ہی طیبہ گیا، دجال اعور بھی نہ جا سکے گا، تو پھر اس کی اولاد دجال قادیان کیسے جاتا، بیٹا باپ کا صحیح جانشیں نکلا۔

۳۶/ویں علامت:

(۳۶) وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِىْ حَتّٰى يُسَلِّمُ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ (مسلم: ۸/ ۲۳۴، کتاب الحج، أحمد: ۲/ ۵۹۵، التواتر، رقم: ۴)

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں اور میری قبر پر بھی ضرور آئیں گے، حتی کہ مجھے سلام کریں گے اور میں ان کو جواب دوگا، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آمد ہوگی اور ضرور ہوگی اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد ختم نبوت سے معلوم ہوتا ہے کہ سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم دجال کے قتل سے فراغت کے بعد حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ طیبہ، روضۂ مطہرہ علی صاحبھا الف الف صلاۃ وسلام پر حاضری دیں گے اور ہمارے آقا کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فرمائیں گے، اور ہمارے حضور خاتم وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ سے جواب دیں گے، یہ روایت حیات ابن مریم کی صاف اور واضح دلیل ہے اس سے چار باتوں کا

ثبوت ملتا ہے۔

(۱) سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا مدینہ منورہ جانا۔

(۲) سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پر حاضر ہونا۔

(۳) سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا۔

(۴) سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ جواب دینا۔

—— جب کہ ——

جھوٹا کذاب مثیل بننے والا مرزا غلام کو کبھی حجاز جانا نصیب نہ ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کو مرزا کے داخلہ سے پاک وصاف رکھا جس طرح دجال اعور کے داخلہ سے پاک وصاف رکھے گا، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدخواہ ودشمن مدینہ میں کیسے داخل ہوتا، اور مقدس روضہ پر مفسد کو کیسے اجازت ملتی، اور جس پر لعنت ہو وہ سلام کی سلامتی سے کیسے فیضیاب ہوتا، یہی تو وہ دلیل ہے کہ مرزا اپنے دعویٰ میں سو فی صد جھوٹا تھا، اگر مثیل مسیح ہوتا تو ضرور جاتا، کیوں کہ اصل مسیح عیسیٰ علیہ السلام ضرور جائیں گے۔

۳۷/ویں علامت:

(۳۷) أَلَا أَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ (طبرانی، درمنثور، التواتر، رقم: ۶۷)

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف واضح ارشاد فرمادیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ نبوت سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک نہ کوئی اور نبی یا رسول ہے۔

اسی طرح حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی رسول، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا، جو بحیثیت خلیفہ ہوگا نہ کی بحیثیت نبی جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پہلے کوئی نبی ورسول نہیں۔

اسی طرح حضور کی نبوت کے بعد نزول عیسیٰ ابن مریم تک کوئی نبی یا رسول نہیں ، یہ روایت دونوں زمانوں مستقبل اور ماضی میں درمیان نبوت کی نفی کرتی ہے؛ البتہ آنے والے زمانے میں عیسیٰ نازل ہوں گے؛ مگر بطور نبی نہیں، بحیثیت خلیفہ، لہٰذا مستقبل میں ہر طرح کی نئی نبوت ورسالت کی نفی ہوگئی۔

۳۸ رویں علامت:

(۳۸) أَلَا أَنَّهُ خَلِيْفَتِيْ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ (طبرانی، التواتر: ۶۷)

یاد رکھو کہ وہ میرے بعد میری امت کے آخری زمانہ میں میرے خلیفہ ہوں گے۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری امت کے آخری زمانہ میں قیامت سے پہلے وہ بحیثیت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہوں گے؛ حالاں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں، جب کہ وصف نبوت تو ان کی ہوگی، رتبہ اور مرتبہ میں کوئی کمی نہ ہوگی مگر وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ کی حیثیت سے امت میں ہوں گے۔

سچے مسیح علیہ السلام بھی تشریف لائیں گے تو وہ مرتبۂ نبوت ورسالت کی فضیلت کے باوجود بحیثیت خلیفہ ہوں گے۔

—— جب کہ ——

جھوٹا مستقل نبوت کا دعویٰ دار ہے، سوچنے کی بات ہے کہ اصل مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں، جس کا اقرار غلام احمد قادیانی کو بھی ہے، ہر جگہ عیسیٰ ابن مریم قرآنی آیات واحادیث میں آیا ہے، اور وہی عیسیٰ ابن مریم آسمان میں زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے وہی ابن مریم عیسیٰ آسمان سے زندہ سلامت تشریف لائیں گے، اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ کی حیثیت سے تشریف لائیں گے، اب دیکھنا یہ ہے کہ جو نبی ورسول تھا، اور نبوت ورسالت اس سے لی بھی نہیں گئی اور اب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تشریف لایا ہے تو بطور خلیفہ کے ہے؛ حالاں کہ عند اللہ وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، نبی اللہ اور رسول اللہ کے فضائل وکمالات کا سو فیصد حامل اور وصف نبوت کیساتھ ہے، مگر اب خلیفۃ اللہ ہے، اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

شریعت اوو رسنت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ امور دین میں نافذ کررہا ہے، اور بحیثیت خلیفہ حکم جاری کررہا ہے، خواہ تعزیرات ہو، یا حدود ہوں یا عبادات ومعاملات ہوں، یا معاشیات مدنیات ہوں، ہر حکم قرآن وسنت کے مطابق نافذ وجاری کریں گے۔

پھر جعلی ونقلی مثیل مسیح بننے والا یا نبوت ظلی یا بروزی کا دعویٰ کرنے والا کتنا بدعاقبت کہلائے گا، کہ جس چیز کو اصل مسیح کو اور سچے مسیح کو اجازت نہیں ہے اور نہ ہی وہ ایسا کریں گے تو جھوٹے مرزا قادیانی کو کیسے اجازت ملی اور کس نے اس کو یہ اجازت دی، پھر اصل سے بھی آگے چھلانگ لگادیا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء: ۲)

۳۹/ویں علامت:

(۳۹) وَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ عَامًا يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِيْ وَيَمُوْتُ (التواتر:۵۵)

ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال دنیا میں رہیں گے لوگوں میں کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق فیصلہ وعمل کریں گے اور پھر ان کی وفات ہوگی۔

سچے مسیح عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد چالیس سال زمین پر زندہ رہیں گے، اور ان سالوں میں اللہ کی کتاب قرآن مجید اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے اور لوگوں میں شریعت وسنت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی اشاعت اور ترویج دیں گے، عملی میدان میں خواہ عبادت واطاعت ہو یا حدود وتعزیرات ہو یا معاشرت ومعاملات ہو، قرآن وسنت ہی بنیاد ہوگی۔

——جب کہ——

جھوٹا کہتا ہے، قرآن اٹھالیا گیا اور از سر نو مجھ پر نازل ہوا ہے، احادیث مبارکہ اور سنت کی تحقیر وتضحیک کرتا ہے یہ بہت ہی دلخراش اور دل تراش موضوع ہے، ایمان کانپتا ہے، روح لرزتی ہے، لکھنے میں بھی خوف محسوس ہوتا ہے، اللہ کی لعنت ہو جھوٹے پر بہت ہی پرلے درجہ کا خبیث وکمبخت اور لعین ابدی تھا۔

۴۰/ ویں علامت:

(۴۰) كَيْفَ تُهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اٰخِرُهَا (رواہ الحاکم، التواتر:۱۸)

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے، جس کے دور اول میں میں ہوں اور آخری دور میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام۔

یہ روایت حیات ابن مریم اور نزول ابن مریم کی وضاحت کررہی ہے نیز یہ اطلاع بھی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے تو امت محمدیہ علی صاحبها الف الف صلاۃ وسلام کی ابتداء اور شروعات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی جو سراپا ہدایت اور منبع خیر ہیں، اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آمد اور نزول ہے، اور ان کے ساتھ بھی ظہور خیر اور نزول برکت کے ساتھ ساتھ تمام تر شر اور سوء کا خاتمہ اور وجود مٹنا منجانب اللہ طے ہے۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی کا نہ حضور سے تعلق ہے، نہ ہی مسیح کلمۃ اللہ سے، ذرہ بھر کا واسطہ بلکہ دجالی ونفسانی قوت سے باضابطہ رابطہ اور شر اور سوء اور فحاشی عیاشی کا وجود اور اشاعت کی مشغولیت اور قیادت کا بھرپور واسطہ اور رابطہ تھا۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ۔

مرزا اول نمبر کا جھوٹا تھا؛ اس لئے اس میں تمام ہی عیوب کا گٹر اور ڈرام تھا، خوبیاں ڈھونڈھنا ایسا ہی ہے، جیسا حرام جانور میں حلال عضو تلاش کرنا۔

۴۱/ ویں علامت:

(۴۱) لَنْ تُهْلِكَ أُمَّةٌ أَنَا فِيْ أَوَّلِهَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَالْمَهْدِيُّ فِيْ وَسْطِهَا (رواہ النسائی:۲۷)

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول وشروع میں میں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام اور درمیان میں مہدی، ابتداء امت محمدیہ علی صاحبها کی آقا مدنی سے اور انتہاء عیسیٰ کلمۃ اللہ پر اور درمیان میں امام مہدی، غرض ہر زمانہ خیر وبھلائی

اور رشد وہدایت کے سراج و چراغ پر، پھر آندھی وغبار کا اعتبار نہیں، روایت سے معلوم ہوا کہ تین خیر ہر عہد میں اول خاتم النبیین ﷺ درمیان میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور آخری ہیں مہدی اور اول محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، وہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔

دوسرے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آمد آخری زمانہ میں ہوگی وہ ایک مستقل حیثیت اور شخصیت کے مالک ہیں، جو آسمان سے نازل ہوں گے، تیسرے ایک عظیم مرد صالح وراشد، امام مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ سے پہلے ہوگا یہ درمیان میں ہیں، اور یہ تینوں جدا جدا صفات قدسیہ کی شخصیتیں ہیں، ان کو علیحدہ علیحدہ اور الگ الگ ہی شمار کیا گیا ہے۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی خود کو مسیح موعود اور مہدی معہود کہتا ہے اور لکھتا ہے اور قادیانی جماعت کا عقیدہ یہی ہے، اور غضب یہ کہ خود کو خدا بھی کہتا ہے اور آمَنْتُ بِاللّٰهِ بھی لکھتا ہے۔

یعنی محمد ﷺ سے اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس نام محمد واحمد سے مسمیٰ ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ صحیحہ حقیقۃ النبوۃ: صفحہ ۲۶۵)

ایک جگہ لکھتا ہے آیت: وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص: ۷۹، ۸۱، ۸۶)

میں اکثر ان اوصاف کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے، جو ہمارے خاتم النبیین ﷺ کے لئے مخصوص ہیں، لعنت ہو کذاب پر، نہ معلوم قادیانی جماعت کے اندھے لوگوں کی آنکھ کب کھلے گی اور ظلمت سے نور ہدایت اور راہ ہدایت ومغفرت کب نصیب ہوگی یا پھر عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے بعد ان کا بھی قتل ہوگا، یہود ونصاریٰ کے ساتھ، مرزا قادیانی کسی بھی اعتبار سے اسلام سے مناسبت نہیں رکھتا نہ ہی وہ مسلمان تھا۔

۴۲ رویں علامت:

(۴۲) مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ (اخرجہ الترمذی التواتر: ۲۶)

تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات لکھی ہوئی ہیں، اور یہ کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ان کے پاس دفن کئے جائیں گے۔ (ترمذی، درمنثور: تواتر:۲۶)

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد جو امور ان سے وابستہ ہیں انجام دے کر جب قضا وقدر کے تحت اجل پوری ہو جائے گی تو یہ بھی ایک عظیم علامت ہے کہ ان کی آخری آرام گاہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہرہ کے اندر مدینہ منورہ میں ہوگی۔

——جب کہ——

جھوٹا کذاب مرزا مرا پاخانہ میں یا پاخانہ کرتے ہوئے پاخانہ کی جگہ لاہور میں اور بقول خود کے دجال کے گدھے پر اس کی ارتھی لاہور سے قادیان گئی اور گرا پنجاب میں، مرزا قادیانی ٹرین کو دجال کا گدھا کہتا تھا، معلوم ہوا دجال مرزا قادیانی اپنے گدھے پر لاد کر لے جایا گیا اور مرا لاہور میں اور گرا پنجاب میں۔

سچے انبیاء کی ارواح جہاں پرواز ہوتی ہے، وہیں دفن کئے جاتے ہیں اور جھوٹا مرتا کہیں اور ہے اور گرتا کہیں اور ہے، جیسے مرزا قادیانی اور دیگر تمام دجالین وکذابین جھوٹے متنبی مرے کہیں اور گاڑے گئے کہیں اور، کیوں کہ سب جھوٹے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوں کہ ہماری شریعت میں بطور خلیفہ کے ہوں گے؛ اس لئے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ میں دفن کیا جائے گا، مبارک ہو سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو روضہ میں جگہ، اور صلاۃ وسلام ہو خاتم الانبیاء کے ساتھ، سچ فرمایا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ۔ جن دونوں نبیوں کے درمیان کوئی نبی نہیں، وہ دونوں ایک ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو خلیفہ کے ساتھ ہوں گے، یا یوں کہہ دیں کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آخری بنی اسرائیل کا نبی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری خلیفہ دو خلیفہ کے ساتھ ہوں گے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ (آمین)

۴۳ رویں علامت:

(۴۳) يَدْعُوَ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ فَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ

(بخاری، مسلم)

اور مسند احمد کی روایت میں ہے:

وَيُعُطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰى يُهْلِكَ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ (التواتر:۱۵)

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہونے اور دجال کے قتل کے بعد جب مفسدین کا خاتمہ کر دیں گے تو اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دیں گے، بلائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مذہب اسلام کے علاوہ تمام مذاہب (یعنی اہل باطل کے عقیدہ اور توہمات کی بنیاد پر جو غیر اللہ کی عبادت ہوتی ہے،) اس کو ختم کر دیں گے، نیسب ونابود کر دیں گے، یعنی مذہب اسلام ہی صرف باقی رہے گا، بقیہ تمام مذاہب کا وجود معدوم ہو جائے گا اور مٹ جائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی آمد سے کائنات عالم میں صرف اسلام باقی رہے گا، غلبہ اور قوت محض اسلام کا ہوگا، تمام ادیان مٹ جائیں گے ان کا وجود ہی نہ رہے گا۔

——جب کہ——

جھوٹا متنبی مرزا قادیانی سے اسلام میں لوگ داخل کیا ہوتے اس نے لوگوں کو مرتد بنا کر کفر اور دشمنان اسلام کی حمایت اور غیر مسلمین کی تعداد وجھتہ میں اضافہ کیا، اور آج بھی یہی ہو رہا ہے، اسلام کو کمزور کیا پھر مثیل مسیح بھی تو نہ ہوا، آج بھی صلیبی حکومت کے زیر سایہ برطانیہ میں ضلالات وذلت سے پناہ لے کر زندگی گزار رہا ہے، مرزا مسیحیت کا دعویٰ کر کے خود ہلاک ہو گیا، دوسروں کی بھی ہلاکت کا باعث بنا، وہ غیر اسلام کو کیا ہلاک کرتا خود ہی ہلاک ہو کر نجاست وغلاظت کے گٹر میں چلا گیا۔

۴۴ رویں علامت:

(۴۴) وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ

اور (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد) زمین پر امن

وامان اور سکون وسلام کا دور دورہ ہوگا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی آمد ونزول مکمل امن وسلامتی کا عمومی پیغام اور قیام ہوگا اور کیوں کر نہ ہو کہ جس مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو قرآن حکیم نے ہمیں بتلایا، اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں۔ (مریم: ۳۱)

سلام ہو برکت والے عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام پر، اور قرآن نے ہی خبر دی، اور سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا، اور جس دن مروں اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہوکر۔ (مریم: ۳۳)

معلوم ہوا کہ برکت وسلامتی دائمی ودوامی حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کی معیت سے وابستہ ہے، اور وہ جہاں بھی جائیں گے، قیام کریں گے، برکت وسلامتی ان کے ہمراہ ہوں گی، یہ ایسا ہی ہے کہ ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمای بخاری میں ہے:

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ يَا هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

جب ذاکر غیر نبی کا جلیس وہم نشیں محروم نہیں ہوتا، تو اہل ایمان سوچو، روح اللہ، کلمۃ اللہ کی معیت میں رہنے والا کتنا فیض یاب ہوگا، اور آگے چلو پوری دنیا عیسیٰ ابن مریم کی برکت وسلامتی سے سیراب وشاداب ہوگی، اسلام ہی اسلام ہوگا، ایمان ہی ایمان ہوگا، ایقان ہی ایقان ہوگا، اسی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمارے دل کے نور آنکھ کے سرور حضور پُرنور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان ومذاہب کا خاتمہ کردیے گا، بارش جب موسلا دھار ہورہی ہو تو کیا غلاظت ونجاست زمین پر باقی رہ جاتی ہے یا بہہ جاتی ہے؟ یہی ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام رحمتوں، برکتوں کے مسلسل وپیہم منجانب اللہ مظہر ہوں گے، کائنات ان کے برکت وسلامتی سے کفر وشرک اور ہر طرح کی عقیدہ واخلاق کی نجاست سے پاک ہوجائے گی اور یہی سچے مسیح کی علامت وشناخت ہوگی اور ضرور ہوگی۔

——جب کہ——

جھوٹا وکذاب مرزا قادیانی کا وجود اس امت کے لئے بڑے فساد کا سبب بنا، مرزا کے

دعوؤں کو پڑھ جائے وہ حضرت آدم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، پھر نبوت ورسالت سے قدم بڑھایا تو پھر خود خدا بنا اور یقین کے ساتھ بنا، کرشن بنا، عورت بنا خدا نے اس سے رجولیت کا اظہار فرمایا: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، اس کی تحریر پڑھ کر متلی آتی ہے، طبیعت کی نفاست مکدر ہو جاتی ہے، مرزا فَسَادٌ عَلَی الْاَرْضِ کا نمونہ عبرت بنا، اس کا امن سے کیا تعلق؟

۴۵رویں علامت:

(۴۵) حَتّٰی تَرْتَعُ الْاَسْوَدُ مَعَ الْإِبِلِ

(ظہور امن وامان کا یہ حال ہوگا) حتی کہ اونٹ شیروں کے ساتھ ایک جگہ میدان میں بلا خوف وتردد چراؤ کریں گے، سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بعد زمین میں ایسا عمومی امن وامان اور سکون واطمینان عام ہوگا کہ انسان تو انسان، حیوان اور درندوں کے ساتھ خوف وہراس نکل جائے گا، اور ایک ہی جگہ اونٹ اور دیگر حیوان چراگاہ میں رہیں گے اور اونٹ چرا کرے گا، جب کہ وہاں پھاڑ کھانے والا شیر بھی ہوگا؛ مگر نہ شیر حیوان پر حملہ کرے گا نہ ہی جانور ڈرا کرے گا۔

—— جب کہ ——

جھوٹا مرزا قادیانی سے ایک سیدھا سادہ مسلمان بھی ڈرا کرتا تھا، کہ وہ کہیں اپنے گندے اور سفلی علم سے حملہ کر کے کہیں نور ایمان اور نور قرآن اور ختم نبوت کی رحمت سے محروم نہ کر دے؛ کیوں کہ قادیانیت کی لعنت آخرت کی مغفرت وجنت سے محرومی کا باعث ہے۔

۴۶رویں علامت:

(۴۶) وَالنَّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ:

اور چیتے گایوں کے ساتھ چراگاہ میں چریں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد قیام عدال وانصاف ہوگا، ظلم وزیادتی کا خاتمہ اور وجود مٹ جائے گا، اور اس کا اثر یہ ہوگا کہ چیتا جیسا درندہ گائے پر حلہ نہیں کرے گا، اور گائے آرام کے ساتھ بغیر کسی خوف کے چراگاہ میں چیتے کی موجودگی میں چرے گی۔

——جب کہ ——

جھوٹا غلام قادیانی کی زندگی میں یا آج تک اس کے مرنے اور گرنے کے بعد بھی ایسا نہیں دیکھا گیا نہ ہوا، کہ چیتا گائے کے ساتھ چراگاہ میں ہو، یہ کب ہوگا جب سچے مسیح تشریف لائیں گے، لہٰذا مرزا کو مثیل ماننا ہی کفر ہے کسی کافر و مرتد کو مثیل مسیح کہنا، ایسا ہے جیسے حرام جانور کو حلال کہنا: اَسْتَغْفِرُ اللهَ۔

۴۷رویں علامت:

(۴۷) وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ

اور بھیڑئے بکریوں کے ساتھ ایک چراگاہ میں چریں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی خیر و برکت درندوں پر بھی ظاہر ہو جائے گی کہ بھیڑئے جیسا حملہ آور بکری جیسی مسکین بھیڑئے کے ساتھ چرے گی، بکری کے دل سے بھیڑیئے کی دہشت ختم ہو جائے گی۔

ان تمام باتوں کی اطلاع سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کو باخبر کررہے ہیں؛ تا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی شناخت اور پہچان میں امت غلطی نہ کرے اور کسی غیر مسیح کو مسیح نہ مانے اور جو بھی دعویٰ کرے اور اس میں یہ صفات نہ ہوں، تو امت یقین کے ساتھ جان لے کہ دعویٰ کرنے والا اول نمبر کا جھوٹا کذاب مفتری و کمینہ ہے، سچے مسیح میں پچھلی تمام علامات ہوں گی اور سو فیصد ہوں گی۔

——جب کہ ——

جھوٹا مرزا غلام قادیانی تو حقیقت میں بھیڑیئے سے بھی زیادہ درندہ نکلا، کہ بھیڑیا جسم اور ظاہر کو نقصان پہنچاتا ہے، نہ کہ ایمان واسلام کو، یہ تو جنگلی بھیڑئے سے بھی خطرناک اور زیادہ خطرناک نکلا کہ لوگوں کے ایمان کو ہی تباہ و برباد کر کے جہنم کا ایندھن بن گیا اور بنا گیا، اور مرزا گرنے کے بعد مر کر بھی امت کو مغفرت و جنت سے اچک رہا ہے، لعنت ہو مرزا پر اور قادیانیت کی قیادت کرنے والی تمام جماعت پر، کہ بھیڑیا بکری کو نقصان نہیں دے گا؛ مگر مثیل مسیح کذاب انسانوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

۴۸رویں علامت:

(۴۸) وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَاتِ لَا تَضُرُّهُمْ

اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد لڑکے بچے چھوٹی عمر کے ننھے منے، سانپوں کے ساتھ کھلونا کی طرح کھیلیں گے اور وہ سانپوں سے خوف بھی نہیں کھائیں گے اور سانپ بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا، حالاں کہ سانپ اور خاص کر زہریلا ہو تو پھر وہ تیزی اور سرعت کے ساتھ ہر وہ چیز جو اس کو چھوتی ہے فوراً ڈنک مارتا ہے اور ڈس لیتا ہے، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برکت کہ موذی حشرات بھی سلامتی کا نمونہ ہوگا۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی بنتا تھا، مثیل مسیح اور حضرت مسیح علیہ السلام کو اتنا ڈسا اور زہر اگلا کہ معمولی ایمان رکھنے والا بھی قادیانی سے نفرت اور حیرت زدہ ہے، یہ اس کا موقع نہیں، عاجز نے چند نمونہ کے طور پر قادیانی کی جو حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں زہر اگلا اور گستاخانہ باتیں لکھی ہیں نقل کر دیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں، سچے اور جھوٹے نبی کا فرق-قرآن وحدیث کی روشنی میں)

۴۹رویں علامت:

(۴۹) فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى

(حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد چالیس سال زمین پر قیام فرمائیں گے، (نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال کی مدت تک عدل وانصاف اور وہ تمام امور جو ان سے وابستہ ہیں ان کو انجام دیں گے، جب ان کو آسمان پر اٹھایا گیا تھا تو صحیح قول کے مطابق ان کی عمر مبارک ۳۳؍سال تھی اور نزول کے بعد چالیس سال بقید حیات رہیں گے، پھر وفات ہوگی۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی شروع میں حیات ابن مریم علیہ السلام کا قائل تھا، جس کی تفصیل ہم لکھ

چکے ہیں، اور آخری عمر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ڈرامہ رچا اور خود مسیح کا دعویٰ کیا۔

اس دعویٰ کے بعد بھی وہ چالیس سال زندہ نہ رہا مر گیا جس پر سیرۃ المہدی اس کے بیٹے کی کتاب شہادت پیش کرتی ہے۔

۵۰/ویں علامت:

(۵۰) خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ اَوَّلُهَا وَاٰخِرُهَا اَوَّلُهَا فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاٰخِرُهَا فِيْهِمْ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (التواتر: ٦٤)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عہد امت کا بہترین دور ہوگا، ہمارے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ والسلام کا بہترین دور اول اور دور آخر ہے، دور اول میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور دور آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہیں، یعنی جس طرح حضور کا عہد وزمانہ خیر ہی خیر اور بھلائی ہی بھلائی کا دور وعہد تھا، عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد کا عہد ودور خیر ہی خیر ہوگا۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)

سچے مسیح ابن مریم کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد کا عہد وزمانہ خیر ہی خیر ہوگا، جس طرح خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرن وعہد خیر ہی خیر تھا۔

——جب کہ——

جھوٹے مرزا کا عہد ودور اامت اسلام کے لئے شر ہی شر اور برائی ہی برائی کا دور رہا، کہ مسلمان ایک ظالم وجابر حکومت سے خلاصی اور نجات کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دے رہے تھے اور مرزا قادیانی ظالم وجابر کا حمایتی اور اسلام کی بیخ کنی اور نبوت کا دعویٰ کر کے جہاد منسوخ کر رہا تھا قادیانی لکھتا ہے:

(۱) میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے۔ (روحانی خزائن: جلد نمبر: ۱۵/صفحہ نمبر: ۱۵۶)

(۲) میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ (روحانی خزائن: جلد نمبر ۱۳/صفحہ نمبر ۴۔۵۔۶)

۵۱/ویں علامت:

(۵۱) وَبَيْنَ ذٰلِكَ ثَبَجٌ أَعْوَجُ لَيْسَ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنْهُمْ (التواتر:۶۴)

اوران دونوں کے درمیان (یعنی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آسمان سے نازل ہونے سے پہلے اکثر وبیشتر لوگ دینی اعتبار سے) بے ڈھنگ اور کجرو ہوں گے وہ تیرے طریقہ پر نہیں تو ان کے طریقہ پر نہیں۔(حلیہ، کنز التواتر:۶۴)

ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیر القرون کا تین عہد اور دور گزر گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عہد آنے والا ہے اور ابھی باقی ہے اور درمیانی دور اور عہد میں مرزا قادیانی کا دور اور وجود ہے جس کو ہمارے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثَبَجٌ أَعْوَجُ کہا، مرزا بے ڈھنگا ہی تھا اور پورا کا پورا کجرو تھا، اس کی تمام باتیں دین متین سے انحراف اور قرآن وحدیث میں کجروی پیدا کر کے ایک کثیر تعداد جہنم میں ساتھ لے گیا، سچ فرمایا گیا کہ اس مرزا کا نہ ہم سے کوئی تعلق نہ ہمارا اس سے کوئی دینی تعلق، یہ فتویٰ تو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دیا کہ اس کا یعنی مرزا کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں، نہ ہی اہل اسلام کا مرزا سے کوئی تعلق۔(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ)

سچے مسیح کا زمانہ خیر ہی خیر ہوگا اور نزول مسیح سے خیر کا وجود اور ظہور ہوتا ہی چلا جائے گا، شر مٹ جائے گا۔

——جب کہ——

جھوٹے مرزا کا وجود اور ظہور شر کے لئے ہوا شر تھا شر کے دور میں ہوا اور شر پھیلتا گیا اور ابھی بھی قادیانیت کی لعنت کا شر پھیل رہا ہے، جس کا خاتمہ سچے مسیح کی آمد سے ہوگا، قتل سے یا پھر سچے مسیح پر ایمان لاکر اور جھوٹے مثیل پر لعنت بھیج کر دوسری کوئی شکل نہیں۔

۵۲/ویں علامت:

(۵۲) أَحَبُّ شَيْئٍ إِلَى اللّٰهِ الْغُرَبَاءُ قِيْلَ: أَيُّ شَيْئٍ اَلْغُرَبَاءُ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يفِرُّوْنَ بِدِيْنِهِمْ يَجْتَمِعُوْنَ إِلٰى عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (کنز العمال، مسند احمد التواتر:۵۲)

اللہ کے نزدیک غرباء سب سے زیادہ محبوب ہیں، ان سے پوچھا گیا کہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا: غرباء وہ لوگ ہیں جو اپنا دین بچانے کے لئے فرار ہو کر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے جاملیں گے۔ (کنز العمال: ۵۲)

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ انکی آسمان سے آمد کے بعد جو لوگ اپنا دین وایمان شر سے بچانے کے لئے شر اور فتنے سے حفاظت کی خاطر حضرت عیسیٰ ابن مریم کے پاس جہاں فساد ہوگا وہاں سے بھاگ کر راہ فرار اختیار کر کے جاملیں گے وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں گے۔

——جب کہ——

جھوٹا مثیل مرزا قادیانی نہ تو ابن مریم ہے؛ بلکہ ابن چراغ بی ہے، نہ ہی لوگ دین وایمان بچانے کے لئے اس کے پاس آئے؛ بلکہ دین وایمان کو ضائع کر کے چلے گئے اور وہ تمام لوگ شرار الناس کے مصداق بن گئے؛ کیوں کہ مرزا خود ہی شر الناس کا اشر الناس ہوگیا۔ بدترین شخص۔

۵۳ رویں علامت:

(۵۳) ثُمَّ يَأْتِيْ عِيسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ (التواتر: ۵)

پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے، جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال (کے دھوکہ وفریب) سے محفوظ رکھا ہوگا تو آپ ان کے چہروں سے غبار سفر یا آثارِ رنج ومصیبت کو پونچھ دیں گے اور جنت میں ان کے درجات عالیہ کی خوشخبری سنائیں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایسی جماعت وقوم آئے گی جن کو اللہ رب العزت نے دجال کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے چہروں سے سفر کی وجہ سے جو غبار وآثار ہوں گے ان کو صاف کریں گے، ایسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کا اکرام کریں گے؛ تا کہ آنے والے لوگوں کی حوصلہ افزائی اور ہمت وحمیت کی داد تحسین ہو

اور دلاسا اور تسلی کا یہ انمول طریقہ ہے، یا پھر چہرے کو صاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کو دجال کے ظہور سے اور عمیق فتنے کی وجہ سے حزن وملال اور اس کی وجہ سے جو مصیبت تھی جب قتل کی خبر سنیں گے تو غیر معمولی مسرت وفرحت اور ایمانی سکون وطمانینت ہوگی، تو بھاگے بھاگے حضرت ابن مریم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت علیہ السلام بھی شفقتاً محبت میں ان کے چہروں پر دست شفقت پھیریں گے کہ مصیبت ہمیشہ کے لئے امت سے ٹل گئی۔ واللہ اعلم (یہ تحقیق ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے)۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی کا ان حقیقتوں سے دور کا واسطہ نہیں، وہ خود دجال تھا، دجال کا منکر تھا، نزول عیسیٰ علیہ السلام کا منکر تھا، اور اس کے پاس جہنمی لوگ ہی ارد گرد نظر آرہے ہیں، خود دعوائے نبوت کر کے جہنم میں گیا تو جنت کی بشارت کس کو دے سکتا تھا، جنت کی بشارت نبی ہی دے سکتا ہے، یاد رکھیں انبیاء ہی کی زبان مبارک جنت کی بشارت دیتی ہیں، غیر نبی کی زبان جنت کی حتمی بشارت پر کھلے گی ہی نہیں، یہی فرق ہے نبی اور غیر نبی کا۔

۵۴ رویں علامت:

(۵۴) ثُمَّ تَأْخُذُهُمْ ظُلْمَةً لاَ يُبْصِرُ أَحَدُهُمْ فِيْهَا كَفُّهُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَتَنْحَسِرُ عَنْ أَبْصَارِهِمْ وَبَيْنَ أَرْجُلِهِمْ (درمنثور التواتر:۶۸)

پھر ان پر (یعنی مسلمانوں کے قیام وپناہ کی جگہ اس پہاڑ پر شام کے جہاں نیچے دجال اور اس کے ساتھ یہودیوں کا جتھہ ہوگا، مسلمان سچا وپکا آپس میں عہد اور بیعت جہاد کریں گے اس رات کا یہ واقعہ ہوگا) ایسی تاریکی چھا جائے گی کہ کسی کو اپنا ہاتھ بھی دکھائی نہ دے گا، اب عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہوجائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں) سچے عیسیٰ علیہ السلام جس رات آسمان سے نازل ہوں گے وہ شب اور رات کچھ زیادہ اور غیر معمولی تاریک اور اندھیرا ہوگا کہ انسان کو خود کا ہاتھ نظر نہیں آئے گا۔

نیز اسی رات میں مسلمان آپس میں بیعت جہاد لیں گے؛ کیوں کہ پہاڑ کے دامن میں دجال ہوگا اور مسلمانوں کا محاصرہ کئے ہوئے ہوگا، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو سچے اور حقیقی اور اصلی مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے فضاء کی تاریکی اور اندھیرا چھٹ جائے گا اور لوگ جو ہاتھ تک نہیں دیکھ سکتے تھے، اب اپنے پیروں کے درمیان کا فاصلہ بھی نظر آنے لگے گا، یعنی حقیقت منکشف اور سامنے ہوجائے گی ظلمت وضلالت مٹ جائے گی، اس رات اندھیرا کا زیادہ ہونا ممکن ہے، اس وجہ سے ہو کہ قوت ضلالت وگمراہی دم توڑنے والی ہے؛ اس لئے اس کا آخری ظہور اس طرح محسوسات میں بھی نمایاں ہوجائے (الغیب عند اللہ واللہ اعلم) اور نور اور روشنی کا طلوع ہونا مادی طور پر بھی ظاہر ہوجانا باطل کے زوال کی طرف اشارہ ہو؛ کیوں کہ غلبہ حق اور اشاعت دین اسلام کے لئے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور اس کی ابتداء اب محسوسات میں بھی نمایاں ہوجائے گی۔ (واللہ اعلم)

——جب کہ——

جھوٹے مرزا قادیانی میں ضلالت وذلالت بھری ہوئی تھی وہ تو اپنی ازار بند کی گرہ نہیں کھول سکتا تھا۔ (دیکھو سیرت المہدی جلد نمبر ۱ رصفحہ: ۲۹)

گرگابی بھی الٹی پہنتے تھے، ایک ہی جیب میں گڑ کھانے کے لئے اور استنجاء کے لئے مٹی کے ڈھے لئے رکھتا تھا، گڑ سے استنجاء کرتا اور مٹی کھا لیتا تھا۔ ایک کتا رکھا ہوا تھا جس کا نام شیرو تھا۔ (سیرۃ المہدی: ۱/ ۸۱۶۔۸۱۷)

مرزا کے کھانے کے برتنوں میں کتا بھی کھانا کھاتا تھا۔ (سیرت مسیح موعود: ۱۶) مرزا اسی کا مستحق بھی تھا۔

۵۵ رویں علامت:

(۵۵) وَعَلَيْهِ لَأمَةٌ فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلِهِ وَرُوْحِهِ وَكَلِمَتِهِ (التواتر: ۶۸)

اور عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ

فرمائیں گے میں عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلام اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اسکے کلمۂ کن سے پیدا ہوا ہوں۔

(التواتر:۶۸)

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم جب آسمان سے تشریف لائیں گے تو ان کے جسم پر زرہ ہوگی، اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں گے وہ ان سے سوال کریں گے آپ کون ہیں؟ وہ جواب دیں گے میں اللہ کا بندہ، عبداللہ ہوں، اور اس کا رسول ہوں، اور اللہ کی پیدا کردہ جان اور میں اللہ کا کلمہ یعنی بغیر باپ کے کلمہ کن سے پیدا ہوں، یہ چار باتیں سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کو ارشاد فرمائیں گے، جو شام کے پہاڑ پر محصور ہوں گے اور نیچے خبیث دجال ہوگا۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی دجال اعور کا منکر ہے، شام کبھی نہ گیا، اور خود ہی خدا بن گیا، یقین کے ساتھ، عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں اللہ کا بندہ ہوں، اور یہ کذاب کہتا ہے میں خدا ہوں، یہ غلام احمد بن مرتضی ہے، سچے عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلام ہیں، جو ابھی زندہ ہیں، جھوٹا مثیل مر کر گر گیا، اور دجال ابھی آیا نہیں آئے گا، سچے مسیح اس کے قتل کے لئے آئیں گے، مرزا اول نمبر کا نقلی جعلی فریبی دغا باز وکذاب تھا، اس کا عیسیٰ علیہ السلام سے دور کا تعلق وواسطہ نہیں۔

۵۶/ویں علامت:

(۵۶) اِخْتَارُوْا بَیْنَ اِحْدٰی ثَلَاثٍ، بَیْنَ أَنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ عَلَی الدَّجَّالِ وَجُنُوْدِہِ عَذَابًا مِّنَ السَّمَاءِ جَسِیْمًا أَوْ یَنْخَسِفُ بِھِمُ الْأَرْضُ أَوْ یِسَلِّطَ عَلَیْھِمْ سَلَاحَکُمْ وَیَکُفَّ سَلَاحَھُمْ عَنْکُمْ (الدرالمنثور:۶۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں سے فرمائیں گے تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرلو

(۱) یا تو اللہ تعالیٰ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کردے۔

(۲) یا ان کو زمین میں دھنسا دے۔

(۳) یا ان کے اوپر تمہارے اسلحہ مسلط کردے (یعنی تمہارے ہاتھوں اس کی قوت وطاقت

اور جماعت کو ترشوا دے) اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے، (یعنی قوت گرفت اور وار کرنے کی صلاحیت چھین لے)۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم ان اہل ایمان کو جو شام کے پہاڑ میں محصور ہوں گے ان کو اختیار دیں گے کہ دجال کی جماعت کی ہلاکت کی تین سورتیں ہیں، تم لوگ ان تینوں طریقوں میں سے جس طریقہ اور صورت کو منتخب کروگے، اللہ تعالیٰ اسی طرح ان یہود اور مفسدین کو ہلاک کرے گا، ان کی ہلاکت وتباہی کا طریقہ تم لوگوں کو اختیار کرنا ہے، یہ تمہاری آج شرافت وکرامت کا مقام ہے۔

۵۷/ویں علامت:

(۵۷) فَيَقُوْلُوْنَ هٰذِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَشْفَى لِصُدُوْرِنَا وَلِأَنْفُسِنَا فَيَوْمَئِذٍ تَرَى الْيَهُوْدِيَّ الْعَظِيْمَ الطَّوِيْلَ الْأَكُوَلَ الشَّرُوْبَ لَا تُقِلُّ يَدُهُ سَيْفَهُ مِنَ الرُّعْبِ فَيَنْزِلُوْنَ إِلَيْهِمْ فَيُسَلِّطُوْنَ عَلَيْهِمْ.

اہل ایمان عرض کریں گے، کہیں گے یا رسول اللہ یہ (آخری) صورت (یعنی ہماری تلوار واسلحہ ان پر مسلط ہو جائے اور ان کے اسلحہ ہتھیار کو ہم سے روک لیا جائے) ہمارے لئے اور ہمارے قلوب کے لئے زیادہ طمانینت کا باعث ہے اللہ اکبر کبیرا، قدرت اللہ کی اس روز تم بہت کھانے پینے والے (یعنی ہٹھے کٹھے ڈیل ڈول والے) یہودی کو بھی دیکھو گے کہ ہیبت اور خوف کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اٹھا سکے گا، پس اہل ایمان (پہاڑ سے) اتر کر یہودیوں کے اوپر مسلط ہو جائیں گے۔ (التواتر:۶۸)

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اہل ایمان کے پسند واختیار کو جب معلوم کرلیں گے تو اہل ایمان پہاڑ سے نیچے اتریں گے، اور یہود بے بہبود پر ٹوٹ پڑیں گے، سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچے مسیح وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کی وجاہت کہیں یا اہل ایمان میں برکت کا ظہور کہہ دیں، یا اہل اسلام میں سلامتی اور غلبہ حق کا منجانب اللہ نصرت وتائید کہہ دیں، جو بھی نام دیں مگر ہوگا یہ سب عیسیٰ علیہ السلام کے نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ کے بعد۔

یہودیوں پر مع دجال کے عیسیٰ علیہ السلام کی وجاہت کا رعب اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا، اہل باطل پر قاہرانہ قہر گرے گا اور وہ لحیم وجسیم، جسم وجثہ ڈیل ڈول والے بھی اہل حق کے سامنے ہاتھ میں تلوار نہ سنبھال سکیں گے، لرزہ اور کپکپی میں مبتلا ہوجائیں گے۔

یہ منظر تو عام یہودیوں اور اہل باطل کا ہوگا، عام مسلمانوں کی دید وروئیت سے دیکھتے ہی پتہ پانی ہوجائے گا: وَيَذُوْبُ الدَّجَّالُ حِيْنَ يَرٰى اِبْنَ مَرْيَمَ كَمَا يَذُوْبُ الرَّصَاصُ حَتّٰى يَأْتِيَ عِيْسٰى اور يُدْرِكُهُ فَيَقْتُلُهُ (الدر المنثور، التصریح: رقم: ۶۸)

اور جب دجال عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو سیسہ (یا رانگ) کی طرح پگھلنے لگے گا، حتی کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے جاملیں گے، اور قتل کردیں گے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ)

سچے مسیح علیہ السلام کے ساتھی پر معیت کلمۃ اللہ اور روح اللہ کی برکت سے عام اہل باطل پر رعب طاری ہوگی، کہ تلوار تھام نہیں سکتا تو پھر لڑنا تو دور کی بات ہے، پھر سچے مسیح علیہ السلام سے اِمَامُ الدَّجَاجِلَةْ اور اِمَامُ الشَّرِّ وَالْفَسَادِ، اِمَامُ الضَّلَالَةِ وَالطَّاغُوْتِ کا پتہ پانی بن جائے گا، کہ رانگ جس طرح آگ پر پگھل جاتا ہے، باطل وگمراہی کا سرغنہ دجال اعور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے بے حیثیت اور بے وقت ہوجائے گا، اور حضرت بغیر کسی مزاحمت کے اس کا ملیا میت کردیں گے، بس طاغوتی وشیطانی تمام قوتیں اور طاقتیں جہاں سے راشن لیتی تھیں، وہ مخزن ہی مٹ جائے گا، یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ غلاظت کے ڈھیر کو ختم کردیا جائے تو غلاظت کے کیڑے مکوڑے خود بخود مر جاتے ہیں، باطل کو جہاں سے فساد کی قوت ملتی تھی وہی ختم ہوگیا۔

——— جب کہ ———

جھوٹا مرزا قادیانی جن قوموں کو دجال کہتا ہے، اسی کی غلامی میں زندگی گزار دی، اور دشمنان اسلام کی کاسہ لیشی کرتا رہا وہ جس کو دجال کہتا ہے، اسی کے خوف سے کہ وہ مراعات فانی زروزمین جو ملی ہے کہیں سوخت نہ ہوجائے رنج والم میں گھلتا رہتا تھا، جس طرح دجال عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو دیکھ کر گھلے گا، برطانیہ حکومت کی خوشنودی میں کبھی جہاد کو منسوخ کرتا تھا، کبھی انبیاء علیہم السلام کو سب وشتم اور ان کی شان بلند وبالا میں گستاخیاں کرتا تھا، مرزا میں وہ تمام علامتیں بدرجۂ

اتم موجود تھیں جو ایک نفس پرست میں ہوتی ہیں۔

۵۸/ ویں علامت:

(۵۸) ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ اِلٰی بِلَادِهِمْ وَاَوْطَانِهِمْ (التواتر:۱۴)

پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور وطنوں کو واپس ہو جائیں گے، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم جب دجال کا قتل کر دیں گے اور اس فتنہ کا خاتمہ ہو جائے گا، اور یہودیوں کو شکست ہو جائے گی، اور شجر و حجر اور درخت بھی نہیں چھپائے گا، اور سب کا قتل کے ذریعہ صفایا ہو جائے گا، یا پھر وہ ایمان لے آئیں گے، الغرض دجال کے قتل کے بعد اہل ایمان اپنے اپنے گھروں کو اور اپنے اپنے شہروں کو واپس چلے جائیں گے کہ فتنہ جو تھا وہ اب نہ رہا تو یہاں قیام کا کیا فائدہ؟

—— جب کہ ——

جھوٹا مرزا قادیانی خود ہی دجالیت کا شکار ہو گیا، اور مسلمان کو سکون واطمینان کیا ملتا کہ مرزا کے جھوٹے جھوٹے دعوؤں سے مسلمان اسی طرح اضطراب وانتشار میں ہیں، جس طرح شام کے پہاڑ پر اہل ایمان ہوں گے، یہاں تک کہ سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو جائے اور قادیانیت کا قتل کے ذریعہ زمین کو اس نجاست سے طہارت نصیب ہو جائے۔

۵۹/ ویں علامت:

(۵۹) وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَيَجِدَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فِیْ أُمَّتِیْ خَلَفًا مِّنْ حَوَارِيْهِ (اخرجہ الحکیم الترمذی، التواتر:۴۰)

اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا، عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام میری امت میں ایسے لوگوں کو ضرور پائیں گے، جو (ہمارے بعد پیدا ہوں گے اور) ان کی صحبت میں ان کے مددگار بن کر رہیں گے۔

سچے مسیح علیہ السلام کی آمد کے بعد امت کی ایک جماعت ان کی معیت وصحبت میں انصار واعوان کی حیثیت سے رہے گی جیسے کہ حواری عیسیٰ علیہ السلام تھے، امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الف الف

صلاۃ وسلام سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مثل حواری اصحاب عطا کئے جائیں گے۔

——جب کہ——

جھوٹا قادیانی نہ ہی ابن مریم تھا نہ ہی اہل ایمان ساتھی نصیب ہوئے مرتدین ومفسدین رہے ہوں گے جو اس کا مقدر تھا۔غلاظت میں غلیظ کیڑے ہی رہتے ہیں۔

۶۰رویں علامت:

(۶۰) اِذْ نَادٰی مُنَادٍ مِّنَ السَّحَرِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَتَاکُمُ الْغَوْثُ ثَلَاثًا، فَیَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّ هٰذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبْعَانَ (احمد،التواتر:۱۶)

سحر وصبح کے وقت کوئی پکارنے والا تین بار یہ آواز لگائے گا کہ اے لوگ تمہارے پاس فریادرس آ پہنچا، یہ سن کر لوگ آپس میں کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے۔

وَیَنْزِلُ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اور نماز فجر کے وقت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام جس صبح کو آسمان سے نازل ہوں گے، اس سے پہلے اہل ایمان اُفیق (یہ دو میل لمبی گھاٹی اردن میں واقع ہے) گھاٹی کی طرف سمٹ جائیں گے شدید بھوک اور سخت مشقت میں مبتلا ہوں گے، یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلہ جلا کر کھائیں گے، اسی حال میں صبح کے وقت کوئی پکار کر کہے گا، لوگو تمہارا فریادرس آ گیا، یعنی عیسیٰ ابن مریم جن کے ہاتھوں دجال کا قتل مقدر و متعین ہے، پھر نماز فجر کی ادائیگی کی تفصیل ہے۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی کا تیس کذّاب میں سے ایک بڑے جھوٹے اور کذّاب کا ظہور اور وجود ہے، اور یہ بھی ختم نبوت کے محاسن میں سے ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو اس فتنے سے باخبر کر دیا جو پورا ہو رہا ہے اور نہ معلوم کتنے خبیث ابھی آنے باقی ہیں، اللہ تعالیٰ ہی امت کی حفاظت وحراست فرمائے اور ہدایت پر امت کو استقامت عطا فرمائے۔(آمین)

۶۱ رویں علامت:

(۶۱) فَيَمْكُثُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُكْسِرَ سَدَّ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ (التواتر:۵:۷۵)

لوگ (امن وچین اور خوشحالی کی زندگی) بسر کر رہے ہوں گے، کہ یاجوج وماجوج کی دیوار (جو ذوالقرنین بادشاہ نے تعمیر کی تھی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ کہف قرآن مجید میں کیا ہے) توڑ دی جائے گی۔

سچے عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی آسمان سے آمد کے بعد دجال کا قتل ہو جائے گا، یہودیوں اور اہل باطل کی نجاستوں سے زمین پاک ہو جائے گی، عقیدہ کی طہارت قلوب کو روشن کر دے گی، لوگ امن وامان اور پرسکون زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ یاجوج وماجوج جن کو ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے درمیان قید وبند ہیں، رکھا ہوا ہے وہ دیوار جو رکاوٹ ہے، ان کی آمد سے توڑ دی جائے گی، وہ پھر باہر نکل پڑیں گے، یہ وہ دور ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکیں گے۔ (الحاکم، التواتر: رقم ۱۰۸، ص:۲۷۵)

—— جب کہ ——

جھوٹا مرزا قادیانی کا تعلق خود مفسدین ومرتدین ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی بددعاء سے یاجوج ماجوج سے لوگوں کو نجات ملے گی، اس لئے مرزا جھوٹا ہے کہ وہ مثیل مسیح ہے۔

۶۲ رویں علامت:

(۶۲) اِذْ اَوْحَى اللهُ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانَ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ (رواہ مسلم التواتر: رقم:۵)

اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجے گا کہ اب میں نے اپنے ایسے بندوں (یعنی جاجوج ماجوج) کو نکالا ہے، جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے؛ لہٰذا آپ میرے خاص بندوں اہل ایمان کو کوہ طور پر جمع کر لیجئے، (کوہ طور وہ پہاڑ ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب العزت کے دیدار کی تمنا ظاہر کی تھی) اور اللہ تعالیٰ کی تجلی کا ظہور ہوا تھا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسا ہی کریں گے، مومنین کو حکم الٰہی سے جبل طور پر اکٹھا کر لیں گے۔

سچے مسیح علیہ السلام اہل ایمان کو دلاسا اور تسلی دے رہے ہوں گے جو دجالی فتنے سے بچ بچا کر کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے پاس ہوں گے، جیسا کہ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ رب العزت کی جانب سے سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو وحی ربانی آئے گی کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو ظاہر کرنے والا ہے، بھیجنے والا ہے، جس سے لڑنے اور قتال کی کسی میں طاقت اور قدرت نہیں، اسباب کے درجہ میں، اس قوم کا مقابلہ ومقاتلہ اور اُس کا دفاع اسباب سے نہیں ما فوق الاسباب محض کلمۃ اللہ کی مناجات ودعاء سے ہوگا، یہ بھی سچے مسیح علیہ السلام کی صداقت کی ربانی شہادت ہوگی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا۔ کتنی کھلی ہوئی واضح دلیل ہے سچے مسیح علیہ السلام کی۔

—— جب کہ ——

جھوٹا مرزا قادیانی اگر مثیل تھا تو اپنے قادیانیوں کو لے کر کیوں نہیں کوہ طور پر چلا گیا یا ان کی نسل کیوں نہیں گئی وہ تو برطانیہ چلا گیا، جھوٹ چلتا نہیں اور سچ چھپتا نہیں، افسوس ہے مرزا پر یاجوج وماجوج کی مرزا قادیانی کیا من گھڑت توجیہہ کرے گا، یہ وہ عیسیٰ ابن مریم کی صداقت کی الٰہی برہان وشہادت ہے، جس سے عقیدہ حیات ابن مریم اور نزول من السماء کے عقیدہ کو رسوخ اور استحکام کی قوت وتائید ملتی ہے۔

ایک اور گتھی کا حل:

اس حدیث سے یہ بات بھی خوب واضح ہو جاتی ہے کہ ہر جگہ اسباب ووسائل کام نہیں آتے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ، ہیں، جس طرح ان کی پیدائش ایک عظیم قدرت ربانی کا شاہکار ہے کہ وہ محض اللہ کی پیدا کردہ جان ہیں، ان سے جتنے بھی انوکھے کام لئے گئے تمام میں حق تعالیٰ نے ان کی صفت روح کو نمایاں کیا ہے اور وہ تنہا رُوْحٌ مِّنْہُ ہیں بغیر باپ کے پیدا ہونا، ماں کو تازہ کھجور ملنا، اور کھانا، خود خاموش رہنا، اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا بولنا، جزامی اور کوڑھی کا صحت مند ہونا، مادرزاد اندھے کا بینا اور صاحب بصارت ہونا، آسمان پر زندہ سلامت اٹھایا جانا، رُوْحُ الْقُدُسْ کی معیت کا شرف ہمہ وقت رہنا، دوفرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اترنا، دوتلوار اور ایک نیزہ آسمان سے لے کر اترنا، دوتلوار اور ایک نیزہ آسمان

سے ساتھ لانا، دجال کا دیکھتے ہی پگھلنا، نگاہ کی دوری تک سانس کا پہنچنا، اور تمام بے ایمان کا مر جانا، دشمن کا قریب بھی نہ آنا، دور ہی سے اس پر موت کا مسلط ہو جانا وغیرہ یاجوج وماجوج جس کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا روح اللہ وکلمۃ اللہ کی بددعاء سے ہلاک وتباہ ہونا۔ الغرض ان لوگوں کا خیال محض غلط ہے کہ دعا سے تنہا کچھ نہیں ہوتا دعا سے بہت کچھ ہوتا ہے، خواہ ہماری فہم وادراک میں بات نہ آئے دعا سے آئی ہوئی بلا بھی ٹل جاتی ہے اور آنے والی بھی رک جاتی ہے، سچے حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے یاجوج وماجوج کا خاتمہ بھی ہوگا، اور زمین پر سے یاجوج وماجوج کی میت سے بدبو اور چکناہٹ کا ختم ہونا ان تمام امور کے لئے روح اللہ علیہ السلام کی دعا کے ذریعہ منجانب اللہ انتظام ہوگا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام پر وحی الٰہی بھی آئے گی، لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ جو عوام وخواص میں زبان زد ہے کہ اب وحی الٰہی نہیں آئے گی، یہ بے اصل بات ہے وحی آتی ہے نبی پر اصطلاحی حضرت مسیح علیہ السلام پر آئے گی، کیوں کہ وصف نبوت نبی سے کبھی ختم نہیں ہوتی، چوں کہ نبوت ورسالت تو ہوگی حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے اس امت میں بطور خلیفہ مع ہذا ان کے ساتھ وصف نبوت جو ان کو پہلے عطا ہو چکی تھی وہ اس وصف نبوت سے متصف ہوں گے اور امر وحکم شریعت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام کو نافذ کریں گے۔

۶۳ / ویں علامت:

(۶۳) وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدْبٍ يَنْسِلُوْنَ (مسلم: التواتر، ۵)

اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو اتنی بڑی تعداد میں بھیجے گا کہ وہ ہر بلندی سے اتریں گے اور تیز رفتاری کے باعث پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو وحی ربانی سے پہلے ہی اطلاع مل گئی تھی کہ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ میرے اہل ایمان بندوں کو کوہ طور پر جمع کرلیجئے، لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اہل ایمان کوہ طور پر جمع ہوں گے کہ یاجوج وماجوج جس کی اطلاع حق جل مجدہ نے حضرت روح اللہ علیہ السلام کو دے دی تھی ایک دم سیلاب کی طغیانی کی طرح دنیا میں بہ پڑھیں گے، جیسے کہ کوئی چیز اوپر سے پھسلتے ہوئے نیچے کی طرف آرہی ہو، یہ ایک تعبیر

ہے، ان کے کثرت تعداد اور تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیلنے کی۔

۶۴/ویں علامت:

(۶۴) فَيَطَأُوْنَ بِلَادِهِمْ (مسند احمد، التواتر: ۱۴)

وہ یعنی یاجوج اور ماجوج شہروں کو روند ڈالیں گے۔

ایک روایت میں ہے:

فَيَمُوْجُوْنَ فِى الْأَرْضِ فَيُفْسِدُوْنَ فِيْهَا (ابن ابی شیبہ، التواتر: ۷۵)

زمین میں یاجوج وماجوج (سمندر کی طرح) موجیں مارتے ہوئے نکلیں گے اور زمین میں فساد برپا کردیں گے۔

سچے مسیح علیہ السلام کے آسمان سے آمد کے بعد دجال کا ظہور اور قتل اور پھر یاجوج وماجوج کا نکلنا اور ایک دم دنیا میں پھیل جانا یہ بھی حَيَاتِ اِبْنِ مَرْيَمَ اور نُزُوْلٌ مِنَ السَّمَاءِ کی واضح دلیل ہے، ساتھ ہی یاجوج وماجوج کا نکلنا سچے مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا نہ کہ جعلی ونقلی جھوٹے کذاب سے اس کا واسطہ ہوسکتا ہے۔

۶۵/ویں علامت:

(۶۵) لَا يَأْتُوْنَ عَلٰى شَيْئٍ اِلَّا أَهْلَكُوْهُ (مسند احمد: ۱۴)

جس چیز پر ان کا گزر ہوگا اس کو تباہ وبرباد اور خاتمہ کردیں گے۔

سچے مسیح علیہ السلام کے دور میں یاجوج وماجوج جب زمیں پر ظاہر ہوں گے تو زمین میں جہاں سے گزریں گے اس کو ختم کردیں گے۔

——جب کہ——

مرزا جھوٹا قادیانی کا فساس سے خود ہی تعلق تھا اور جھوٹا تھا تو یاجوج وماجوج سچے مسیح علیہ السلام کے دور میں ظاہر ہونا ہے نہ کہ کذاب اور جھوٹے کے دور میں۔

ہر علامت کا تعلق ہے صداقت اور سچے مسیح علیہ السلام سے نہ کہ جھوٹے اور قادیانی سے، تو اِن علامات کا ظہور بھی جھوٹے مرزا کے دور میں نہ ہوا، یہی دلیل ہے کہ مرزا کذاب اور جھوٹا تھا۔

۶۶/ویں علامت:

(۶۶) وَلَا يَمُرُّوْنَ عَلٰى مَاءٍ اِلَّا شَرِبُوْهُ (مسند احمد: ۱۴)

جس پانی (نہر، چشمہ) کنویں یا دریا وغیرہ سے گزریں گے اس کو پی کر ختم کردیں گے۔

یہ پچھلی علامت اِلَّا اَهْلَكُوْهُ کی وضاحت ہے کہ یاجوج وماجوج جس پانی کے چشمہ، نہر یا کنویں یا دریا پر سے گزریں گے اس کو پی کر ختم کردیں گے ان کے پیچھے والے لوگوں کے لئے کچھ نہ چھوڑیں گے، ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی اور پانی کی مقدار اُن کے اعتبار سے کم ہوگی، جبھی تو اللہ تعالیٰ سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام سے وحی کے ذریعہ فرما چکا ہوگا کہ: لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ ان سے لڑ بھر کر ان کو مٹانا کسی کے بس میں نہیں ہوگا، وہ تو محض روح اللہ کی دعا اور حق تعالیٰ کے امر وحکم سے ہوگا۔

۶۷/ویں علامت:

(۶۷) فَيَمُرُّوْا اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا

یاجوج وماجوج کا پہلا گروہ بحریہ طبریہ (یہ دریا یا پانی کی لمبی جھیل جو اردن اور موجودہ اسرائیل جو اصل میں بیت المقدس سے تقریباً پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے، غالباً اسرائیل کا اس پر قبضہ ہے، اور اس کا پانی اسرائیل استعمال بھی کرتا ہے، واللہ اعلم) سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کردے گا۔

سچے مسیح علیہ السلام کے دور میں جب یہ قوم بند سے باہر آئے گی تو ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک بحریہ طبریہ نامی دریا سے گزرگی اور اس کا تمام پانی پی کر ختم کردے گی، حالاں کہ یہ بحریہ دریا مقدار کے اعتبار سے ایسا نہیں ہے کہ اس کے پانی کو ختم کیا جاسکے، مگر یہ بھی ایک سچے مسیح علیہ السلام کے دور اور عہد کی علامت ہے کہ یاجوج وماجوج مفسدین کی قوم اس دریا کے تمام پانی کو پی جائے گی، یہ بات بھی سچے مسیح علیہ السلام کے عہد اور دور میں ظاہر ہوگی۔

—— جب کہ ——

جھوٹے کذاب مرزا قادیانی کا ان علامات سے دور کا واسطہ نہیں؛ بلکہ اگر قادیانی یا اس

کی جماعت یاجوج وماجوج کے سامنے آگئی تو ان کا بھی لقمۂ تر بنا کو صفایا کر دے گی، مرزا کتنا اوّل نمبر کا جھوٹا تھا، اس کو کیسے ہمت ہوئی کہ مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

۶۸ / ویں علامت:

(۶۸) وَیَمُرُّ اٰخِرُھُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ کَانَ بِھٰذِہٖ مَرَّۃً مَاءٌ (التواتر:۱۴)

اور جب ان (یاجوج وماجوج) کا آخری جھتہ وحصہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی تھا؟

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے عہد میں یاجوج وماجوج کی پہلی جماعت جب بحیرہ طبریہ کا سب کا سب پانی پی کر ختم کر دے گی تو جب اس کے آخری حصہ کے لوگ گزریں گے تو کہیں گے اوہ لگتا ہے کبھی یہاں پانی نہیں تھا۔ (علماء قرآن مجید کی تفسیر میں یاجوج وماجوج کی تفصیل دیکھ سکتے ہیں، یہ اس کا محل نہیں)

۶۹ / ویں علامت:

(۶۹) وَیَحْصُرُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِہٖ

اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (کوہ طور میں) محصور ہو جائیں گے۔

یعنی جب یاجوج وماجوج نکلیں گے اور فساس پھیلا رہے ہوں گے تو سچے مسیح علیہ السلام اللہ کے حکم سے مومنین کو لیکر جبل طور پر محصور ہوں گے اور ریہ ان کا قیام امر الٰہی اور وحی ربانی سے ہوگا جیسا کہ ماقبل میں گزر چکا ہے (یاجوج وماجوج کے فتنے سے وہی لوگ بچیں گے جنھوں نے اپنے اپنے مکانات کے دروازے بند کئے ہوئے ہوں گے اور محفوظ رہ پائیں گے، کیون کہ یہ فتنہ غیر معمولی ہوگا جبھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرما دیا تھا: فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ اس کی طرف اشارہ ہے۔

۷۰ / ویں علامت:

(۷۰) حَتّٰی یَکُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِھِمْ خَیْرًا مِنْ مِائَۃِ دِیْنَارٍ لِأَحَدِکُمُ الْیَوْمَ (التواتر:۱۴)

(اور کھانے پینے کی غیر معمولی کمی کی وجہ سے) نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ایک بیل

کے سر کو سو دینار (اشرفی سونے کا سکّہ) سے بہتر سمجھا جائے گا، یعنی ایک سو دینار دے کر ایک سر خرید کر کھالیا جائے، فقر وفاقہ کی وجہ سے، اتنی کمی اور قلت ہو جائے گی؛ کیوں کہ زمین پر یاجوج وماجوج کا پھیلاؤ اور فساد اثر انداز ہوگا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اپنے اصحاب اہل ایمان کے ساتھ طور پہاڑی پر ہوں گے وہاں کھانے کی سخت قلت ہوگی، لوگ فاقہ کے حالت میں ہوں گے کہ اگر بیل کا سر ہی سو دینار میں مل جائے تو لوگ خریدنا پسند کریں گے، اتنی کھانے کی قلت ہو جائے گی۔

۷۱ رویں علامت:

(۷۱) فَيَقُوْلُوْنَ ظَهَرْنَا عَلٰى مَنْ فِى الْأَرْضِ فَتَعَالَوْا نُقَاتِلُ مَنْ فِى السَّمَاءِ (التواتر: ۳۶، حاکم فی المستدرک)

یاجوج وماجوج کہیں گے کہ اہل زمین پر تو ہم غلبہ پا چکے آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کریں۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام جب کہ کوہ طور پر ہوں گے نیچے یاجوج وماجوج ہوگا اور یہ متکبرانہ بول بولے گا۔

۷۲ رویں علامت:

(۷۲) ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ اِلَيَّ فَيَشْتَكُوْنَهُمْ فَادْعُوْ اللهِ عَلَيْهِمْ (التواتر: ۱۴)

سچے مسیح علیہ السلام کے پاس لوگ شکایت کریں گے یاجوج وماجوج کی، جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

پھر لوگ میرے پاس آکر ان کی شکایت کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے ان کے بارے میں بددعا کروں گا۔

شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ چند باتیں بتلائیں جو حق تعالیٰ نے ان سے عہد لیا تھا، ان میں یہ بھی تھا کہ یاجوج وماجوج کی شکایت لوگ لے کر میرے پاس آئیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مومنین بددعا کریں گے اور روح اللہ کی

بد دعاء سے ہی یاجوج وماجوج سے امت کو نجات ملے گی، اللہ قبول کرے گا۔

۷۳ رویں علامت:

(۷۳) فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى (التواتر:۵)

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔

سچے مسیح اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی بارگاہ رب العزت میں مناجات کریں گے تاکہ مفسدین یاجوج وماجوج زندہ تھے، تو باعث غارت گری تھے اور جب مر گئے تو بھی باعث اذیت، ان کی زندگی کے فساد سے بچنے کے لئے بھی کلمۃ اللہ نے دعا کی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے وبائی بیماری کے ذریعہ ان سے نجات دی اور اب جب مر چکا تو مری لاشوں سے اذیت اس سے نجات کے لئے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب دعاء کریں گے۔

۷۴ رویں علامت:

(۷۴) فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ (التواتر:۵)

اللہ تعالیٰ ان کے اوپر (وبا کی صورت میں) ایک کیڑا مسلط کردے گا، جو ان کی گردنوں میں پیدا ہوگا۔

فَيُهْلِكُهُمُ اللهُ تَعَالٰى وَيُمِيْتُهُمْ (التواتر:۱۴)

پس اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کردے گا اور مار ڈالے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام مومنین کی عافیت اور یاجوج وماجوج کی ہلاکت کی بد دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسا کیڑا جو بکریوں اور اونٹوں کے ناک میں ہوتا ہے، ان کی گردنوں میں پیدا کردے گا یہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا کی قبولیت سے ہوگا۔

۷۵ رویں علامت:

(۷۵) فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (التواتر:۵)

اس نغف سے سب کے جسم پھٹ جائیں گے اور سب کے سب ایک جھٹکے میں لمحہ بھر میں مرمرا جائیں گے، ہلاک ہوجائیں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم اوران کی معیت میں جولوگ ہوں گےان کی مناجات وفریاد سے یاجوج وموجوج کی پوری جماعت کو اچانک ہلاکت اور موت کا مزہ چکھا دیا جائے گا، اور بڑے بول کا سر نیچا ہو جائے گا، کیوں کہ یاجوج وماجوج نے کہا تھا کہ اب میں آسمان والوں سے لڑوں گا، یہ بول غرور وتکبر کا تھا، جس کا مزہ ان کو چکھنا پڑا،، مرزا قادیانی نے بھی کہا تھا کہ میں خود خدا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ہیضہ کی حالت میں منہ سے پائخانہ نکلتے ہوئے موت دی، بڑے بول کا منھ کالا۔

۷۶ رویں علامت:

(۷۶) ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ (التواتر:۵)

پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھی زمین پر اتریں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی بد دعاء سے جب یاجوج وماجوج وبائی بیماری نغف میں مبتلا ہوکر ہلاک ہو جائیں گے اوراس فتنہ سے زمین پر فساد کا خاتمہ ہو جائے گا تو حضرت مسیح علیہ السلام طور سے نیچے اتریں گے؛ کیون کہ حضرت جبل طور پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مومنین کو لے کر مقیم تھے اور وہیں سے دعا کا عمل ہوا تھا، اب جب اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو ہلاک کر چکا تو کلمۃ اللہ پہاڑ طور سے نیچے اتریں گے کہ ان کو پہلے ہی بتلادیا گیا تھا کہ اس قوم سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔

۷۷ رویں علامت:

(۷۷) فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ (التواتر:۵)

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو انہیں زمین پر بالشت بھر جگہ بھی ایسی نہ ملے گی جسے یاجوج وماجوج کی لاشوں کی چکنائی اور تعفن نے بھر نہ دیا ہو۔

ایک روایت میں ہے:

حَتّٰى تَجْوَى الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِ رِيْحِهِمْ (التواتر:۱۴)

یاجوج وماجوج جب مرجائیں گے تو اس کی بدبو یہاں تک پھیلے گی کہ زمین میں ہر طرف تعفن ہی تعفن اور بدبو ہی بدبو ہوگی۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام جب زمین پر اتریں گے تو زمین بدبو سے بھری ہوئی ہوگی، ہر طرف

یاجوج وماجوج کی میت اور اس کی چکناہٹ سے زمین بھری ہوگی جس سے لوگوں کو سخت تکلیف ہوگی، اہل ایمان پریشان ہوں گے۔

۷۸ رویں علامت:

(۷۸) فَتُؤْذِیْ رِیْحُھُمُ الْمُسْلِمِیْنَ (التواتر:۳۶)

یاجوج وماجوج کی لاشوں کا تعفن مسلمانوں کو پریشان کرے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے جب یاجوج وماجوج مرجائیں گے تو ان کی لاشوں کی بدبو سے مسلمانوں کو اذیت ہوگی اور یہ دور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے **نُزُوْلٌ مِّنَ السَّمَاءِ** کے بعد کا ہوگا۔

۷۹ رویں علامت:

(۷۹) فَیُرْسِلُ اللّٰہُ طَیْرًا کَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُھُمْ فَتُطْرِحُھُمْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ (مسلم، التواتر:۵)

حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی دعاؤں کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ ایسے (بڑے بڑے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹ کی گردنوں کی طرح ہوگی) لمبی گردن والے اونٹ کی ایک الگ قسم ہے، جس کو عربی میں بخت کہتے ہیں) یہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کی تکلیف جو یاجوج وماجوج کے مردار جسم سے ہورہی ہوگی، اس سے نجات کی جب بارگاہ قدس میں التجاء کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لمبی لمبی گردن والے قدرت کے بھیجے ہوئے پرندے آئیں گے اور ان میت جسموں کو اٹھا کر لے جائیں گے، جہاں اللہ چاہے گا اور تمام زمین مرے ہوئے لاشوں سے پاک وصاف ہوجائے گی۔

مستدرک حاکم کی روایت میں ہے:

فَیُرْسِلُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ رِیْحًا فَتَقْذَفُھُمْ فِی الْبَحْرِ أَجْمَعِیْنَ (حاکم التواتر:۳۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی لاشوں پر ایک ہوا بھیجے گا، جو

ان سب کو سمندر میں ڈال دے گی، الغرض زمین یاجوج وماجوج سے صاف ہو جائے گی، فساد مٹ جائے گا اور زمین پر چین وسکون کا مکمل ماحول ہوگا، ظاہری وباطنی دونوں طرح کی برکات کا ظہور ہونا ظاہر ہو جائے گا۔

۸۰/ رویں علامت:

(۸۰) ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ (رواہ مسلم،التواتر:۵)

پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا، جس سے نہ کوئی مٹی کا گھر بچے گا، نہ چمڑے کا کوئی خیمہ (یعنی یہ بارش مکانات والی بستیوں میں بھی ہوگی اور ان جنگلوں میں بھی ہوگی، جہاں خانہ بدوش خیموں میں رہتے ہیں) یہ بارش زمین کو دھو کر آئینہ کی طرح صاف کر دے گی، سچے مسیح علیہ السلام کی بددعا سے یاجوج وماجوج ہلاک ہوں گے، سچے مسیح علیہ السلام کی دعا سے یاجوج وماجوج کی لاشوں سے زمین کو صاف کیا جائے گا۔

سچے مسیح علیہ السلام کی دعا سے اللہ لمبی گردنوں والے پرندوں کو بھیج کر یاجوج وماجوج کی لاشوں کو امر وحکم الٰہی سے اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، یا سمندروں میں پھکوا دیا جائے گا، سچے مسیح علیہ السلام کی موجودگی میں ایک ایسی بارش ہوگی جو زمین کو مرے ہوئے یاجوج ماجوج کے جسم کے اثرات اور ہر طرح کی گندگی کو دھل دھلا کر ایسا صاف شفاف کر دے گی، جیسے آئینہ صاف وشفاف ہوتا ہے۔

۸۱/ رویں علامت:

(۸۱) ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ.

پھر زمین سے (اللہ تعالیٰ کا) خطاب ہوگا اپنی پیداوار اُگا اور اپنی برکت از سر نو ظاہر کر دے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ حق تعالیٰ کی خاص عنایات ولادت سے قبل سے شروع ہوئی ہے، اور آخری حیات کی سانس تک وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا کا وہ اوران کے زمانہ اور دور کے لوگ خوب مشاہدہ کریں گے۔

کہ اللہ رب العزت زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار جو غذا اور خوراک خواہ وہ انسانوں کی ہو یا حیوان کی خوب اگل دے اور وہ برکتیں جو زمین کے اندر حق تعالیٰ نے رکھی ہیں، اس کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کی موجودگی میں اور دور میں ظاہر کر دے؛ تا کہ ان پیداوار اور برکتوں سے لوگوں کو عام اور تام نفع ہو سکے، برکتیں روکی جاتی ہیں، معصیت کے سبب اور اب عصیان اور حکم الٰہی سے عدولی وانحراف اور بے راہ روی کا دور ختم ہو گیا، تو امر الٰہی ہوگا جو برکتوں کے روکنے کا سبب تھا، وہ تو ختم ہو گیا اب ان کے ظہور کا وقت ہے اور پھر اس کائنات عالم کے اختتام کا بھی وقت قریب آیا ہے، لہٰذا یہ سب علامت عہد مسیح علیہ السلام کی ہیں، ان سب کا تعلق عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سچے مسیح سے ہے۔

——جب کہ——

منشی مرزا غلام احمد قادیانی دہقانی میں ایک بھی علامت مسیح علیہ السلام سے دور کا تعلق وواسطہ نہیں، نہ ہی دجال کا ظہور ہوا نہ ہی مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں اس کا قتل ابھی وجود میں آیا ہے، نہ ہی یاجوج وماجوج کی دیوار توڑی گئی، نہ ہی وہ زمین پر آئے، نہ ہی مسیح علیہ السلام مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کوہ طور پر محصور ہوئے نہ ہی یاجوج وماجوج کی ہلاکت کی، مسیح علیہ السلام نے دعاء کی نہ ہی ان کی دعاؤں سے مفسدین کی ہلاکت ہوئی نہ ہی زمین پر یاجوج وماجوج کی موت ہوئی، نہ ہی بدبو اور تعفن پیدا ہوا، ہاں البتہ قادیانیت کی بدبو اور تعفن ہر شخص ختم نبوت کی دل میں روشنی رکھنے والا محسوس کر رہا ہے، پھر کس طرح ایک بدھو، احمق مرتد اور کافر محض کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ مان لیا جائے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک: کجا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کجا قادیانی ناپاک۔

سچے حضرت مسیح علیہ السلام کی مرزا میں ایک آدھ بات تلاشنا ہی مرتد بنا دیتا ہے؛ کیوں کہ وہ ابن مریم ہیں اور یہ ابن چراغ بی اور ابن مرتضیٰ احمد ہے۔ ایک کافر میں نبوت ورسالت کی علامت تلاشنا خود کفر ہے۔

۸۲ رویں علامت:

(۸۲) فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا (مسلم، التواتر:۵)

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ایک انار اتنا بڑا ہوگا کہ اسے آدمیوں کی ایک جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے کے نیچے لوگ سایہ حاصل کریں گے۔

سچے مسیح علیہ السلام جب دجال اور یاجوج وماجوج کے فتنے سے زمین کو پاک وصاف کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین برکتوں کو نچھاور کر دے گی ور برکتوں کا ظہور ہوگا، اس سے سچے مسیح علیہ السلام کی غیبی تائید اور لوگوں پر برکت نمایاں ہوجائے گی۔

۸۳رویں علامت:

(۸۳) وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ

اور دودھ میں اتنی برکت ہوگی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے عہد میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے دودھ والے جانوروں کے دودھ میں اتنی وافر برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی اتنا دودھ دے گی کہ ایک بہت بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی۔

۸۴رویں علامت:

(۸۴) وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ (التواتر:۵)

اور دودھ دینے والی گائے پورے قبیلہ کے لئے کافی ہوگی، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے عہد ودور میں ایک گائے کا دودھ اتنا وافر ہوگا کہ پورے قبیلہ کے لئے کافی ہوگا، یہ ہے علامات مسیح علیہ السلام۔

۸۵رویں علامت:

(۸۵) وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ (مسلم، التواتر، رقم:۵)

اور دودھ دینے والی بکری پوری برادری کو کافی ہوگی۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے عہد مبارک میں دودھ دینے والی بکری پوری برادری کے لوگوں کے لئے کافی ہوگی۔

——جب کہ——

پچھلی علامات مسیح علیہ السلام میں سے ایک بھی علامت مرزا قادیانی میں سوچی بھی نہیں جا سکتی، وہ تو کذاب محض تھا، اس کا حقیقت سے کیا واسطہ۔

قادیانی کی نحوست سے تو امت کے افراد مرتد ہو کر جہنم رسید ہو گئے تو برکت کی جگہ قادیانی رحمت سے رکاوٹ کا سبب بن گیا اور قادیانیت ابدی خُسران کی وادی میں چلی گئی۔

۸۶/ ویں علامت:

(۸۶) وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (اخرجہ النسائی: التواتر: ۹)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں دو جماعتیں ایسی ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیا ہے۔

اور ایک وہ جماعت جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوگی، سچے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو جماعت ہوگی وہ صالحین اور نیک نیت لوگ ہوں گے جیسا کہ پہلے آچکا ہے۔ اسی طرح سچے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو جماعت رہے گی اور ہوگی، حق تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ وہ جہنم کے آگ سے محفوظ رہے گی۔

پوری روایت اس طرح ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام (التواتر: ۹)

جھوٹا مرزا قادیانی کے ساتھ دنیا کی بدترین مرتدین کی ٹولی تھی اور آج بھی وہی لوگ ہیں، جن کے اوپر حق تعالیٰ کی جانب سے ذلت اور شریعت کی روشنی میں ضلالت وگمراہی کا بدنما داغ لگا ہوا ہے، نہ مرزا مثیل تھا نہ ہی ان کے ہمراہ مومن تھے، سب مرتد منافق تھے۔

۸۷/ ویں علامت:

(۸۷) وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعٰى عَلٰى شَاةٍ وَلَا بَعِيْرٍ (ابن ماجہ: التواتر: ۱۳)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سرکاری طور پر) زکوٰۃ لینا چھوڑ دیں گے، پس نہ بکری کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی نہ ہی اونٹ کی، (کیوں کہ سب مالدار ہوں گے زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہے گا)۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد ہر طرح کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول بھی ہوگا، اور ظہور بھی ہوگا، غلہ اور پیداوار کے ساتھ ساتھ لوگوں میں مال ومتاع کی ریل پیل ہوجائے گی، فراوانی اور بہتات اتنی ہوگی کہ کوئی صدقہ اور خیرات لینے والا نہ رہے گا، یہاں تک کہ بکری اور اونٹ کی زکوٰۃ سرکاری طور پر بھی وصولنا بند ہوجائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی برکت سے لوگ ایک دوسرے سے مستغنی ہوجائیں گے۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی مسیح بننے والا لوگوں سے مال مانگتا رہا اور براہین احمدیہ کے نام پر حرام مال جمع کیا اور دھوکہ دے کر مختلف حیلہ بہانہ سے لوگوں کے مال پر نگاہ جمائے رہا، اس کی جھوٹی نبوت کے پیچھے بھی مال ہی کی لالچ کارفرما رہی ہے، اس کی زندگی کا مطالعہ کرلیں وہ کیسا بدباطن وبدخصلت اور بدقماس اول نمبر کا حریص اور دنیادار تھا، آپ کو بخوبی اندازہ ہوجائے گا۔

۸۸ رویں علامت:

(۸۸) وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فِي الْحَيَّةِ اَیْ فِیْ فَمِهَا، فَلَا تَضُرَّهُ. (ابن ماجہ: التواتر: ۱۳)

اور ہر زہریلے جانور کا زہر نکال دیا جائے گا، یہاں تک کہ چھوٹا بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا، تو سانپ گزند نہ پہنچائے گا اور چھوٹی بچی شیر کا منہ اپنے ہاتھ سے کھولے گی تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام پر جو اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور برکت کا نزول دائمی ان پر ہے اور وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا کا سایہ رحمت، وہ آسمان سے نزول کے بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بھی اس سلامتی وبرکت سے خوب مستفیض ہوگی، اور اسی سلامتی کا یہ اثر ہوگا کہ موذی حشرات

سانپ بچھو کا اثر بھی زیر سلامتی بے اثر ہو جائے گا اور ہونا بھی چاہئے کہ روح اللہ کلمۃ اللہ پر منجانب اللہ سلامتی ہی سلامتی ہے، ورنہ سانپ کے منہ میں بچہ ہاتھ ڈال دے اور وہ نقصان نہ پہنچائے۔

کیا کوئی مرزائی وقادیانی بطور آزمائش کے یا اُن کا مرزا مسیح موعود تھا تو اپنے ہی ماننے والوں کے سامنے سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈال کر کیوں نہیں دکھلا دیا ہے؟ اس وقت پتہ لگ جائے گا کہ مرزا جھوٹا تھا اور قادیانی سب گمراہی میں ہیں، اُن کا نام نہاد خلیفہ ہی ہمارے سامنے کالا ناگ کے منہ میں ہاتھ ڈال کر دکھلا سکتا ہے؟

۸۹ رویں علامت:

(۸۹) وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا (التواتر: ۱۳)

اور چھوٹی بچی شیر کا منہ اپنے ہاتھ سے کھولے گی تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا سلامتی والا دور بچوں کو شیر بنا دے گا، اور شیر بچوں کا کھلونا بن جائے گا، درندہ حیوان کے منہ میں بچے ہاتھ ڈالیں اور وہ مطیع وفرماں بردار بنا رہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سلامتی کا اثر اور فیض ہوگا۔

۹۰ رویں علامت:

(۹۰) وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا (التواتر: ۱۳)

اور بکریوں کے ریوڑ میں بھیڑیا اس طرح رہے گا، جیسے اس کی حفاظت کرنے والا کتا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کی سلامتی کا اثر یہ ہوگا کہ بھیڑیا جس کی محبوب خوراک بکریاں ہیں، وہ بکریوں کا نگہبان ومہربان بن جائے گا، بکریوں کی حفاظت کرے گا۔

۹۱ رویں علامت:

(۹۱) وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ

اور زمین امن وامان سے بھر جائے گی، جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا عہد نہایت میمون ومبارک ہوگا، ایک سچے نبی کا جیسا مبارک ومسعود عہد ہونا چاہئے ویسا ہی لوگوں کو مشاہدہ ہو جائے گا۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنی خوبصورت تعبیر واسلوب اختیار فرمائی یقیناً یہ محاسن ختم نبوت کے انمول موتی ہیں کہ جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے، پانی رحمت ہی رحمت، برکت ہی برکت، نعمت ہی نعمت، طہارت ہی طہارت کا سبب ہے، اور اناء سے کائنات عالم کو مراد لیا گیا ہے، یعنی پوری دنیا امن وامان سلام وپیام کا عمومی پیغام ہوگا، ظاہری وباطنی داخلی وخارجی، معاشرتی ومدنی لیل ونہار، اس روئے زمین پر ہر شخص اور فرد میں خیر ہی خیر، اور انابت واطاعت اور خلوص وللہیت ہمہ جہت غالب ہوجائے گی، پوری دنیا قیامت سے پہلے ایک دفعہ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے زیر سایہ امن وامان کی سانس لے گی، یہی علامت ہوگی کہ سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تشریف لا چکے۔

——جب کہ ——

جھوٹا مرزا قادیانی قایانیت کی گمراہی میں زمین کے باشندوں کو مرتد بنا کر پھنسا گیا، مرزائی جماعت یا قادیانی حضرات ذرہ بھر عقل ودانائی سے کام لیں تو نورِ ایمان نصیب ہوجائے، کیا ایک بھی علامت مرزا قادیانی میں تھی، پھر کیوں جہنم کا انتخاب کر رہے ہیں؟ یقینا ہدایت بڑی نعمت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

۹۲/ویں علامت:

(۹۲) وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللهُ

اور کلمہ (سب کا) ایک ہوگا پس اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے گی۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی سلامتی کا ظہار اس طرح بھی ہوگا کہ اللہ رب العزت کی ہی صرف روئے زمین پر عبادت واطاعت کی جائے گی، کیوں کہ صرف مذہب اسلام باقی رہے گا، تمام باطل توہمات پرستی کے ساتھ ساتھ وہ دین ومذہب جو اسلام سے پہلے آسمانی دین تھا وہ بھی مذہب اسلام کے بعد کالعدم ہوگیا تھا، مگر بعض ضدی اور کجرو طبیعتیں سفید کو سفید نہ مان کر سیاہ کو سفید جان رہی تھیں، اور اسی کو اپنایا ہوا تھا، جو محض غلط ہی غلط تھا، سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ذریعہ سیاہ ہلاک کر دیا جائے گا، یا خود ہلاک ہوجائے گا، اور صرف اور صرف سفید ہی سفید نور ہی نور،

اسلام اور اللہ کا نام باقی سب غیر اللہ، غرق ہو جائیں گے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کا عملی اور وجودی دور ہوگا اکمال دین اور اتمام دین کا اکمل واتم ظہور ہوگا، یہی حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے وجود کا مشہود ہوگا۔

۹۳/رویں علامت:

(۹۳) ثُمَّ یَمْکُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِیْنَ لَیْسَ بَیْنَ اِثْنَیْنِ عَدَاوَۃٌ (رواہ مسلم، احمد، التواتر رقم:٦)

اس کے بعد سات سال تک لوگ اس حالت میں گزاریں گے کہ کسی بھی دو شخص کے درمیان عداوت نہ پائی جائے گی، سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے آمد کے بعد دجال کا قتل ہوگا، یہودیوں کو شکست ہوگی، جو ایمان لے آئے گا، وہ باقی رہے گا، بقی سب کا خاتمہ وصفایا ہو جائے گا، تو سات سال تک ایسا ظاہری وباطنی صلاح وفلاح کا خوبصورت حسن اخلاق اور حلاوتِ ایمانی کا وجود ہوگا، کہ کبھی دو شخص کے درمیان کسی بھی طرح کی خلش اور غیر ایمانی روش نہ ہوگی، سب کے قلوب میں نورِ ایمان مغلوب ہوگا، یہی تو سلامتی والے عیسیٰ ابن مریم کی علامت ہوگی۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا مسلمانوں کو عداوت ونفرت اور شقاق ونفاق میں مبتلا کر کے جہنم رسید ہو گیا، خود مرزا کے دل میں اہل ایمانکی جانب سے جو غِل وغش کی دھکتی آگ سلگ سلگ کر اس کو بے چین کرتی تھیں، اس کا اندازہ اس کی تحریر سے بخوبی عیاں ہے جو وہ مسلمانوں کو لکھتا ہے، اور انبیاء کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے، اور پھر لکھتا ہے، خدا نے اس سے رجولیت کا اظہار فرمایا افسوس ایسے گستاخ کو قادیانی اپنا گرو مانتے ہیں۔

۹۴/رویں علامت:

(۹۴) فَیَتَمَتَّعُوْنَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ وَّلَا یُمَرَّضُ اَحَدٌ (حاکم فی المستدرک: التواتر:۱۰۸)

(دجال کے قتل کے بعد) لوگ چالیس سال تک زندگی سے اس طرح لطف اندوز ہوں

گے کہ نہ کوئی مرے گا، نہ کوئی بیمار ہوگا۔

سچے مسیح عیسیٰ بن مریم علیہاالسلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد دجال کو قتل کر دیں گے تو پھر دجالیت اور شہوانیت اور شیطانیت اور نفسانیت کا مرکز ختم ہوتے ہی یہ سب بھی فنا ہو جائیں گے اور مٹ جائیں گے، اور باطنی امراض خبیثہ کے مٹنے کے ساتھ ظاہری پر لطف زندگی کی بہار آ جائے گی، کہ اچھی صحت وعافیت کے ساتھ ساتھ چالیس سال تک کسی کی موت بھی نہ ہوگی۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی چالیس سال سلامتی کے ساتھ رہیں گے، اللہ اکبر کبیرا، ممکن ہے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے اوپر جو منجانب اللہ سلامتی کا افاضہ ہوگا اس کا اثر ان کے عہد میمون میں عام وتمام لوگوں پر بھی ہوگا کہ لوگ ہر طرح کی بیماری سے سلامت رہیں گے حتی کہ موت سے بھی سلامتی رہے گی، یہ ہے سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلام کی علامت۔

—— جب کہ ——

جھوٹا مرزا قادیانی کی زندگی میں خود اس کا بیٹا مر گیا اور نہ معلوم اس کی زندگی میں خود کتنے اس پرفریب خوردہ مرے ہوں گے، اور مسیحیت کا دعویٰ کرنے کے بعد چالیس سال سے پہلے وہ خود عاقبت رسید ہو گیا، دوسروں کو کیا صحت ملتی وہ خود بے شمار بیماریوں کا گٹر تھا، جو پہلے لکھا جا چکا ہے، مرزا قادیانی کی زندگی مکمل عبرت کا نشان تھی جس گمراہ نے ختم نبوت پر نقب لگانے کی کوشش کی، وہ کتنا سنگین بارگاہِ رب العزت کا مجرم ہوگا، اللہ کی لعنت ہو جھوٹے نبی پر۔

۹۵ رویں علامت:

(۹۵) وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لِغَنَمِهِ وَلِدَوَابِّهِ اِذْهَبُوْا فَارْعَوْا وَتَمُرُّ الْغَنَمَةَ بَيْنَ الزَّرْعَيْنِ لَا تَأْكُلُ مِنْهُ سُنْبُلَةً (الحاکم فی المستدرک:۱۰۸)

آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا جاؤ، گھاس وغیرہ چرو، (یعنی چرنے کے لئے بغیر چرواہے کے بھیج دے گا) اور وہ بکری دو کھیتوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے کھیت کا ایک خوشہ بھی نہ کھائے گی (بلکہ صرف گھاس اور وہ چیزیں کھائیں گی جو جانوروں کے لئے ہی ہیں؛ تاکہ زراعت کا نقصان نہ ہو)۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے عہد سلامتی میں امن و مان کا ایسا عام وتام مبارک دور ہوگا کہ انسان تو انسان درندہ اور حیوان اور جانور بھی کسی کو نہ مالی نقصان پہنچائیں گے نہ ذاتی، اور بکریاں چرنے جائیں گی تو گھاس پھوس کے سوا کسی کسان اور کھتی والے کی کھیتی میں یا فصل میں منہ تک نہ مارے گی، اور بکریاں بھی سچے مسیح علیہ السلام کے عہد سلامتی میں حلال خور رہیں گی۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی حیوان اور جانوروں سے بھی بدتر تھا کہ دعویٰ تو کیا مسیح کا اور پیتا تھا، شراب۔ اس کا بیٹا مرزا بشیر کہتا ہے کہ مسیح موعود بھی زنا کرتے تھے، بھانو بی بی سے کراتا تھا مساج، خدمت کے لئے رکھتا تھا غیر محرم جوان خوبصورت لڑکیاں، یہ سب مع حوالہ نقل کر کے ہم آئے ہیں، اس کا مقام نہیں، یقین نہ آئے تو مع حوالہ دیکھئے، قادیانیت اس بازارمین یا قادیانیت کی عریاں تصویریں، یا شہر سدوم مع حوالہ چیلنج کے ساتھ۔ ہمت ہو کسی قادیانی کو تو قبول کرلے اور میدان میں آجائے حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں بکریاں بھی تمیز اور مالک کی تابع ہوں گی، جب کہ قادیانی مالک حقیقی کی مخالفت کر گیا تو وہ جانور سے بدتر ہوا یا نہیں۔ یہ تمام کتابیں نٹ پر موجود ہیں مطالعہ کریں۔

۹۶ رویں علامت:

(۹۶) وَالْحَيَاتُ وَالْعَقَارِبُ لاَ تُؤْذِىْ اَحَدًا وَالسَّبُعُ عَلٰى اَبْوَابِ الدُّوْرَ لاَ يُؤْذِىْ أَحَدًا

(التواتر: ۱۰۸)

اور سانپ اور بچھو کسی کو گزند نہ پہنچائیں گے اور درندے گھروں کے دروازوں پر بھی کسی کو ایذا و تکلیف نہ دیں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے مبارک عہد اور دور میں سانپ بچھو لوگوں کو نہ ڈسیں گے، اور درندے لوگوں کے دروازے پر بیٹھے ہوں گے، مگر کسی پر حملہ نہ کریں گے، تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔

——جب کہ——

مرزا جھوٹا قادیانی مسلمانوں کو انکار ختم نبوت اور حیات عیسیٰ کا انکار دجال کا انکار اور نہ معلوم کیا کیا بدعقیدگی کا زہر پلا کر بربادی کے دہانے ڈال دیا، یہ تو حشرات الارض اور درندے سے بھی بڑا درندہ نکلا۔ درندہ تو جسم کو ہلاک کرتا ہے اور مرزا قادیانی ایمان کو ہلاک کر کے بُرا انجام رسید ہو گیا۔

۹۷ رویں علامت:

(۹۷) وَيَأْخُذُ الرَّجُلُ الْمُدَّ مِنَ الْقُمْحِ فَيَبْذُرُهُ بِلَا حَرْثٍ فَيَجِيْئُ مِنْهُ سَبْعُ مِائَةِ مَدٍّ (التواتر:۱۰۸)

اور آدمی زمین میں ہل چلائے بغیر ہی ایک مد گندم بوئے گا تو اس سے سات سو مد گندم پیدا ہوگا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلام کے عہد و دور میں بغیر ہل چلائے کسان ایک مد گندم بوئے گا تو برکت کا ایسا دور دورہ ہوگا کہ سات سو مد گندم کسان کو مل جائے گا، کھیتی میں ایسی برکت ہو جائے گی۔

۹۸ رویں علامت:

(۹۸) طُوْبٰى لِعَيْشٍ بَعْدَ الْمَسِيْحِ (کنزالعمال:۵۶)

حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد زندگی بڑی خوش گوار ہوگی۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد لوگوں کی زندگی بہت مزے دار پر بہار ہوگی، اور کیسے نہ ہو کہ وہ کلمۃ اللہ روح اللہ ہیں، ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات وبرکات کا نزول ہے، اور وہ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ہیں۔

۹۹ رویں علامت:

(۹۹) يُؤْذَنُ لِلسَّمَاءِ فِي الْقَطْرِ وَيُؤْذَنُ لِلْأَرْضِ فِي النَّبَاتِ (کنزالعمال:التواتر:۶۵)

بادلوں کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کی اجازت مل جائے گی۔

سچے مسیح علیہ السلام کے عہد میں آسمان سے بروقت جس فصل اور ذی روح کو جتنی حاجت ہوگی

بارش برسے گی، اسی طرح زمین کو نباتات اور غلہ اگانے کی اجازت ہوگی؛ تاکہ لوگوں میں کسی چیز کی قلت نہ ہو اور ہر چیز کی فراوانی ہوگی، اور یہ سب سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی علامت میں ہوگی۔

——جب کہ——

جھوٹا مرزا قادیانی پر خود ہی تنگی اور تنگدستی کا دور دورہ تھا، لوگوں سے مختلف انداز میں مال فراہمی کا ڈھکوسلہ کرتا تھا، اپنے لنگر خانہ کے لئے مدد مانگتا تھا، یہی اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔

۱۰۰/ویں علامت:

(۱۰۰) حَتّٰی لَوْ بَذَرْتَ حَبَّكَ عَلَى الصَّفَا لَتَنْبُتُ (التواتر:۵۶)

حتی کہ اگر تم اپنا بیج ٹھوس اور چکنے پتھر میں بھی بو دو گے تو وہ اُگ آئے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے عہد میمون میں اگر بیج کو سخت پتھر میں بو دیا جائے گا تو وہ بھی اگ جائے گا، یہ خیر و برکت اور سلامتی کا نمایاں ظہور ہوگا۔

۱۰۱/ویں علامت:

(۱۰۱) حَتّٰی يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الْأَسَدِ فَلَا يَضُرُّهُ (التواتر:۵۶)

اور امن وامان کا یہ حال ہوگا کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا۔

سچے مسیح علیہ السلام کے دور میں شیر کے پاس سے آدمی بلا تردد اور ڈر اور خوف کے گزرے گا اور شیر آدمی کو نقصان نہیں پہنچائے گا، یہ سب علامت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی آسمان سے آمد کے بعد ہوگا۔

۱۰۲/ویں علامت:

(۱۰۲) وَيَطَأُ عَلَى الْحَيَّةِ فَلَا تَضُرُّهُ (التواتر:۵۶)

اور آدمی سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ آدمی کو نہیں ڈسے گا، نہ گزند پہنچائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے عہد میں بچے سانپ کے منھ میں ہاتھ رکھ دیں گے، یا

آدمی پاؤں رکھ دے گا، تو بھی سانپ ضرر نہ دے سکے گا۔

۱۰۳ ویں علامت:

(۱۰۳) يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ (التواتر:۵۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد نکاح کریں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونے کے بعد نکاح بھی کریں گے۔

۱۰۴ ویں علامت:

(۱۰۴) وَيُوْلَدُ لَهُ (التواتر:۵۸)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد شادی بھی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔

سچے مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد نکاح بھی کریں گے، اور ان کے اولاد بھی ہوگی، یہ روایت حیات ابن مریم کی بہت واضح اور کھلی ہوئی دلیل ہے۔

قادیانی کا حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا قائل ہونا محض گمراہی اور بدترین اسلام کے اساسی عقیدہ سے انحراف کی دلیل ہے۔

۱۰۵ ویں علامت:

(۱۰۵) أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَزَوَّجُ فِي الْأَرْضِ وَيُقِيْمُ بِهَا تِسْعَ عَشَرَةَ سَنَةً (رواہ نعیم بن حماد: التواتر:۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے اکیس سال بعد) نکاح کریں گے، اور (نکاح کے بعد) دنیا میں انیس سال قیام فرمائیں گے۔ اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہوجائے گی۔

۱۰۶ ویں علامت:

(۱۰۶) فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً (ابوداوٗد، التواتر:۱۰)

اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد زمین میں چالیس سال قیام فرمائیں گے۔

سچے مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد زمین پر چالیس سال زندہ رہیں گے، جس کی تفصیل گذری کہ وہ کیا کیا امور انجام دیں گے وہ تمام ہی امور چالیس سال میں انجام پذیر ہوں گے۔

۱۰۷/ویں علامت:

(۱۰۷) ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ (التواتر:۱۰)

پھرحضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زمین پر رہ کر وفات پائیں گے، اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی، اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

۱۰۸/ویں علامت:

(۱۰۸) ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ (التواتر:۵۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی تو انکو میرے ساتھ ایک ہی روضہ میں دفن کیا جائے گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لہٰذا میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ایک ہی روضہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی ہے، جیسا کہ کذاب قادیانی بکواس کرتا ہے وہ ابھی زندہ ہیں، ان کو آنا ہے، وہ تمام امور کو آ کر یعنی نازل ہو کر انجام دیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان نماز جنازہ ادا کریں گے، اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس میں ان کو دفن کیا جائے گا، اور بروز قیامت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کے آخری نبی اور اپنے دونوں خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اٹھیں گے، وَصَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامِهٖ عَلَيْهِمْ۔

ایک روایت میں یوں ہے:

۱۰۹/ویں علامت:

(۱۰۹) يُدْفَنُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُوْنُ قَبْرُهُ رَابِعًا (اخرجہ البخاری فی تاریخہ، التواتر:۵۹)

عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے دونوں ساتھیوں (ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے برابر میں دفن کیا جائے گا، پس ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے، چالیس سال کا قیام ونظام، نکاح ووفات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ میں وفات کے بعد ابدی آرام اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری صحابی وخلیفہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن ہونا یہ سب علامات مسیح علیہ السلام ہیں۔

۱۱۰/ویں علامت:

(۱۱۰) فَيَسْتَخْلِفُوْنَ بِأَمْرِ عِيْسٰى رَجُلًا مِّنْ بَنِىْ تَمِيْمٍ يُقَالُ لَهُ الْمَقْعَدَ (التواتر:۵۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد) لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت وامر کے مطابق قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص کو آپ کا خلیفہ مقرر کردیں گے جس کا نام مقعد ہوگا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام اپنے بعد خلیفہ کی تعیین کر جائیں گے لہٰذا ان کی وصیت اور حکم کے مطابق قبیلہ بنی تمیم کے ایک شخص جس کا نام ہوگا مقعد ان کو خلیفہ بنا دیا جائے گا۔

—— جب کہ ——

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد اس کا خلیفہ ایک حجام وحلاق نورالدین نامی خلیفہ بنا، جس نے اس کو نبوت کا دعویٰ کرنے کا مشورہ دیا تھا، اور یہ مرزا کا معالج بھی تھا، زدجام عشق اسی کا تجویز کیا ہوا نسخہ قوت باہ کے لئے استعمال کرتا تھا، خود ہی لکھتا ہے، کہ میں نامرد تھا، نہ معلوم پھر اولاد نورالدین کے قوت تصرف کا کرشمہ تھا یا پھر کوئی اور پس دیوار تھا۔ اَلْغَيْبُ عِنْدَ اللهِ، اَسْتَغْفِرُ اللهَ۔

۱۱۱/ویں علامت:

(۱۱۱) فَإِذَا مَاتَ الْمُقْعَدُ لَمْ يَأْتِ عَلَى النَّاسِ ثَلَاثُ سِنِيْنَ حَتّٰى يَرْفَعُ الْقُرْاٰنُ مِنْ

صُدُوْرِ الرِّجَالُ وَمَصَاحِفِهِمْ (اخرجہ ابوالشیخ: التواتر:۵۵)

جب مقعد کی موت ہو جائے گی، تو اس کے بعد لوگوں پر تین سال گزرنے نہ پائیں گے، کہ قرآن لوگوں کے سینوں اور ان مصاحف یعنی قرآن کریم سے اٹھالیا جائے گا۔

سچے مسیح عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت وحکم کے مطابق مقعد کو خلیفہ متعین کر دیا جائے گا، جب مقعد کا انتقال ہو جائے گا، تو ابھی تین سال بھی نہ گزارے گا کہ قرآن مجید لوگوں کے سینوں سے اور قرآنی نسخوں سے اللہ تعالیٰ اٹھالے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا وَ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا وَ اَبَدًا عَدَدَ خَلْقِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَعَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَ لَا نَبُوَّةَ بَعْدَهُ، رسالہ حیات عیسی علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور علامات عیسیٰ علیہ السلام آج بتاریخ ۵/جمادی الاولیٰ ۱۴۴۱ھ مطابق ۱/۳۱/۲۰۱۹ء رات ڈھائی بجے مکمل ہوا۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَ اسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

مصنف کتاب کا مختصر تعارف

اسم گرامی: محمد ثمین اشرف قاسمی

ولدیت: حاجی محمد ابراہیم نقشبندیؒ (۱۹۱۰ء - ۱۹۹۳ء)

جد امجد (دادا): حاجی جان علیؒ (بلہا، جنک پور روڈ، پوپری، سیتامڑھی)

جد امجد (نانا): حضرت مولانا عبدالغفار صاحبؒ (پرسونی، دربھنگہ، بہار)

پیدائش: ۱۹۵۹ء بمقام مادھوپور سلطانپور، سیتامڑھی، بہار

تعلیم: عالمیت وفضیلت (دارالعلوم دیوبند، ۱۹۷۸ء) اختصاص فی الفقہ والافتاء (دارالعلوم دیوبند، ۱۹۷۹ء)

تربیت وتزکیہ: والد محترم علیہ الرحمۃ ۔ نیز حضرت مفتی محمود الحسن گنگوہی (مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند)

بیعت وارشاد: حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ۔

خلافت واجازت:

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شیخ طریقت حضرت مولانا قمر الزماں صاحب مدظلہ العالی

پیر طریقت حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

سابقہ خدمات:

تدریس مدرسہ اصلاح المسلمین، عالم گنج، فتح پور ہسوا (حسب ایماء حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ)

تدریس مدرسہ اشرف العلوم، فتح پور شیخاواٹی، راجستھان، وقاضی دارالقضاء فتح پور

شیخاواٹی۔(حسب ایماء حضرت مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ)

المرشد الدینی سلطنت عمان (۱۹۸۰۔۲۰۰۱ء)

درس احادیث قدسیہ مسجد الغریر، دبئی متحدہ عرب امارات (سات سال)

موجودہ ذمہ داریاں:

امامت وخطابت مصلی الحبتور، بردبئی، دبئی، متحدہ عرب امارات۔

مفسر قرآن مجلس تفسیر قرآن، مصلی الحبتور، دبئی۔

مہتمم ادارہ دعوۃ الحق مادھو پور، سلطانپور، سیتامڑھی، بہار۔

ٹرسٹی، مسجد جان علی، جان علی اسٹیٹ، مادھو پور، سلطانپور، سیتامڑھی، بہار۔

علمی تصانیف:

(۱) احکام ومسائل: روزہ رمضان، تراویح، اعتکاف، عیدین، قربانی (۲) الاحادیث القدسیۃ (حق جل مجدہ کی باتیں) (۳) نفحات قدسیۃ (۲/جلدیں) (۴) تجلیات قدسیۃ (۶/جلدیں) (۵) معارف قدسیۃ (۳/جلدیں) (۶) وصایا انبیاء واولیاء انسائیکلوپیڈیا (۴/جلدیں) (۷) علامات ایمان (۸) دیدار الٰہی کا شوق (۹) امام مہدی احادیث کی روشنی میں (۱۰) مسلمانوں پر بلائیں کیوں آتی ہیں (۱۱) قرآن وحدیث میں جن پر لعنت کی گئی (۱۲) کیمیائے درویشاں (۱۳) اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۴) درود وسلام کا مقبول تحفہ (۱۵) علامات سعادت (۱۶) عقیدہ ختم نبوت (۱۷) تلاوت کلام اللہ سے قبل استعاذہ کی حکمتیں (۱۸) لاحول ولاقوۃ الا باللہ (۱۹) احادیث عقیدہ ختم نبوت (۲۰) علامات قیامت (۲۱) ایصال ثواب کا مسنون طریقہ (۲۲) سچے اور جھوٹے نبی میں فرق (۲۳) سچے اور جھوٹے مسیح میں فرق (۲۴) رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برزخی حیات۔